ذرات میں مادی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں ویسے ہی جہاد ایک مومن مسلمان کی حیات میں ایک تبدیلی رونما کرتا ہے۔ جہاد مومن مسلمان کے اندر چھپے ہوئے استعداد کو بروئے کار لاتا ہے۔ جن لوگوں سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ وہ اس کام کے اہل نہیں۔ آخر میں وہی لوگ قوم کے رہبر پیشوا اور نامور کمانڈر بن کر اپنے عوام کے سامنے اُبھرے اور ان کی مثال تاریخ میں کمتر دیکھنے کو ملتی ہے۔

استاد نے فرمایا: یہ ایک سنتِ الٰہی ہے کہ جہاد کے دوران حق اور باطل کے چہروں کا فرق ہو جاتا ہے" لیمیز اللہ الخبیث من الطیّب" خداوند تعالیٰ جہاد کے دوران خبیث کو طیب سے جدا کر دیتا ہے۔ مومن مسلمان مجاہد پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اس قرآنی ہدایت: "اشداء علی الکفار رحماء بینھم" کے مطابق دشمن پر حملہ کرے اور اپنے مسلمان بھائیوں کو کسی تکلیف و اذیت میں مبتلا نہ کرے۔ امید کرتا ہوں کہ خداوند پاک ہمیں اپنے مورچوں اپنے دفتروں میں راہِ حق پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے تاکہ وہ کالے دھبے جو کبھی کبھی ہمارے جہاد کے دوران رونما ہوتے ہیں وہ ہماری پر افتخار جہادی تاریخ سے مٹ جائے اور ہمارے باایمان مسلمان مجاہد عوام ایک بار پھر ایک واحد صف میں صف آرا ہو جائیں۔

استاد "ربانی" نے ان افواہات کی طرف جو آجکل پھیلی ہوئی ہیں اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: ہمیں ایک دوسری مشکل کا سامنا بھی ہے۔ یہ افواہات صرف دفتری حلقوں میں اصالت کی بنیاد پر برپا ہے اگرچہ میری آرزو یہ نہیں تھی کہ میں اس مسئلے پر بحث کروں لیکن گزشتہ دنوں (سوالات) کے نام پر ایک رسالہ لکھا گیا اور راقم نے اپنے تئیں تو ان کے مطابق جو کچھ لکھ سکتا تھا اپنے میل کے مطابق لکھنے سے دریغ نہیں کیا۔

میں نے اخبار میں پڑھا کہ ہمارے ایک بھائی نے یہ اظہار کیا ہے کہ میں نے یہ کتاب لکھ دی اور قضاوت قوم پر چھوڑ دی تاکہ قوم درک کر کے اپنے فیصلے کا اظہار کریں۔

مجھے یقین ہے کہ قوم ہمیشہ سیاستدانوں سے ہوشیار تر ہوتی ہے سیاست دان چاہے جتنے بھی چالاک ہوں پھر بھی عوام انہیں پہچان لیتے ہیں۔ اور ان کے کئے گئے کارناموں کی تشخیص بھی کر لیتے ہیں۔

استاد نے فرمایا: مجھے اس بات پر بہت خوشی ہے کہ قضاوت کا مسئلہ عوام پر چھوڑا گیا ہے۔ کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ عوام ہماری طرح عزت و مقام عزوز اور خود خواہی کی ہوس اپنے دل میں نہیں رکھتی اور وہ ہماری نسبت یقیناً زیادہ ہوشیار ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ افواہات و ہیا ہوی روسی استعمار گروں کو فائدہ پہنچانے میں مدد دے گی اور ہمارے لیے بے سود ثابت ہو گی۔

استاد نے مجاہدین کی صفوں میں وحدت و یکجہتی قائم کرنے کے سلسلے میں زور دے کر فرمایا: میں اپنے سبھی بھائیوں سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ جیسے جہاد کے پہلے مرحلے میں یکجہتی اور وحدت قائم رکھنے کے لیے قدم اٹھاتے گئے تھے ہم اب بھی اسی راستے پر گامزن ہیں۔

مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ لکھنے والا جو چاہے لکھے۔ جو چاہے کہے میں اس کے اور اس کی قضاوت کو مسلمان عوام کے فیصلوں پر چھوڑتا ہوں۔

میرا یہ عقیدہ ہے کہ آج ہمیں پہلے سے کہیں زیادہ وحدت اور یکجہتی کی ضرورت ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم سب ایک زنجیر کی کڑی بن جائیں اور متحد ہو کر جیسا بھی ممکن ہو وحدت و یکجہتی کا راستہ تلاش کریں۔

جو کوئی اس عصر و زمان میں ایک بار پھر ہیا ہوی اور افواہات پھیلا کر اختلاف ایجاد کرنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ موجودہ ائتلاف ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ وہ تو نہ اپنے حق میں کوئی مفید کام انجام دے رہے ہیں اور نہ ہی افغان مسلمان عوام کے لیے کوئی سود مند کام ہو گا۔

استاد ربانی نے فرمایا:

میں امید کرتا ہوں کہ ایک بار پھر اخوت اسلامی کی روح سے اپنے اختلافات کو دور کریں اور اخوت اسلامی کی فضا میں وہ کام نہ کریں جو خدانخواستہ اختلاف کا پیغام، کشمکش کا پیغام اور برادر کشی کا پیغام دفتروں سے لے کر جہاد کے گرم مورچوں تک بھی پہنچائیں۔

**مجاہدین پر لازم ہے کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد برقرار رکھیں اور اپنے مابین اصلاح پر بہتر طریقے سے توجہ دیں۔** (برہان الدین "ربانی")

ظاہر صدیقی

# افغان مہاجر قدر شناس ہیں

افغان عوام کی ایک عمدہ صفت یہ ہے کہ وہ قدر شناس ہوتے ہیں سبھی حالت میں خصوصاً کٹھن اور مشکل اوقات میں وہ کسی فرد کی نیکی نہیں بھولتے۔

آٹھ سال قبل جب روسیوں نے ایک خونین کودتا کے ذریعے اپنے منحوس مزدوروں کو اقتدار کی کرسی پر لا بٹھایا تو انہوں نے ایمان کے مضبوط مورچوں کو درہم برہم کرنے کے لئے افغان بے گناہ مسلمان عوام پر طرح طرح کے مظالم ڈھانے اور انہیں قیدی بنا کر قتل کرنے کا بازار گرم کیا۔

جب خود روسیوں نے ہمارے ملک میں فوجی مداخلت کی تو انہوں نے بھی اس بے رحمی سے مسلمان عوام کا قتل عام کیا اور ملک میں تباہی مچائی کہ اس کی مثال تاریخ میں کمتر دیکھنے کو ملے گی ہمارے اس درد و رنج کا احساس سب سے پہلے پاکستان کے مسلمان عوام کو ہوا اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے ہمارے اس شکستہ دل افراد کے لٹے پٹے کاروان کو پاکستان میں آتے دیکھا ہمارے قبائلی بھائی جن کے ساتھ ہماری تاریخ وابستہ ہے اور صدیوں سے ایک ساتھ زندگی گزار کر ایمان اور توحید کے جھنڈے تلے ہر جبر و ظلم کے خلاف متحد ہو کر دشمن کا جواب دے چکے ہیں، نے ہمیں خوش آمدید کہا۔

ہمارے ہر پاکستانی بھائی۔ بہن کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم نے کیوں اپنا گلستان جیسا وطن چھوڑا۔ اور آج دشت سوزاں میں جہاں گیاہ و علف کا نام و نشان تک نہیں۔ ایک گرم خیمے تلے اپنے معصوم بچوں اور معمر ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں سمیت ایک فلاکت بار زندگی گزار رہے ہیں۔

ہمارے پاکستانی بھائیوں کو شاید معلوم ہو کہ روسی افغان مسلمان عوام کے ساتھ بے رحمانہ سلوک کر رہے ہیں اور اُن کی اس بے رحمانہ نقل و حرکت کے واقعات سن کر ایک باشعور انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے وہاں پر افغان عوام کے لئے اس کے سوا چارہ نہ رہا کہ وہ اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے ہجرت کا راستہ اختیار کرے۔

پاکستان جو کہ ہمارا ایک ہمسایہ اسلامی ملک ہے اس لئے ہم نے پہلے یہاں ہجرت کرنے کا ارادہ کیا اور پھر ایران۔

پہلے پانچ برسوں میں روسیوں کے بے رحمانہ ظلم و تشدد کے تحت افغان مسلمان عوام جوق در جوق ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے اور آج اسلامی ملک پاکستان میں مہاجرین کی تعداد ۳۷۰۰۰۰۰/ اور ایران میں ۱۶۰۰۰۰۰/ کے لگ بھگ ہے اس طرح تقریباً چار ملین افغان مہاجرین جو کسی ایک ملک کے پناہ گزینوں کی تعداد کے مقابلے میں بے مثال ہے۔

یہ پناہ گزین صوبہ سرحد کے دور دراز غیر آباد صحراؤں اور پہاڑوں یعنی ملاکنڈ ایجنسی سے لے کر صوبہ بلوچستان کے ریگستانی علاقوں کے ۳۴۰ مختلف کیمپوں میں خیموں تلے دشوار گزار زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ہم اپنے اُن پاکستانی بھائیوں کا جنہوں نے کافی تکالیف برداشت کر کے ہمیں وہ راشن کا کوٹہ جو دوست ملکوں، بین الاقوامی حلقوں کی طرف سے امداد کے طور پر ہمارے لئے منظور کیا گیا تھا۔ ہم پر بانٹا ہم اُن کے اس احسان کے مرہونِ منت ہیں۔

آج جب کہ ہم گرم خیموں میں روزمرہ زندگی کی ابتدائی ضرورت کی سہولتوں کے بغیر زندگی گزار رہے ہیں اور موسم گرما کی گرمی اور موسم سرما کی سردی کو استقامت اور متانت کے ساتھ ایک روشن مستقبل کی امیدیں برداشت کر رہے ہیں۔

ہم میں سے کوئی بھی مہاجر یہاں عیش و نوش، تجارت یا دن گنوانے کے لئے اس اسلامی ملک میں نہیں آیا ہے بلکہ وہ اپنے آپ کو موت کے جبڑوں سے نکال کر اور راہِ حق میں جہاد کے لئے زندہ رہنے کی خاطر یہاں منتقل ہوا ہے۔

ہمارے عزیز پاکستانی انصار بھائی یہ مشاہدہ فرما رہے ہوں گے کہ مہاجرین کا یہ عظیم کاروان جو چار ملین کے لگ بھگ ہے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پاکستان میں رہنے کو نہیں آئے۔ بلکہ وہ کتاب الٰہی کی ہدایت کے مطابق ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے یہاں اور ایران میں زندگی گزارنے کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ وہ لوگ اپنے انصار بھائیوں کے اس احسان، مہمان نوازی اور اخوت کا سپاس گزار ہیں۔ ان مہاجرین نے اکثر کیمپوں میں مٹی کے کچے مکانات صرف اپنا اور اپنے بال بچوں کا سر چھپانے اور موسم گرما کی گرمی اور موسم سرما کی سردی سے بچانے کے لئے وقتی طور پر بنائے ہوئے ہیں ان گھروں میں مجاہدین راہِ حق کے بچے رہتے ہیں۔ جب کہ وہ خود جہاد کے گرم مورچوں میں دشمن کے مقابلے میں برسرپیکار ہیں انہی کچے مکانوں میں اور خیموں میں مجاہدین کے بچوں نے جنم لیا اور اب وہاں پرورش پا رہے ہیں اور اس عالم ہجرت میں انہیں موت کے سینکڑوں خطرات نے گھیرے رکھا ہے۔

آپ ہمدرد پاکستانی بھائی دیکھ رہے ہیں کہ وہ ایک ناچیز برادرانہ دوستانہ امداد کے علاوہ جو انہیں دی جا رہی ہے۔ وہ خود دن رات محنت مزدوری کر کے ہجرت کے دن گزار رہے ہیں۔ حقیقتاً ان دشوار ترین حالات اور ذلت آمیز زندگی کو برداشت کرنا ایک غرور پرور افغان قوم کے لئے مشکل ہے۔ لیکن یہ سب کچھ کل کے آنے والی کامیابی کے لئے برداشت کئے جا رہے ہیں۔

آپ انصار بھائیوں کو معلوم ہے کہ ہمارے قبیل مہاجر بھائیوں نے اپنے بچوں کے رزق حلال کمانے کی خاطر چھوٹا موٹا کام کاج شروع کر رکھا ہے۔ اور وہ اپنا خون پسینہ بہا کر رزق حلال کما رہے ہیں۔ کسی نے اپنے محدود سرمائے سے کھانے پینے کا کاروبار اور کسی نے بزازی کا مشغلہ اختیار کیا ہوا ہے اور کوئی ڈرائیوری اور کلینڈری کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہا ہے۔ کوئی مہاجر اپنے دفتروں میں اپنے مجاہد بھائیوں کی خدمت میں مصروف ہے۔ عام طور پر یہ سب کچھ وہ مہاجروں کے کیمپوں کے قریب یا جہاں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہو کر رہے ہیں۔

یقیناً بعض مہاجر اور مجاہد بھائیوں نے سرحدی شہروں خصوصاً پشاور اور کوئٹہ میں کرائے کے مکان حاصل کئے ہیں اور ان میں زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن مہاجر اور انصار کے درمیان مکان کے کرائے کی وصولی وغیرہ معاملات میں ایک بھائی چارے کا سلسلہ جاری ہے۔

میرے عزیز پاکستانی انصار بھائیو! آپ روزانہ دیکھتے ہوں گے کہ ہمارے بچے ننگے اور برہنہ پا اپنے کیمپوں کے مدرسوں میں جاتے ہیں اور ان کی دیگر ضروریات میں سے بھی بہت کم بڑی مشکل سے پوری ہوتی ہیں وہ ہجرت کے سوزان محیط میں بڑی مشکل سے سبق پڑھتے ہیں۔ ہمارے معیوب بیمار اور علیل افراد اپنے علاج و معالجے کے لئے ان کلینکوں اور ہسپتالوں میں جو بشردوستی کے تحت دوست ملکوں اور بین الاقوامی حلقوں کی طرف سے سرحدی شہروں میں بنائے گئے ہیں۔ ہم اپنے پاکستانی انصار بھائیوں کے نہایت سپاس گزار ہیں جن کے ہسپتال اور کلینکوں کے دروازے ہمیشہ مہاجرین اور مجاہدین کے لئے کھلے رہتے ہیں اور ہمارے بیمار اور زخمی افراد کے علاج معالجے میں پاکستانی ڈاکٹروں نے کوئی کسر نہیں اٹھائے آپ انصار بھائیوں نے ہمیں یہ افتخار بخشا ہے کہ ہم اپنے شہیدوں کو آپ کی سرزمین

مجاہدین کا قافلہ اپنی منزل کی طرف بڑھا چلا جا رہا ہے

میں ابد کے لئے دفن کریں۔

آپ وہ انصار بھائی ہیں جنہوں نے اپنی عطوفت اور مہربانی کا ہاتھ پاکستان کے ہر گوشہ و کنار میں مہاجرین کی طرف بڑھایا ہے اور بین الاقوامی سطح پر ہمیشہ ہمارے دعویٰ کا دفاع کیا ہے اور آپ کو یہ افتخار بھی حاصل ہے کہ ہمارے چار ملین مہاجرین کا بھاری بوجھ آپ کے کندھوں پر اٹھائیں یہ سعادت آپ ہی کو حاصل ہے کہ ہمارے برے دنوں میں آپ نے ہمارے مہاجر بھائی بہنوں کے ساتھ امداد کی ہے۔ ہم آپ کی محبت سے سانس لیتے ہیں آپ کی محبت میں پیٹ پالتے ہیں اور آپ ہی کے دشت و صحرا، شہر اور دیہاتوں میں زندگی گزار رہے ہیں۔

ہم آپ کی اس فراخدلانہ ہمدردی، مہربانی غم خوری، مرہم گذاری، تیمارداری، انسان دوستی، مہمان نوازی جو افغانستان کے مومن مسلمان عوام کے ساتھ کیا جا رہا ہے تہہ دل سے سپاس گزار ہیں۔ اور آپ کے ان احسانات کو سالوں سال جب تک یہ چاند تارے چمکتے رہیں گے۔ ہم نہیں بھولیں گے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ افغان مومن مسلمان خصوصاً وہ جو آپ کے دیار میں ہجرت کے مشکل شب و روز گذار رہے ہیں وہ آپ کے خوشی اور غم میں اپنے آپ کو برابر کے شریک سمجھتے ہیں۔

آپ کی کامیابی کو اپنی کامیابی سمجھ کر خوشی ہوتے ہیں اور آپ کے درد و غم کو اپنا درد و غم سمجھ کر سخت غمگین ہوتے ہیں۔ اُن کے یہ احساسات اور جذبات صرف اس لئے نہیں کہ آپ نے انہیں ہجرت کے دوران اُن کے ساتھ نیک سلوک کیا ہے بلکہ یہ رشتہ تاریخ کی گہرائیوں میں اپنا مقام رکھتا ہے

افغانستان کے مومن مسلمان عوام، پاکستان کے مسلمان عوام کو اپنا دائمی ہمدرد اور صمیمی بھائی سمجھتے ہیں۔ پاکستان کے دوست ہمارے دوست ہیں اور پاکستان کا برا چاہنے والے ہمارے دشمن ہیں۔

ہمارے مومن پاکستانی بھائیوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ روسیوں نے جو آگ آج افغانستان میں بھڑکائی ہے اگر اس آگ کو وہاں نہ بجھایا گیا تو اس کی شعلے کل دوسرے ہمسایہ ملکوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔

روس جو آج ہمارے مومن مسلمان افغانوں کو قیدی بنا کر انہیں قتل کر رہے ہیں کل وہی خونین ہاتھ اس قسم کی جنایت کو پاکستان کے سرزمین پر بھی انجام دیں گے وہ جس نے آج ایک ہمسایہ کے عنوان سے افغانستان کے عوام کے ساتھ صلح و دوستی کا نعرہ لگایا ہے۔ کل وہ طاقت کے نام سے پاکستانی عوام کا جان لیوا ہو جائے گا۔ وہ آج واخان، شین ڈنڈ، قندہار اور ننگرہار جیسے بڑے اور اہم شہروں میں فوجی اڈے بنانے میں مصروف ہے اور کل اپنی امپراطوری کو وسعت دینے کے لئے بحر ہند اور خلیج فارس تک انہی اڈوں سے کام لیگا۔

ملت مسلمان پاکستان نے اپنے آنکھوں سے دیکھا کہ روسی مٹھی بھر پلید اور وطن فروش عناصر کے توسط سے افغان عوام کے درپے ہیں اور کل اسی روش سے پاکستان میں کام لیں گے۔ چنانچہ یہ تجربہ پاکستان کے عوام کے لئے ایک اچھا تجربہ ہے۔

افغان مومن مسلمان خصوصاً مہاجرین جو آج کل گرم خیموں میں آپ کے وطن عزیز میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اُن کی یہی آرزو ہے کہ پاکستان ایک آباد، آرام اور پرسکون ملک ہو۔ وہ جانتے ہیں کہ روس اپنی مختلف چالوں سے ہمارے میزبان کو افسردہ کر کے مہاجرین کے خلاف بڑھکانے کی کوشش کرے گا۔

انہیں معلوم ہے کہ یہ بموں کے دھماکے اس ملک میں کون کر رہے ہیں۔ انہیں معلوم ہے اور دیکھ بھی رہے ہیں کہ اس دہشت ناک دھماکوں سے کون فائدہ اٹھا رہا ہے۔ انہیں یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ پاکستان کے حالات کو کون بگاڑ رہا ہے۔ جو کوئی دھماکے کر رہے ہیں۔ تخریب کاری کر رہے ہیں اور مہاجر و انصار کے درمیان اختلاف پیدا کرنے میں مصروف ہیں وہ روسی ایجنٹ ہیں کیونکہ روس یہی چاہتا ہے کہ پاکستان میں ایسے حالات رونما ہو جہاں مہاجرین کے لئے زندگی گزارنے کی شرائط سازگار نہ ہو۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے پاکستانی بھائی سرحدی علاقوں میں روسیوں اور اُن کے حلقہ بگوش مزدوروں کے منصوبوں پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں۔

ہمارے پاکستانی انصار بھائیوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ لوگ حقیقی مہاجر نہیں بلکہ روس کے جاسوس اور آلۂ کار ہیں جو ان تخریب کاری میں ملوث ہیں۔ ہمارے انصار بھائی افغان مہاجرین کو اپنا بھائی و بہن سمجھتے ہیں اور ہمارے مہاجر بھائی ہرگز یہ نہیں چاہتے کہ جس محیط میں وہ دینی طور پر زندگی بسر کر رہے ہیں اسے تباہ کریں۔ لہٰذا پاکستانی انصار نہ تنہا ان غرض آلود افواہوں کو مسترد کرتے ہیں۔ بلکہ شدت کلام سے ان فضول اور مغرض لوگوں کو کہتے ہیں کہ ایسے تخریب کار مہاجر نہیں کہلا سکتے اور وہ نہ تنہا مہاجر

کے دشمن ہیں بلکہ پاکستان کی وحدت، امن اور افغانستان کی آزادی کے دشمن بھی ہیں جو دھماکے کر کے تباہی مچاتے ہیں اور مہاجرین کے گشت و گذر پر پابندی عائد کرتے ہیں اور مہاجرین کو تخریب کاری کا محرک گردانتے ہیں۔

پاکستان کے مومن مسلمان عوام جانتے ہیں کہ افغان مسلمان مجاہد کا مورچہ اسلام کا مورچہ ہے۔ خدانہ کرے یہ مورچہ ٹوٹ جائے۔ مجاہد، مہاجر یا اُن کے سنگر کے خلاف جو پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے وہ پروپیگنڈا حقیقت میں پاکستان کے لئے نقصان دہ ہے۔

خدا وہ دن لائے جب افغان مجاہدین و مہاجرین عزت و آبرو اور سرفرازی کے ساتھ اپنے آزاد اسلامی ملک افغانستان کو لوٹ جائیں۔ اس وقت پاکستان کے مومن اور مسلمان عوام افغان عوام کی قدر شناسی کو دیکھیں گے۔

روس اور اُن کے حلقہ بگوش مزدور پاکستان اور افغانستان کے مسلمان عوام کے درمیان جو بھائی چارے کا ناطہ برقرار ہے اس میں پھوٹ نہیں ڈال سکتے۔ کیونکہ یہ ناطہ اسلامی اخوت اور تاریخی رشتوں پر استوار ہے اور انشاء اللہ استوار رہے گا۔

---

# بقیہ :- اداریہ

بٹھا دیا گیا۔ لیکن وہ بھی موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ بعد میں ببرک کارمل کو فوجی ٹینک پر بٹھا کر روس سے افغانستان لایا گیا اس بے ضمیر انسان نے تو تھوڑی بہت مدت کے لئے روسی آقاؤں کو راضی رکھا۔ لیکن بالآخر اس کو بھی پہلے حکومت کے اختیارات سے بے دخل کر دیا گیا اور اب نظر بند کی زندگی گذار رہا ہے اور خواری و ذلت کے ساتھ موت کا انتظار کر رہا ہے۔

اب ڈاکٹر نجیب کی باری آ گئی ہے اور روسی ڈیکٹرشپ کی رحم کی نظریں اس پر پڑی ہوئی ہیں لیکن اُس کا انجام بھی آخر الامر یہی قرار پائے گا۔

ایسے لوگوں کو نہ تو دنیا میں کوئی اجر و مقام ملتا ہے اور نہ آخرت میں اگر دنیا میں انہیں قتل عام، کمیونسٹی نظریات کی شائعات اور دین و ملک سے غداری کے صلے میں چند دنوں کی اقتدار مل بھی جائے۔ تو کچھ عرصے بعد اس سے محروم کئے جاتے ہیں اور غداری کی سزا پاتے ہیں

ڈاکٹر نجیب اور دیگر الحادی نظریات کے حامل لوگوں کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ تره کی امین اور کارمل کی طرح ان پر بھی روسیوں کا اعتماد نہیں اور ایک دن ضرور وہ یا تو اپنے روسی آقاؤں کے بندوق کا گولہ کھائینگے اور یا ببرک کی طرح دلہمزنگ یا پل چرخی جیل کے تنگ و تاریک کمروں میں بیٹھ کر ذلت و خواری کے ساتھ اپنی موت کا انتظار کرینگے کیونکہ روسیوں کو روسی قومیت والوں کے بغیر کسی اور قومیت رکھنے والے پر اعتماد نہیں ہوتا۔ خواہ وہ کٹر کمیونسٹ ہی کیوں نہ ہو۔

ہم مسلمان ہیں اور اسلام کی طرف لوگوں کو دعوت دینا ہمارا دینی فریضہ ہے۔ اس لئے ہم اپنے دینی فرائض کی ادائیگی کی خاطر ڈاکٹر نجیب کو بھی دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنے کئے ہوئے گناہوں سے توبہ کرے۔ کمیونسٹ اور الحادی نظریات کو چھوڑ دے کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان بن جائے اور اپنے کئے ہوئے غیر انسانی کاموں پر نادم ہو کر افغان مسلمان مجاہد قوم کی عدالت میں اپنے آپ کو پیش کر دے

ڈاکٹر نجیب کو ہماری یہ بھی نصیحت ہے کہ وہ اپنے سلف سے سبق عبرت حاصل کر کے کفر، الحاد گمراہی اور اسلام دشمنی کا راستہ ترک کر دے ورنہ عنقریب اپنے اعمال کی سزا پائے گا۔

> جہاد افغانستان انتہائی حساس مرحلہ سے گزر رہا ہے، خدانخواستہ اگر کمیونسٹوں کے قدم افغانستان میں جم گئے تو یہ پوری اُمت مسلمہ کے لیے ایک بہت بڑا نقصان ہوگا۔
>
> الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

# جہادِ افغانستان ایک حقیقی اسلامی جہاد ہے اور اس سلسلے میں تعاون اور امداد پوری عالم اسلام کی ذمہ داری ہے

از جناب الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رئیس مجلس تاسیسی رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ

مناسکِ حج کی ادائیگی کے بعد میرے لئے یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ میں دنیا کے مسلمانوں کو اُن کے اُن مسلمان بھائیوں کے بارے میں کچھ بتاؤں جو اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے اپنے مسلمان بھائیوں کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے اور سرزمینِ اسلام کو ظالموں کے پنجے سے نجات دلانے کے لئے اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد میں مصروف ہیں اور انتہائی صبر و استقلال کے ساتھ اس راستے پر گامزن ہیں۔

یہ ہمارے نڈر افغان مجاہد بھائی ہیں جہادِ افغانستان کو شروع ہوئے آج آٹھواں سال ہے۔ اور پہاڑوں کی طرح غیر متزلزل عزم رکھنے والے یہ نڈر اور جیالے افغان مجاہدین آج بھی ماضی کی طرح دنیا کی سب سے بڑی ظالم اور سامراجی قوت کے سامنے علمِ جہاد بلند کئے ہوئے ہیں اور زبانِ حال سے یہ کہہ رہے ہیں:

قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ ۔ إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ

۱۹۵، ۱۹۶ / الاعراف

اَلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۱۷۳ / آل عمران

عزم و استقلال کے یہ پتلے اس وقت تک جہاد کرنے کا عزم رکھتے ہیں جب تک کہ دشمنانِ اسلام کو اپنے ملک سے غیر مشروط طور پر نکال نہ دیں۔ اس مقصد کے حصول میں انہیں اللہ کی ذات پر توکل اور کامل بھروسہ ہے اور خدا کے اس وعدے پر پورا ایمان ہے کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۷ / محمد

ابتداء میں اکثر لوگوں کا یہ خیال تھا کہ ایک بے سروسامان کمزور قوم روس جیسی سپر طاقت کا کیا مقابلہ کرے گی۔ ان کے گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ کمزور قوم جس نے اپنی بہادری اور شجاعت کے ذریعے جہادِ اسلامی کو امت کے لئے باعثِ فخر بنا دیا ہے۔ اتنی طویل مدت تک اتنی بڑی طاقت کے مدمقابل ہو کر اپنی ثابت قدمی کا مظاہرہ کرے گی۔ روسی اس خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ افغانستان ایک چھوٹا سا ملک ہے اور جس طرح روس نے کئی دیگر چھوٹے ملکوں پر چند روز میں قبضہ کر لیا تھا۔ اسی طرح افغانستان پر بھی کر لے گا۔ لیکن اُن کی یہ خوش فہمی بالکل غلط ثابت ہوئی اور ان کے پاؤں افغانستان کے عظیم پہاڑوں پر سے پھسل گئے اور مجاہدین کے مقابلہ میں انہیں ناکامی سے دوچار ہونا پڑا۔

میں جہادِ افغانستان کے اعداد و شمار سے آگاہ ہوں یہ اعداد و شمار مسلمانانِ عالم کے لئے باعث مسرت اور اس ذاتِ پاک کی نصرت کا بین ثبوت ہے۔ جس نے ایک کمزور اور بے سروسامان قوم کے ہاتھوں عصرِ حاضر کی اتنی عظیم قوت کو ذلیل و خوار کیا۔ ان اعداد و شمار کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ:

مجاہدین نے ۳۰۰۲ ہوائی جہاز مار

گرائے ۲۲۶۳ ٹینک تباہ کئے ۳۰۰۲ بکتر بند گاڑیوں کو ناکارہ بنایا ۲۷۹ دور مار توپوں اور بھاری ہتھیاروں کو نقصان پہنچایا، ۳۷ ٹینک اور ۱۹۱ بکتر بند گاڑیوں پر قبضہ کیا ۲۳۷۸ فوجی افسر قیدی بنائے ۲۹۰۰ زخمی کئے ۲۲۰۰۶۹ روسی و کارمل فوجیوں کو جہنم رسید اور ۱۵۵۶۳ کو زخمی کر دیا۔

یہ اعداد و شمار مجاہدین کے فراہم کردہ ہیں اور میں نے ان میں کوئی مبالغہ آرائی نہیں کی۔ ان نتائج سے جنگ کی شدت اور وسعت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اتنے وسیع پیمانے پر اس قدر شدت کے ساتھ جنگ کی مثال دوسری جنگِ عظیم میں بھی نہیں ملتی۔ افغان مجاہدین نے آخری مہینوں میں کافی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ روسیوں نے اس سال اپنی بھرپور قوت کا مظاہرہ کیا ہے اور اپنے جدید اسلحہ کے انبار صرف کئے ہیں۔ لیکن بایں ہمہ افغان جیالے ان ظالموں کے سامنے ڈٹے ہوئے ہیں۔

جہادِ افغانستان نے دنیا کے تمام مسلموں اور غیر مسلموں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی ہے اور اس جہاد کے نتائج نے دنیا کی آنکھیں کھول دی ہیں اس میں شک نہیں کہ دنیا کے مسلمان جہاد افغانستان کے لئے اپنے جذبات اور عزائم کا اظہار کر چکے ہیں۔ لیکن انہوں نے ابھی تک اپنے جذبات و عزائم کو صحیح طور پر عملی جامہ نہیں پہنایا۔ اور صحیح معنوں میں جہاد میں حصہ نہیں لیا۔ امتِ مسلمہ کے مخیر حضرات جہادِ افغانستان کے لئے مالی امداد فراہم کر رہے ہیں جو مجاہدین کے امکانیات، جنگی ضروریات اور لڑائی کی شدت و وسعت کی نسبت بہت کم ہے۔ مجاہدین بھائیوں کو جو مشکلات درپیش ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ ہیں۔

اس لئے مسلمانانِ عالم کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ جہادِ افغانستان کے لئے بڑھ چڑھ کر امداد فراہم کریں اور مجاہدین کے ساتھ بھرپور تعاون کا ثبوت دیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وتعاونوا علی البر والتقوی
۲ / مائدہ

وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم وبینھم میثاق ۷۲ / الانفال

ارشادِ نبوی ہے:

المسلم أخو المسلم لایظلمه ولا یسلمه۔

جب استطاعت مسلمانوں پر یہ فرض ہو گیا ہے کہ وہ افغان مجاہدین اور مہاجرین کے ساتھ مال و جان سے تعاون کریں۔ خصوصاً اہل علم مسلمان مثلاً ڈاکٹرز، انجینئرز، مبلغین اور اساتذہ سب سے زیادہ مبلغین کی ضرورت کو محسوس کیا گیا ہے۔

جہادِ افغانستان کے دوران بہت سی کرامات ظہور پذیر ہوئی ہیں جن کے روایت ثقہ ہیں اور تواتر کی حد کو پہنچے ہیں۔ اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کے مطابق مسلمانوں میں کرامات کا ظہور برحق ہے اور جو اس کا منکر ہے وہ یا تو جاہل ہے یا مبتدع۔

مجاہدینِ افغانستان کو زکوٰۃ دینا تقرب الی اللہ کا عظیم ذریعہ ہے۔ مصالح دینیہ اور مقاصدِ شرعیہ کی خاطر مجاہدین کی مدد و نصرت مسلمانوں کا عظیم فریضہ ہے۔

جہادِ افغانستان انتہائی حساس مرحلہ سے گذر رہا ہے۔ خدانخواستہ اگر کمیونسٹ کے قدم افغانستان میں جم گئے اور افغانستان پر ان کا تسلط قائم ہو گیا تو ساری امتِ مسلمہ کے لئے ایک بہت بڑا خسارہ اور نقصان ہوگا۔ ایک اسلامی ملک سے قرآن و سنت کو نکال دیا جائیگا اور دین کی جڑیں اکھیڑ دی جائیں گی اس لئے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ کفر و الحاد کے اس سیلاب کو روکنے کے لئے افغان مجاہدین کی ہر طرح سے نصرت و امداد کریں۔ اور مجاہدین پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد برقرار رکھیں اور ذات البینی مسائل کے اصلاح پر بہتر طریقے سے توجہ دیں۔

آخر میں میں دعاگو ہوں کہ اللہ پاک تمام مسلمانوں کو مجاہدین کی نصرت و امداد کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ دین اسلام کو سربلند رکھے۔ مسلمانوں کے حالات درست فرما کر انہیں "تفقہ فی الدین" نصیب فرمائے اور دشمنوں کے مقابلے میں ہر مقام پر کامیاب و کامران فرمائے

وھو علی کل شئ قدیر

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ

---

سید عبداللہ

اقوام متحدہ عالمی طاقتوں کے مفادات کا محافظ

# بین الاقوامی ادارہ امن

دنیا میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں جو خود کو دوسرے انسانوں کے دکھ درد میں برابر کے شریک سمجھتے ہیں اور ان کا دکھ درد محسوس کرتے ہوئے ان کے رفاہیت اور محفوظ زندگی بسر کرنے کی خاطر مؤثر و مفید قدم اٹھا کر پوری انسانیت کے لئے خوشی و مسرت کے راستے تلاش کرتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف ایسی شیطانی و طاغوتی طاقتیں بھی موجود ہوتی ہیں جن کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ کسی نہ کسی طریقے سے انسانوں کا خون بہایا جائے۔ انہیں محکومیت کی زنجیروں میں جکڑا جائے۔ اور ظلم و بربریت کا نشانہ بنا کر حق زندگی سے محروم کر دیا جائے

ایسے لوگ تو بظاہر انسان کا روپ رکھتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں انسان نہیں بلکہ درندے اور پھاڑنے والے جانوروں سے بھی زیادہ مضر ہوتے ہیں۔

یہ لوگ انسان کا بھیس بنا کر انسان اور انسانیت سے گہری دوستی کا اظہار کرتے ہوئے انسانی حقوق کا دفاع اور روٹی کپڑا اور مکان کے نعرے لگاتے ہیں دنیا میں اپنے آپ کو امن و امان کے قائد سمجھتے ہیں۔ لیکن افسوس اور صد افسوس کہ ان کی یہ ساری چیخ و پکار محض جھوٹ ہے۔ مکر ہے۔ فریب اور دھوکہ ہے وہ ایسے نعرے مظلوم اور معصوم انسانوں کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے لگاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ ظالم لوگ انسانیت کی جڑیں کاٹنے کے درپے ہوتے ہیں۔ وہ مظلوم اور بے دفاع قوموں کی پشت پناہی تو کیا۔ انہیں مظلوم اور معصوم قوموں کا نام بھی برا لگتا ہے اور ان قوانین سے بھی انکاری ہیں جو انہوں نے خود اس مطلب کے لئے وضع کئے ہوئے ہیں

ایک تنظیم یا ادارہ اُس وقت کامیابی سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔ جس میں چھوٹے بڑے دونوں کارکنوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں۔ جس میں زور اور طاقت کا بول بالا نہ ہو بلکہ طاقتور اور کمزور دونوں کو ایک جیسی حق رائے دہی حاصل ہو۔

ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی ادارے میں کسی مسئلے پر سب اہل کاروں کی رائے ایک جیسی ہو مثلاً اگر کسی ادارے میں سو کارکن ہیں تو کسی مسئلے پر سب کبھی بھی متفق نہیں ہو سکتے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کسی ایک طاقتور کی رائے باقی سب پر منوائی جائے یا کسی رائے کے حق میں کم لوگوں کی حمایت تسلیم کی جائے اور مخالفت میں زیادہ لوگوں کی رائے کو کوئی اہمیت نہ دی جائے۔

اقوام متحدہ کا ادارہ ایک ایسا ہی ادارہ ہے جس کی بنیاد امن عالم اور نسل انسانی کو تباہی سے بچانے کے لئے رکھی گئی ہے۔ لیکن اس کی کارکردگی مذکورہ بالا وجوہات کی وجہ سے ماند پڑ گئی ہے جب بھی ممبر ممالک کی طرف سے کسی مسئلے پر غور و خوض کے بعد فیصلہ ہو جاتا ہے تو مستقل ارکان میں سے ایک نہ ایک اپنے ذاتی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے کثیر التعداد ممبروں کی طرف سے منظور شدہ فیصلے کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے ناجائز حق تنسیخ "ویٹو" کے استعمال سے اسے ناکارہ بنا دیتا ہے۔

دوسری عالمی جنگ کے اختتام پر دنیا میں امن و امان، انسانی حقوق اور انسانی جانوں کے تحفظ کی خاطر ایک ادارہ (لیگ آف نیشنز) کی بنیاد رکھی گئی اور بعد میں اس کی جگہ اقوام متحدہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ تاکہ عالمی امن اور سلامتی کی فضا پیدا کی جا سکے اور آئندہ نسلوں کو جنگ کی تباہ کاریوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔

۲۶ جون ۱۹۴۵ء کو سان فرانسسکو میں بین الاقوامی تنظیم سے متعلق اقوام متحدہ کی کانفرنس کے اختتام پر اقوام متحدہ کے چارٹر پر دستخط ہوئے اور ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو اس چارٹر کا نفاذ ہوا۔ دفعہ ۲۳ کی ترمیم کی رو سے سلامتی کونسل کے ارکان کی تعداد پندرہ کر دی گئی۔ معاملات سے متعلق سلامتی کونسل کے فیصلے نو ارکان

اس معصوم کو کس جرم کی سزا ملی ہے

سابقہ سات ارکان) کے ایک مثبت ووٹ سے اور دوسرے تمام معاملات سے متعلق نو ارکان کے ووٹ سے کئے جائیں گے۔ جب کہ ان میں سلامتی کونسل کے پانچ مستقل ارکان متفقہ طور پہ شامل ہوں۔

یہ ادارہ اس وقت ۱۵۶ ممبر ممالک پر مشتمل ہے۔ سیکورٹی کونسل جنرل اسمبلی کے علاوہ اس کے تو دوسرے عالمی ذیلی ادارے اور بھی ہیں۔ جو معاشی و سماجی کونسل، بین الاقوامی عدالت و انصاف، یونیسکو، عالمی تنظیم صحت، عالمی تنظیم زراعت و خوراک، عالمی بنک۔ تعمیر و ترقی، بین الاقوامی لیبر تنظیم، بین الاقوامی ادارۂ مہاجرین و آبادکاری، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ۔

یہ ادارے دراصل ایک نیک کام انجام دینے اور نیک نیت کی بنیاد پر تشکیل دیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں یہ ادارہ بعض توسیع پسند اور انسان دشمن طاقتوں کے ناپاک عزائم کی وجہ سے تعطل کا شکار ہوا اور اس کے قراردادوں اور فیصلوں پر عمل کرنا ناممکن ہو کر رہ گیا۔

جن مقاصد کے لئے یہ بین الاقوامی ادارہ معرض وجود میں آیا ہے وہ مقاصد درج ذیل ہیں۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ جن ممالک نے اس عالمی ادارے کی بنیاد رکھی ہے اب وہی ممالک زور و طاقت کا مظاہرہ کرکے وضع کئے ہوئے قوانین پامال کر رہے ہیں

**بہتر اور پُرامن عالمی مستقبل کے لئے اس کی قراردادوں اور فیصلوں پر سنجیدگی سے عمل پیرا ہونا چاہیئے۔**

اس ادارہ کو قائم کرنے کے محرک روس برطانیہ۔ امریکہ اور چین تھے۔ منشور اور دیباچہ میں ادارے کے اغراض و مقاصد کو بیان کیا گیا ہے۔

۱۔ ہم لوگوں نے تہیہ کیا ہے کہ آنے والی نسلوں کو جنگ کے عذاب سے بچائیں گے۔ جس نے خود ہی ہماری زندگی میں دو بار نوع انسانی کو اَن گنت دکھ پہنچائے ہیں۔ بنیادی انسانی حقوق انسانی شخصیت کی حرمت اور قدر، عورتوں اور مردوں، چھوٹی اور بڑی قوموں کے حقوق میں مساوات کے اصولوں پر اپنے عقیدے کا از سرنو اقرار کریں اور ایسے حالات وجود میں لائے جائیں۔ جن کے اندر انصاف کو قائم کرنے اور عہد ناموں اور بین الاقوامی قوانین کو دوسرے ماخذوں سے برآمد ہونے والے فریضوں کو برقرار رکھا جائے اور کشادہ تر آزادی کی فضا میں معاشرتی ترقی کو فروغ دیں اور معیار زندگی کو بلند کریں اور ان مقاصد کی خاطر رواداری اپنا شعار بنائیں اچھے ہمسایوں کی طرح امن سے رہیں بین الاقوامی امن کی خاطر اپنی قوت یکجا کریں۔ متفقہ اصول اور ذریعے اختیار کرکے اہتمام کریں کہ مسلح طاقت باہمی مفاد کے علاوہ کسی صورت میں استعمال نہ ہو اور تمام لوگوں کی اقتصادی اور معاشرتی فلاح و بہبود کے لئے بین الاقوامی وسیلوں کو کام میں لائیں۔ لہٰذا ہماری حکومتوں نے فرداً فرداً شہر خرانسسکو میں اپنے مجتمع نمائندوں اور سرمراہوں کے ذریعے جو درست اور باضابطہ اختیارات کے پوری طرح حامل ہیں اقوام متحدہ کے چارٹر پر مکمل اتفاق کیا ہے اور اس عہدی رو سے وہ ایک بین الاقوامی ادارے کی بنیاد رکھتے ہیں جس کا نام اقوام متحدہ ہوگا یا اقوام عالم میں باہمی محبت و پیار، باہمی تعاون و اشتراک عمل کے رشتے استوار کئے جائینگے ایسے رشتوں کی بنیاد حق خودارادیت اور مساوات تصور ہوگی۔ ایسے اقدام کئے جائیں گے جن سے عوام اور دیرپا امن قائم ہو۔

۲۔ تمام ارکان صدق دل سے اپنی ذمہ داریوں کو بجا لائیں گے جو موجودہ چارٹر کی رو سے انہوں نے قبول کی ہیں

۳۔ تمام ارکان اپنے بین الاقوامی تنازعے پر امن طریقوں سے اس طرح طے کریں گے کہ بین الاقوامی امن اور سلامتی

اور انصاف خطرے میں نہ پڑیں۔

۴۔ تمام ارکان اپنے بین الاقوامی تعلقات میں دوسری ریاستوں کی جغرافیائی حدود کی سالمیت یا سیاسی آزادی کے خلاف قوت کی دھمکی یا استعمال سے احتراز کریں گے۔

۵۔ تمام ارکان کی خود مختاری مساوی ہوگی۔

۶۔ اقوام متحدہ کو یہ حق نہیں پہنچے گا کہ وہ ایسے معاملات میں دخل اندازی کرے جو دراصل کسی ریاست کی اندرونی عمل داری میں آتے ہوں نہ ہی وہ اپنے ارکان مجبور کرے گی کہ وہ ایسے معاملات کو تصفیے کے لئے پیش کرے

۷۔ اقوام متحدہ کی طرف سے جو بھی کاروائی ہوگی۔ تمام ارکان ہر طرح مدد کریں گے۔

۸۔ انصاف، حق، وقار، عزت کا دور دورہ ہوگا۔ عوام کے لئے معاشرتی مساوات و اعلیٰ معیار زندگی پیدا کرنے کا اہتمام ہوگا۔

۹۔ دنیا میں امن و سلامتی کے لئے باہمی معاملات تنازعات کا حل پُرامن طریقوں سے کیا جائے گا۔ تاکہ عالم انسانیت کو ہولناک تباہ کاریوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔

۱۰۔ بین الاقوامی سطح پر باہمی اشتراک عمل و فروغ دیا جائے گا۔

۱۱۔ کوئی ریاست کسی دوسری ریاست کے داخلی معاملات میں مداخلت نہیں کرے گی۔

۱۲۔ غیر ارکان ریاستیں بھی منشور کے مطابق امن کے قیام کے لئے کارروائی کریں گی۔

## حق تنسیخ کا بلا تکلف استعمال

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے فرائض و ذمہ داریوں میں یہ شامل ہے کہ بین الاقوامی امن و سلامتی کا قیام عمل میں لائے تخفیف اسلحہ کے لئے منصوبہ بندی کرے۔ تنازعات کے حل کے لئے ذرائع تلاش کرے ارکین اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتے ہوئے جارحیت کا انسداد کرے۔ بین الاقوامی مزاحمت کا سبب بننے والے حالات و واقعات کا جائزہ لے۔ جارحیت کے تادیبی کاروائی کرے جارح ملک کے خلاف فوجی کاروائی۔ فوجی علاقوں کے لئے امانتی فرائض، نئے ارکین ممالک کے داخلہ کے لئے سفارش، جنرل اسمبلی میں سالانہ اور خصوصی رپورٹیں پیش کرنا مشورہ میں ترامیم کے فرائض انجام دینا بین الاقوامی عدالت انصاف کے ججوں کا انتخاب، سیکرٹری جنرل کی تقرری کے لئے جنرل اسمبلی سے سفارش کرنا ہے۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے معرض وجود میں آنے سے اب تک مستقل ارکان کا حق تنسیخ (VETO POWER) اعتراض کا ہدف بنتا چلا آ رہا ہے یہ یہ اختلاف سان فرانسسکو کانفرنس میں بھی زیر بحث آئے تھے دنیا بھر کے مدبرین و منصفین دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ یہ اعتراض کرنے میں حق بجانب تھے اور اس حق کے نتائج سامنے آئے ہیں۔ خصوصاً عالم اسلام کو سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

حق تنسیخ کے پیچھے یہ نظریہ کارفرما ہے کہ چونکہ یہ حق مستقل ارکان کو حاصل ہے اس لئے امن و امان بحال کرنے کی زیادہ تر ذمہ داری بھی انہی پر عائد ہوتی ہے۔ اس سے یہ مشکل پیدا ہو گئی ہے کہ غیر مستقل ارکان کی آراء کو اس کے ویٹو کے استعمال سے بے اثر کیا جاتا ہے اور اس طرح سلامتی کونسل کسی کارروائی پر متفق نہیں ہو سکتی، مستقل ارکان کو غیر شعوری طور پر حق تنسیخ کا استعمال کر کے سلامتی کونسل کے متفقہ فیصلہ میں تعطل پیدا نہیں کرنا چاہیئے مگر عملاً حق تنسیخ کا بلا تکلف استعمال کیا جاتا ہے دنیا بھر میں مسلمانوں کا خون مانند آب ارزاں ہو رہا ہے

اسلامی ممالک غصب کئے جاتے ہیں ان کے عقیدے مسخ کئے جاتے ہیں انہیں حق خود ارادیت سے محروم کیا جاتا ہے مثال کے طور پر افغانستان جیسے چھوٹے غیر جانبدار اسلامی ملک پر اشتراکی روس جیسے بڑے ملک نے فوجی جارحیت کر کے یہاں کے انسانی، انفرادی، اجتماعی اور شہری حقوق غصب کر لئے ہیں۔

مگر جب سلامتی کونسل میں مسلمانوں کی ابتر حالت ظلم و ستم و قتل عام کا معاملہ اٹھایا جاتا ہے۔ تو وہ بڑی طاقتوں کے ویٹو کے استعمال کی نذر ہو جاتا ہے۔ اور پھر معاملہ حل نہیں ہوتا اس کے لئے ضروری ہے کہ دنیا بھر میں امن و امان برقرار رکھنے اور تیسری عالمگیر جنگ کے خطرات کو محدود کرنے اور مسلم ممالک کے حقوق کے تحفظ کے لئے مسلم ممالک کی مشترکہ تنظیم اسلامی کانفرنس کو اقوام متحدہ میں ویٹو کا حق دیا جائے۔

اقوام متحدہ عالمی ضمیر کی اجتماعی آواز اس وقت ہی بن سکتی ہے کہ جب ادارے کی بے بسی اور کمزوری کا علاج کیا جائے تاکہ یہ ادارہ اپنا اصل فرض بہ حسن و خوبی اور موثر طور پر ادا کرنے کے قابل ہو کیونکہ اگر موجودہ صورت حال

( باقی صـ پر )

ماہنامہ

# مشعل

ہمیں چاہیے کہ ہر سیاسی تحریک کی کامیابی میں جہاں ہمیں اور ہمیں ہو کر جب بھی عمل ہو وحدت و یکجہتی کا راستہ کبھی نہ چھوڑیں ۔۔۔

— پروفیسر برہان الدین ربانی

مسلمانوں پر فرض ہو گیا ہے کہ افغان مجاہدین اور مہاجرین کیساتھ مال و جان سے تعاون کریں ۔

— الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

# اسلامی جہاد اور دوسری جنگوں میں فرق

تحریر: مولوی زاہدی احمدزئی

جہاد پر دنیا کی دیگر جنگوں کا قیاس کرنا سرے سے غلط ہے اس لئے کہ دنیا وی جنگ و جدل کے نتائج قطعاً مختلف ہیں۔ نظریہ مختلف ہے، مقصد اور نصب العین مختلف ہے اور اس کے اسباب اور بنیادی محرکات مختلف ہیں۔

دنیا کی سامراجی اور جاہلی جنگ و جدال میں انسان اپنے دشمن، بدخواہ حاسد اور بداندیش تو پیدا کر لیتا ہے دوست، خیرخواہ اور جان نثار ساتھی حاصل نہیں کر سکتا۔ جنگجو، شمشیرزن، فاتح حکمران، بہادر قومیں اور حملہ آور ملک، مفتوح علاقوں اور ملکوں کی تسخیر و تسلط پر قادر ہو کر فتح کا فخر تو ضرور حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ مفتوح قوموں اور شکست خوردہ لوگوں کے دلوں میں بھی اپنے لئے عزت اور محبت کا مقام پیدا کر لیں۔

دلوں کی تسخیر تلوار کا کام نہیں تلوار کا زخم تو نفرت اور عداوت پیدا کرتا ہے۔ محبت اور اخوت کا پھل نہیں دے سکتا۔ ایک شخص کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنا کر، پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر آنکھوں پر پٹی باندھ کر، کان بند کر کے اس کی تمام مدافعانہ قوتوں اور سارے اختیارات کو اپنے قبضہ میں لے کر بھی اگر کسی ذریعہ سے اس کے دل کی رائے معلوم کی جائے تو وہ رائے اس با اختیار فاتح کی مخالفت میں آزاد ہی نظر آئے گی۔

یہی نتائج دنیا کی ان جنگوں کے ہیں جو انسانی دنیا کی شروع سے آج تک چلی آ رہی ہیں۔ لیکن جہاد کا نقشہ کچھ اور ہے۔ جہاد میں لڑنے والوں نے لڑ کر اپنے دشمن، بدخواہ اور حاسد نہیں پیدا کئے۔ اس لئے کہ وہ کسی ذاتی دشمنی، بدخواہی اور حسد کی بنیاد پر نہیں لڑے، دشمنوں کو دشمن، بدخواہوں کو بدخواہ اور حاسدوں کو حاسد جان کر بھی نہیں لڑے۔ باپ بیٹوں سے بیٹے باپ سے، بھائی بھائی سے اور دوست دوستوں سے لڑے ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں معاملہ کچھ اور ہے اس لئے زندگی کے ہر دور میں مسلمانوں کے مقابلہ میں لڑنے والوں میں سے جس جس کو جس جس وقت حقیقت نظر آتی گئی دشمنی بدخواہی اور حسد کے رنج اور غصے کا غبار چھٹتا چلا گیا اُسے نظر آتا گیا کہ میں جس کو دشمن سمجھ کر لڑ رہا ہوں، وہ میرا دشمن نہیں کسی اور شے کا دشمن ہے اس لئے یہ میرا دوست ہے اور برائی کا دشمن ہے اور برائی میری بھی دشمن ہے۔ پس دشمن کا دشمن اسی طرح دوست ہوتا ہے جس طرح دوست کا دوست، دوست ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں آج پرانے دوست اور دشمن ایک جگہ کھڑے نظر آئے۔ انہیں آپس کی جنگ و جدال کے زخم صرف بھولے ہی نہیں، باقی زندگی ان زخموں اور رنجوں کی تلافی میں گزار رہی ہے بلکہ شکریئے ادا کرتے بیت رہی ہیں۔ آپس میں مل کر اور یک رُخ و یک سو ہو کر پوری اخلاصمندی سے تلافی کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ پرانا زخم، زخم ہی نہیں رہ جاتا۔

مطلب یہ کہ جہاد قومی، لسانی، قبیلوی اور سیاسی عصبیتوں کے خلاف اور ساری فتنوں کو ختم کرنے کے لئے فرض کیا گیا ہے۔ اسلام کے پیش نظر مقصد انتقام اور انتقام در انتقام کے فتنے کو اٹھانا، اٹھائے رکھنا اور آگے بڑھانا نہیں بلکہ اسلام کا جنگ درحقیقت ایک عالمی صلح برقرار کرنے کے لئے ہے۔ مسلمان اس لئے ہتھیار اٹھاتا ہے کہ فتنہ پرداز ہتھیار بندوں کو ہتھیار رکھ دینے پر مجبور کر دے جیسا کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا

یعنی یہاں تک کہ خود جنگ اپنے ہتھیار رکھ دینے پر مجبور کر دے۔

اسلام کی جنگ کا مقصد قتل و غارت نہیں قتل و غارت کو ختم کرنا ہے۔ یہی

مجاہدین راہ حق نے روسی ٹرک کے پرخچے اڑا دیئے

وجہ ہے کہ ان جنگوں کا نتیجہ بالآخر دنیا کی جنگوں کی طرح دشمنوں کی کثرت کی صورت میں سامنے نہیں آیا۔ مفتوح قومیں انتقامی جذبوں حسد اور عداوت کے بوجھ کا شکار نہیں ہوتیں اور فاتحین کے خلاف نفرت پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ اس کے برعکس دوستوں اور جان نثاروں میں اضافہ ہوا ہوتا رہا اور اب تک ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ اور اسلامی جہاد نے ہمیشہ ہر دور میں خود بتوں کے پجاریوں ہی کو بت شکنی کے فرائض سپرد کیئے ہیں جیسا کہ ابوجہل جیسے دشمن کی جگہ اسلام اور مسلمانوں کو حضرت عکرمہؓ ایسے جان نثار ملے، نجاشی کے دربار میں مظلوم مہاجروں کی واپسی کا مطالبہ کرنے والے عمرو بن العاص کو مبلغ اسلام کا مقام نصیب ہوا۔ اور مقام حدیبیہ میں دشمنوں کی نمائندگی کرنے والا سہیل بن عمروؓ دولت

بنوی کے وقت اہل مکہ کی استقامت کا باعث بنا۔

جہاد انسانی کی روحانی حیثیت، اخلاقی حیثیت اور مادی حیثیت اور اسی طرح ان کی اجتماعی حیثیت کو محفوظ، مضبوط اور اونچا کرنے کے لئے فرض کیا گیا ہے۔ یعنی انسان کے لئے مادی حیثیت میں بھی دو درجے ہیں:

(۱) انفرادی (۲) اجتماعی

جس طرح انسان پہلے یعنی انفرادی طور پر صرف اپنے مال، جان، عزت و آبرو اور اپنے خاندان کی حفاظت میں لڑتا ہے۔ اسی طرح اخلاقی اور روحانی حیثیت کا بھی پہلا درجہ یہ ہے کہ انسان ذاتی طور پر اپنے عقیدہ، ایمان اور اخلاق و عادات کی حفاظت کرے اور اس حفاظت میں اپنی تمام جدوجہد صرف کرے۔ جو طاقت اسے اپنے عقیدہ میں خلل ڈالتی نظر آئے۔ اس سے ٹکرا جائے اور ہر اس شخص کا مقابلہ کرنا اپنا فرض جانیں جو اس کے ایمان اور پاکیزہ اخلاق کو بگاڑتا نظر آئے۔ خواہ وہ اس کا قریبی رشتہ دار بہن، بھائی اور ماں باپ ہی کیوں نہ ہو، بیوی، بچوں، نوکروں اور گھر میں رہنے والے تمام زیر اثر لوگوں کے عقائد اور اخلاق کی حفاظت اس طرح فرض جانیں جس طرح اپنے عقیدہ کو محفوظ رکھنا ضروری خیال کرتا ہے۔ نماز، روزہ اور انفرادی حیثیت کی ہر عبادت بھی اسی ضمن میں آئے گی۔

اس حیثیت کا دوسرا اور بلند درجہ یہ ہے کہ جس طرح مادی دنیا میں انسان ایک گھر کی ذمہ داریوں سے ترقی کر کے ملک گیری اور شہنشاہیت تک پہنچا اور اپنے آپ کو دوسروں کی عزت و ناموس اور مال و جان کا محافظ تصور کرنے لگا اور

اس وسیع تر ذمہ داری میں مرنا مارنا اور لڑنا ضروری خیال کیا گیا۔ ٹھیک اسی طرح کمالِ عقل و شعور اور حق آگاہی سے اپنے صحیح عقیدے اور بلند اخلاق کی حفاظت کے ساتھ صرف ایک خاندان نہیں بلکہ تمام نسل آدمؑ اور ایک ملک نہیں بلکہ ساری دنیا صحیح عقیدہ کی اشاعت اور بلند اخلاقیوں کی حفاظت اور نگہداشت کو اپنا فرض یقین کرے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اسی اعلیٰ مقصد کے لئے انسان کو زمین پر اپنا نائب مقرر کیا ہے اور فرمایا ہے۔

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ط

اور اسی طرح اپنے قانون کے نفاذ کی ذمہ داری اس کے سپرد کی ہے۔ اور اسی کے لئے جہاد فرض کیا ہے۔ کیونکہ اس کا یہ مقصد اتنا بلند اور پاکیزہ ہے کہ کوئی مقصد و مدعا اس کے مقابلہ میں اپنے اندر اس قدر پاکیزگی، بلندی اور وسعت و جامعیت نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس مقصد پر اس کا لڑنا اور جھگڑنا جائز، درست اور ہر لحاظ سے صحیح ہے بلکہ مقصد کی بلندی کے مطابق بلندیٔ درجات کا موجب بھی ہے۔ اس مقصد پر لڑنے والا کسی ذاتی غرض کے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے مفاد کی خاطر اپنی جان خطرے میں ڈالتا ہے اور محض احکم الحاکمین کی حکم کی تعمیل کو اپنا فرض یقین کرتا ہے۔ جس طرح فرشتے اللہ تعالےٰ کے احکام اور منشا کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت کام میں لگے ہوئے ہیں۔ بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ کے مجاہد بندے بھی اس خاص ڈیوٹی پر متعین ہیں۔ یہ اگر کسی کو قتل کرتے ہیں تو اللہ تعالےٰ کے حکم سے اور انسان کو یہ رتبہ اسی صورت میں حاصل ہوتا ہے۔ جس صورت میں انسان کا لڑنا محض اللہ تعالےٰ کے حکم کی تعمیل کے لئے اور مقصد صرف اللہ تعالیٰ کے قانون اللہ تعالیٰ کی زمین پر نافذ کرنا ہو تاکہ ہر طرف نیکی ہی نیکی پھیل سکے اور انسان دنیا میں اللہ تعالےٰ کی نیابت اور خلافت کا حق صحیح معنوں میں ادا کر سکے چونکہ اسلام ہی ایک ایسا نظام حیات ہے جو اس جلیل القدر ذمہ داری کو پورا کرنے کا اہل ہے۔ اس لئے اسی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ دوسرے تمام نظاموں پر غلبہ حاصل کرے

قرآن کریم فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

(فتح۔ ع ۲)

اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے خواہ مشرکوں کو یہ بات ناگوار کیوں نہ ہو۔

کیونکہ حق اگر باطل کے مقابلہ میں مغلوب ہو جائے تو اس کا نتیجہ تباہی کے بغیر اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

قرآن کریم فرماتا ہے:

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ..... "

"اگر حق اُن کی خواہشات کے پیچھے لگ جائے تو زمین و آسمان تباہ ہو جائے گا۔"

یہی وجہ ہے کہ اس ذمہ داری کو خاص شرائط سے مشروط کر کے تمام نیک اعمال سے بڑھ کر اس کو رتبہ دیا ہے۔ اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا "

"یعنی اللہ تعالےٰ کی راہ میں ایک دن کی چوکیداری دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔"

یہ سب کچھ محض اس لئے ہے کہ اس لڑائی کا مقصد مال و دولت حاصل کرنا، عیش و عشرت کی خواہش ملک گیری کی ہوس اور ظلم و تعدی یا جبر و تغلب نہیں۔ بلکہ صرف اللہ تعالےٰ کے قانون کی اشاعت اور توحید کی تبلیغ ہے۔ جس کا نتیجہ انسانی معاشرے میں امن و امان، عدل و انصاف، راحت و آرام، عزت و ناموس کی حفاظت، مظلوم کی حمایت، ظالم کی سرکوبی، انسانیت کا بچاؤ۔ غرض نیکی کی تائید اور برائی کی مخالفت ہے۔

سب سے پہلے قرآنی آیت جس میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو جہاد کی اجازت دی ہے۔ حسبِ ذیل آیت ہے:

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ ۝ اِلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ط وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْكَرُ فِیْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِیْرًا ط وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ

وَ اٰتَوا الزَّکٰوۃَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ط وَ لِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ ہ

(ج ع ۶ - ۳۹-۴۱-۱۷ پارہ)

"جن "مسلمانوں" سے" کافر لڑتے ہیں ان کو بھی ان کافروں سے لڑنے کی اجازت ہے۔ اس واسطے کہ ان پر ظلم ہو رہا ہے اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو صرف اتنی بات کہنے پر کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے ناحق اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور اگر اللہ تعالےٰ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ پلٹواتا رہتا تو "نصاریٰ کے" صومع اور گرجے اور "یہودیوں کے" عبادت خانے اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ تعالےٰ کا نام لیا جاتا ہے کبھی کے ڈھائے جا چکے ہوتے اور جو اللہ تعالےٰ کی مدد کرے گا اللہ تعالےٰ ضرور اُس کو مدد دیگا بے شک اللہ تعالےٰ زبردست غالب ہے۔ یہ لوگ" یعنی مسلمان" اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو نمازیں پڑھیں گے اور زکوٰۃ دیں گے۔ اور اچھے کام کے لئے کہیں گے اور بُرے کاموں سے منع کریں گے اور سب چیزوں کا انجام کار اللہ تعالےٰ ہی کے اختیار میں ہے۔"

قارئین کرام! اس آیت میں اسلامی جہاد فرض ہونے کے اسباب بیان کئے گئے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔

الف: ایک یہ کہ اپنی جان کو ظلم و تعدی سے بچایا جائے۔ یعنی پہلی وجہ مسلمانوں پر اعداء دین کی طرف سے ظلم و ستم سے نجات پانے کے لئے۔ وہ بھی محض اس لئے کہ وہ اللہ تعالےٰ کو اپنا پروردگار مان چکے ہیں اور اُسی کی حکومت کے تحت رہنا چاہتے ہیں۔

ب: دوسری وجہ یہ کہ ان کو ان کے گھروں سے ناحق نکال دیا گیا ہے۔

ج: تیسری وجہ یہ کہ اگر مسلمانوں کو جہاد کی اجازت نہ دی گئی اور مخالفین حق کے فتنہ و فساد کی روک تھام نہ کی گئی تو ہر مذہب و ملت کی عبادت گاہیں تباہ و برباد ہو جائیں گی۔ جہاں اللہ تعالےٰ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

د: چوتھی وجہ سب سے اہم ہے یعنی جن مومنوں کو اجازت دی گئی ہے ان کے اوصاف بیان فرمائے ہیں یا ان کو آگاہ کیا گیا ہے کہ جب انہیں ظالموں پر فتح حاصل ہو تو ان کے لئے لازم ہے کہ نماز قائم کریں۔ زکات دیا کریں۔ لوگوں کو نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔

ھ: پانچواں وجہ یہ کہ قرآن کی سچی علوم اسلام کی پاک تعلیم اور نیکی کے بلند مقاصد کو مخالفانہ اور معاندانہ حملوں سے محفوظ رکھا جائے۔

و: چھٹی وجہ یہ کہ مظلوموں کو ظلم سے نجات دلانا ہے۔

## بقیہ:- اقوام متحدہ ..

برقرار رہی تو اقوام متحدہ کی افادیت و اہمیت ختم ہو جائے گی اور یہ کوئی معمولی تصادم بھی روکنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

اگر یہ ادارہ ناکام ہو گیا تو وہ کرۂ ارض کا کوئی حصہ اپنے آپ کو تباہی سے بچا نہیں سکے گا۔ اور انسان کی تمام کامرانیاں اور کامیابیاں چشم زدن میں خس و خاشاک کی طرح نیست و نابود ہو جائیں گی۔ اس سے ممبر ممالک عالمی امن کے قیام کے لئے اس کی قراردادوں اور فیصلوں پر سنجیدگی سے عمل کریں تاکہ آنے والی نسلوں کے لئے بہتر اور پُر امن چھوڑ کر جائیں۔

ایک باایمان مجاہد ڈاکٹر ایک زخمی مجاہد کی تیمارداری کر رہا ہے

# دو آہنی کاریگر

تحریر: شکیلہ ـــــ ترجمہ: ہمدرد

مستری گل عالم جب کبھی اور جہاں کہیں بھی دشمن کی جانب سے تخریب اور ویران کیے ہوئے رہائشی مکانات اور کھیت کھلیان کی طرف اپنی نظر دوڑاتا تو اس کے ذہن میں فوراً وہ زمانہ یاد آجاتا جب چند سال قبل شاہراہ سالنگ بنائی جارہی تھی۔ سالنگ کے اونچے نیچے فلک بوس پہاڑوں کے دلوں کو سوراخ کرنے کا ہر لمحہ بلڈوزر۔ کرین اور بارودی سرنگوں سے ان بلند قامت پہاڑوں کا توڑنا اور ان پہاڑوں کو چیرنے کے لیے ہلکی اور بھاری مشینوں کا استعمال اور ان مشینوں کو چلانے کے لیے سینکڑوں کاریگروں کا وہ نظارہ بھی اس کی آنکھ کے سامنے ایک ایک ہو کر گزرتا۔

پہاڑ کی بڑی بڑی مضبوط چٹانوں کو توڑ پھوڑ کر نیچے گرانے کا منظر اس کی آنکھوں میں مجسم بن چکا تھا۔ ان درجنوں کاریگروں۔ مزدوروں کے خاک آلود چہرے اس کے ذہن میں خطور ہو رہے تھے۔ کوئی بارودی سرنگ اڑانے میں مصروف ہے تو کوئی پہاڑ کی بھاری چٹان کے نیچے آکر دم توڑ رہا ہے۔ یا کوئی دوسرے حادثات کا شکار ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا ہے۔ ان سبھی حوادث کے منظر اس کی آنکھوں میں ایک سینما کے پردے کی طرح جلوہ گر ہو رہے تھے۔ وہ دل ہی دل میں جل بھن کر کباب ہو رہا تھا۔ وہ یوں محسوس کر رہا ہے جیسے وہ آج پھر پیلی جیمی وردی پہنے سرنگ کے دہانے سے پہاڑ کے بڑے بڑے ٹکڑے نیچے لڑھکا رہا ہے اس کی آنکھوں میں اس شاہراہ کی تکمیل کی وہ قرارداد جو روسیوں کے ساتھ طے پائی تھی وہ اصلاً بڑی مہنگی پڑی تھی۔ اس شاہراہ کی تکمیل میں افغانی کاریگروں اور مزدوروں نے اپنے ایڑی سے چوٹی تک خون پسینہ بہایا اور روسی ڈالروں کے حساب سے اپنی تنخواہیں ماہوار لیتے رہے۔ ان سبھی معاملات کا دفتر اس کی آنکھ کے سامنے کھلا پڑا ہے۔

خدا جانے مستری گل عالم کے دل و دماغ پر ان تصورات نے کیسی بیڑی ڈالی ہے کہ وہ ہمیشہ غمگین رہتا اور کبھی کبھی اسی سوچ و فکر میں یوں مستغرق ہو جاتا کہ اسے اپنی جان کی بھی خبر نہ ہوتی۔

مستری گل عالم کبھی اپنے آپ پر خود ہی کڑھتا اور خود کو ملامت کرتا۔ شاہراہ سالنگ کا وہ راستہ جس کی احداث میں اس نے کئی سال لگاتار اپنا خون پسینہ بہایا اور اس پر اجیکٹ میں درجنوں محنت کش مزدوروں کی قیمتی جانیں بھی ضائع گئی تھیں۔ آج ہلکی اور بھاری مشین گنوں کے ساتھ روسی ٹینک اور اس قسم کی دوسری مہلک ہتھیار والی گاڑیاں یہاں کے عوام کو قتل عام کرنے کے لیے اس سرنگ میں داخل ہو رہی ہیں۔

مستری عالم گل ابھی ایک سمندر سے ہی نہیں نکلا تھا کہ اسے ایک دوسرے خوفناک سمندر میں دھکیل دیا گیا۔ سالنگ شاہراہ پراجیکٹ کے مکمل ہوتے ہی اُسے تعلونامی بجلی گھر کے پراجیکٹ میں تبدیل کر دیا گیا۔ یہ بجلی گھر سینکڑوں روسی مشیروں کے پلان اور منصوبوں کے تحت بنایا جا رہا تھا۔ اس پراجیکٹ کی تعمیر، ٹربین کا لگانا ہوائی اسٹیشن کا بنانا اور ایسے بے شمار تعمیراتی کاموں کا نقشہ اس کی نظر کے سامنے یکے بعد دیگرے آرہا تھا۔ دس سال کے طویل عرصے میں اربوں افغانی سکے کا خرچہ سینکڑوں روسی مشیروں کی تنخواہیں۔ ان

کے لیے ماڈرن رہائشی مکانات کی تعمیر۔ ٹیکنیکل سہولتیں، تیراکی کے حوض، گرمیوں اور سردیوں میں موسم کے مطابق ان کے لیے سینما ہالوں کی تعمیر، والی بال، پنگ پانگ اور دوسری تفریح گاہ کے لیے میدان وغیرہ بنانے کے لیے کمر توڑ خرچہ۔ اختلاس دھاندلی وغیرہ وغیرہ۔ ان سبھی واقعات نے اسے نہایت غمگین اور پریشان کر رکھا تھا۔

کبھی وہ اپنے آپ کو کوستا۔ اور کبھی وہ غم و غصے کی شدت سے لال پیلا ہو کر سلگ اٹھتا اور یوں معلوم ہوتا جیسے ایک پرندہ اونچے کھمبے پر لگی ہوئی فولادی تار میں پھنس کر پھڑ پھڑا رہا ہو،

مستری گل علم سالنگ شاہراہ اور نغلوڈیم پراجیکٹ کے دوران روسی مشیروں سے تھوڑی بہت روسی زبان بھی سیکھ چکا تھا۔ جب اسے وہ وقت یاد آتا کہ وہ روسیوں کے ماتحت کام کرتے کرتے اپنا خون پسینہ ایک کر دیتا تو وہ آگ بگولا ہو جاتا۔ سوجے سوجے چہرے نیلی نیلی آنکھیں اور قوی ہیکل جسم والے روسی ٹینکوں پر سوار اس کی آنکھوں کے سامنے آ کھڑے ہوتے۔ یوں لگتا جیسے وہ ہمارے بوڑھوں، بچوں اور نوجوانوں کے سینوں میں وحشت کے چھرے گھونپ کر ہمارے ملک کو ویران اور ہماری بستیوں کو جلا کر راکھ کر رہے ہیں۔ ہاں بالکل اسی طرح۔

مستری گل علم اپنے تخلیقی اور علمی تجربوں کی بھٹی میں اتنا پک چکا تھا کہ اگر اسے ایک لوہے کا ٹکڑا بھی مل جاتا تو وہ اس عرصہ میں کچھ نہ کچھ بنا لیتا۔ وہ مستری تھا ویلڈنگ کار اور بلڈوزر ڈرائیور بھی، دوسرے ٹیکنیکی امور میں بھی اسے کافی عبور حاصل ہو چکا تھا۔ یہاں تک کہ روسی انجینئر بھی اس کی نظر میں ہیچ آنے۔ مستری گل علم اب تو ہر فن مولا بن چکا تھا۔ لیکن وہ کیا کر سکتا تھا۔ اس کا اختیار دوسروں کے ہاتھوں میں تھا۔ جب کبھی اور جہاں کہیں کوئی فیکٹری یا پراجیکٹ لگایا جاتا تو وہاں مستری گل علم کا شامل ہونا ضروری تھا۔ آخری دنوں میں مستری گل علم بنائی ساختمان کی ایک کمپنی میں کرین چلایا کرتا تھا۔ وہ مکرویان بلاک کی دوسری، تیسری اور چوتھی منزل کی دیواریں مستری گل علم کے خون پسینے ایک ہونے کے بعد اٹھائی گئی تھیں۔ یہ سبھی خیالات اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیتے۔ اس کے ہم وطنوں کے قاتل آج عوام کے خون کی شراب پی کر مدہوش پڑے ہیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے روسیوں کی جارحیت کی تمام تر ذمہ داری اس نے اپنے سر لے رکھی ہے۔ ملک کی تباہی اور ویرانی کے باعث وہ اپنے ہم وطنوں کے سامنے خجل رہتا اور درد والم سے جل بھن جاتا۔ اس کے علاوہ جب کبھی اس کی نظر درّے کے اوپر والے ٹیلے پر جہاں پر کئی ایک راہ آزادی کے شہیدوں کی قبریں موجود تھیں پڑتی تو وہ شرم سے پانی پانی ہو جاتا اور یوں لگتا جیسے ان فجائع میں اس کا ہاتھ تھا۔ اور اب وہ ان مظالم اور تباہیوں کو دیکھنے کے لیے آنکھ نہیں اٹھا سکتا۔ جب مستری گل علم اس غم و غصے کے عالم میں اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو اپنے دانتوں کے نیچے دباتا اور اس کی نظر اسی ہاتھ کی تین کٹی ہوئی انگلیوں پر جو خراد کی مشین میں آ کر کٹ چکی تھیں۔ اس کی نظر پڑتی تو وہ اپنی انگلیوں کو گھور گھور کر دیکھتا۔ محمد دین کے دائیں ہاتھ کی کلائی جو گزشتہ سال جہاد کے دوران دشمن کی گولی لگنے سے اڑ چکی تھی۔ مستری گل علم کے تصور میں آیا کہ محمد دین جس کی آج کلائی نہیں ہے وہ میری کٹی ہوئی انگلیوں کو دیکھ کر ہنس رہا ہے۔ اس کا ضمیر بھڑک اٹھا۔ کاش میری انگلیاں بھی جہاد میں کٹ جاتیں تو اچھا ہوتا۔ وہ ان گہرے تاسف اور دکھ کے احساس سے بوجھل ہو جاتا اور اکثر وقت اس کی قوت برداشت جواب دے دیتی اور اس کے ماتھے پر ٹھنڈا پسینہ آ جاتا۔ ہونٹ سفید اور خشک ہو جاتے۔ اور اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی سانس نیچے رہ جاتی اور دل دھڑکنے لگتا اور شدت درد کا احساس کرتا۔

مستری گل علم ۱۹۷۸ء میں جب مکرویان بلاکوں کی تعمیر میں مصروف تھا تو وہاں ایک بم کے دھماکے کے الزام میں اسے چھ مہینے پل چرخی نامی جیل میں ڈال دیا گیا تھا۔ جب وہ اپنے گزشتہ کاموں کی یادیں دہراتا ہے تو اس پر انکشاف کرتا ہے کہ چھ مہینے کی قید اس کے گزشتہ مکروہ گناہوں کا کفارہ ہوگا اور یہ احساس اس کی ڈھارس بن کر اسے ایک روشنی کی جھلک دکھاتا۔

آج مستری گل علم کے ذہن سے

بقیہ صفحہ ۲۸ پر

# اسلام اور امنِ عالم

## ۴۔ عفو و مغفرت

اسلامی امن کا چوتھا معیار عفو و مغفرت ہے۔ معافی و بخشش وہ بہترین معیارِ امن ہے۔ جو پتھر کو پانی کر دیتا ہے۔ بغض و عناد کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کو بجھا دیتا ہے۔ کدورتوں کی دلدل کو صاف و شفاف آئینہ میں بدل دیتا ہے۔ اختلاف اور فساد کے اُبلتے ہوئے چشمے بند کرتا ہے اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے لوگوں میں امن و صلح کی لہر دوڑ سکتی ہے۔

ہر انسان میں فطرتی طور پر انتقامی جذبات موجود ہوتے ہیں۔ جب کسی شخص کو یہ محسوس ہو جائے کہ اس کے ساتھ برائی کی گئی ہے تو وہ اس سے بڑھ کر اس کا بدلہ اور انتقام لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اگر اسے تھوڑی سی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس سے کئی درجہ زیادہ تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔

اگر اس کی بجائے جذبات کو قابو میں رکھا جائے۔ طبیعت اور عقل و دماغ کی مہار کو ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے اللہ تعالیٰ کے رحم و مغفرت سے سبق لے کر اپنے زیردستوں یا ہم جنسوں پر رحم کیا جائے اور انتقامی جذبات کو دبا دیا جائے۔ خطاؤں کو معاف کر دیا جائے، عفو و بخشش اور مراعات سے کام لیا جائے۔ خطاؤں کو معاف کر دیا جائے۔ تو اختلافات اگر پیدا بھی ہو جائیں تو آن کی آن میں مٹ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ

(پ ۹ آیت نمبر ۱۴)

اے رسولؐ تم درگزر کر دیا کرو اور اچھے کام کا حکم دو اور جاہلوں کی طرف سے منہ پھیر لو۔

پھر ارشاد فرمایا ہے۔

وَإِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

(پ ۲۸۔ آیت نمبر ۱۶)

اور اگر تم معاف کر دو اور درگزر دانی کر لو۔ اور بخش دو تو یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

مگر اس کا یہ معنیٰ نہیں کہ اگر ظالم و جابر تم پر ظلم کر رہا ہو۔ پھر بھی تم اس سے انتقام لینے سے درگزر کر دو۔ بلکہ جب انتقام لینے کی ضرورت ہو تو بیشک ضرور انتقام لینا چاہیئے مگر کسی خطا کے معاف کر دینے اور غلطی کرنے والے کو اتنا موقع دینے سے کہ وہ اپنی اصلاح کر سکے۔ جو جذبۂ محبت مجرم میں پیدا ہو سکتا ہے وہ کسی دوسری صورت سے ممکن نہیں ہے اگر دشمن دوست بن سکتا ہے۔ تو صرف عفو و بخشش کے ذریعہ۔

## ۵۔ صرف اللہ تعالیٰ سے خوف۔

اسلامی قانون امن کا پانچواں معیار صرف اللہ تعالیٰ سے خوف ہے اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کے سمیع و بصیر، علیم و قدیر ہونے پر یقین، روز محشر حشر و نشر، ثواب و عقاب، جنت اور دوزخ اللہ تعالیٰ کے انصاف پر پورا پورا اعتماد کرنا یہ وہ بہترین معیار ہے کہ اگر یہ درجہ کسی کو حاصل ہو جائے تو پھر نہ پولیس کی ضرورت ہے نہ فوج کی، نہ سرکاری ملازمین کی حاجت ہے نہ حکام کی

دنیا کی ساری بدامنیاں، فسادات اور قتل و غارت کا اصلی جڑ اور سبب اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سے انکار ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ پر عقیدہ اور اس سے خوف موجود ہو پھر ساری دنیا میں امن ہی امن ہوگا۔ کسی سے بھی کوئی جرم یا بدامنی یا فساد پھیلانے کا جرم سرزد نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ اَنْ تَخْشَوْهُمْ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ.....

اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔ کیا تم مخلوقِ اللہ سے ڈرتے ہو حالانکہ خالقِ حقیقی زیادہ حقدار ہے کہ اس سے ڈرا کرو۔

## ۶۔ حدودِ اسلامی کا اجراء

اسلامی قانونِ امن کا چھٹا معیار

حدودِ اسلامی کا نفاذ اور اجراسے مانا کہ غیر اسلامی حکومتوں نے اپنی اپنی مملکتوں میں شخصی اور قومی جرائم کے انسداد کے لئے کچھ نہ کچھ تدابیر کی ہیں۔ مختلف قسم کے مجرموں کے لئے کم یا بیش سزائیں مقرر کی گئی ہیں لیکن عام طور سے ان میں یہ نقص ہوتا ہے کہ ہر حکومت نے اکثر جرائم کے لئے ایسی سزائیں مقرر کی ہیں جن کا وزن سبک ہے۔ جو انسان برداشت کر سکتا ہے۔ جیسے حکومت برطانیہ میں چور کی سزا چھ ماہ کی قید سخت مقرر ہے۔ یہ ایسی سبک اور ہلکی سزا ہے کہ سزایاب ہونے سے قبل چور کو کچھ نہ کچھ شرم و لحاظ ہوتا بھی ہے۔ لیکن سزایاب ہونے کے بعد وہ پکا چور بن جاتا ہے شرم و حیا کے پردے آنکھوں کے سامنے سے اُٹھ جاتے ہیں۔ نگاہیں پھٹ جاتی ہیں شرم کی نمی خشک ہو جاتی ہے یہاں تک کہ سزایاب چور کی عمر اسی شغل میں گذر جاتی ہے اور یہی جرم اس کا پیشہ اور روزی بن جاتا ہے

اسی طرح ہر ملک میں انسداد جرم کے لئے قانونی عدالتیں کھلی ہوئی ہیں۔ پولیس اپنا کام کر رہی ہے۔ جیلیں اور حوالات موجود ہیں مجرموں کے خلاف رپورٹیں ہوتی ہیں مقدمات دائر ہوتے ہیں۔ مجرموں کے خلاف فیصلے ہوتے ہیں۔ سزائیں دی جاتی ہیں۔ غرض یہ کہ یہ سب کچھ ہوتا ہے پھر بھی جرم کرنے اور

جرائم کا دائرہ وسیع تر ہوتا رہتا ہے یہ اس لئے کہ سزاؤں کا جو معیار مقرر کیا گیا ہے وہ ناکافی ہے۔ ان میں سے کوئی سزا مجرم یا دیکھنے والوں کے لئے عبرت ناک نہیں قرار پاتی۔

اس کے برخلاف اسلام نے سزاؤں کا جو معیار اور جو طریقے مقرر کئے ہیں ان میں ذرہ بھر بھی رعایت سے کام نہیں لیا گیا ہے۔ ہر قسم کے مجرم کے واسطے ایسی سزا مقرر کی گئی ہے۔ جو مجرم کو بھی عمر بھر یاد رہے۔ اور دیکھنے اور سننے والے بھی ایک واقعہ کے بعد کبھی اس جرم کا نام لینے یا قصور کرنے کی بھی جرأت نہ کر سکیں۔ نہ جرم کرنے کی ہمت ہو۔ اور نہ بار بار سزا کی ضرورت پڑے۔

مثلاً چور کے لئے یہ حکم ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ کسی جرم کی سزا یہ ہے کہ اسے مار ڈالا جائے۔ کسی جرم کی سزا یہ ہے کہ اسے نصف زمین میں دفن کر کے اس پر تیروں یا پتھروں کی اس قدر بارش کی جائے کہ ہلاک ہو جائے۔ کسی جرم کی سزا یہ ہے کہ سو کوڑے مارے جائیں۔

پھر جس شہر میں ایک مرتبہ چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ اس شہر میں آئندہ کوئی دوسرا کیسے جرأت کر سکتا ہے کہ وہ چوری کی طرف قدم بڑھائے اور چور جب تک زندہ رہے گا اُسے اپنا جرم اور اس کی سزا ہمیشہ کٹے ہوئے ہاتھ کی صورت میں نظر آئے گا۔ بلکہ وہ تمام اہل شہر کے لئے مجسمہ عبرت ہوگا۔

جب جرم اور اس کے سزا کی اس قدر اہمیت دلوں پر طاری ہو جائے گی تو پھر کسی دل میں چوری کرنے کا جذبہ پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا اور یوں رفتہ رفتہ اس شہر یا علاقے سے چوری کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ اسی طرح ہر جرم اور اس کے سزا کی شان ہے۔

غالباً یہی وجہ ہے کہ وہ خالص اسلامی ممالک جہاں کبھی اسلام کی حکومت رہی ہے اور وہاں اسلامی اصولوں کے مطابق سزائیں دی جاتی رہی ہیں۔ وہاں آج بھی چوری کا نام و نشان نہیں ملتا۔ وہاں کے باشندوں میں آج تک اس قدر امانت داری پائی جاتی ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے وہاں لوگ ایک اجنبی کا گرا ہوا یا کھویا ہوا مال اٹھا کر خود اس کے حوالہ کر دیتے ہیں ان کے بچے وہ کام کرتے ہیں جو دوسرے ملکوں کے بوڑھے نہیں کر سکتے۔

اس لئے اسلامی قانون قرآن مجید جو خالق عالمین اور عالم بِمَا کَانَ وَ مَا یَکُوْن کا بنایا ہوا اور بھیجا ہوا ہے عالمی امن کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑی تاکید کی گئی ہے کہ مجرموں کو سختی سے سزا دی جائے۔ اور سزا میں ذرا سی رعایت بھی نہ برتی جائے۔ بلکہ جس وزن کا جرم ہو ویسی ہی سزا ہو۔ جیسا کہ ارشاد رب العزت ہے۔

وَ لَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یَا اُولِی الْاَلْبَاب.....

(پ۲ آیت نمبر۶)

قصاص لینے میں تمہاری زندگی ہے اے عقل والو۔

دوسری آیت میں ارشاد فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی.....

(پ۲ آیت نمبر۶)

اے ایمان والو! تمہارے لئے قصاص کا حکم مقرر کر دیا گیا ہے۔ آزاد کے عوض آزاد اور غلام کے عوض غلام اور عورت کے عوض عورت

چوری کی سزا کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَھُمَا جَزَآءً بِمَا کَسَبَا نَکَالًا مِّنَ اللّٰہِ ط وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ

حَكِيمٌ ۝ (پ ۶ آیت نمبر ۱)

چور خواہ مرد ہو یا عورت ان کے کرتوت کے عوض میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی سزا یہ ہے کہ ان کا داہنا ہاتھ کاٹ ڈالو اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست حکمت والا ہے

فساد، لوٹ مار، راہزنی، ڈاکہ زنی اور تباہی برپا کرنے والوں کے بارے میں ارشاد ہے۔

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

(پ ۶ نمبر ۶ آیت)

جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ سے جنگ کرتے پھرتے ہیں اور فساد کرنے کی غرض سے زمین پر دوڑتے پھرتے ہیں ان کی سزا بس یہی ہے کہ یا چُن چُن کر مار ڈالے جائیں یا انہیں سولی دیدی جائے یا ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پیر کاٹ دی جائے یا انہیں شہر بدر کر دیا جائے اور آخرت میں اُن کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

زنا کاروں کے بارے میں حکم ہے کہ

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

(پ ۱۸ آیت نمبر ۷)

زنا کار عورت اور زنا کار مرد دونوں کو سو سو کوڑے لگاؤ اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ تعالیٰ کا حکم نافذ کرنے میں اُن پر ترس نہ کھاؤ اور یہ بھی ضروری ہے کہ سزا دیتے وقت مومنین کی ایک جماعت موجود ہو۔

## ۷۔ مظلوموں سے ہمدردی اور ظالموں سے نفرت

اسلامی قانون امن کا ساتواں معیار مظلوموں سے ہمدردی اور ظالموں سے نفرت ہے۔ سب دیکھ رہے ہیں کہ دنیا میں صبح و شام لاکھوں ظلم ہوتے رہتے ہیں۔ بعض ظلموں کا احساس بھی ہوتا ہے۔ دل پر چوٹ بھی لگتی ہے اور بتقاضائے فطرت دل میں مظلوم کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ ظالم سے ایک قسم کی نفرت ہونے لگتی ہے۔ لیکن ہم اپنے ذاتی اغراض میں کچھ ایسے گرفتار ہوئے ہیں اور ہوس نفس کے کچھ ایسے شکار ہیں کہ کسی اہم اور دردناک واقعہ سے متاثر ہونے کے باوجود چند ہی روز گزرنے کے بعد ہم اسے اس طرح بھول جاتے ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہ تھا۔ درحقیقت اسے ہم نہیں بھولتے۔ بلکہ ہمارے اغراض ہماری معاشرت ہمارا طرز عمل ہمارا ماحول ہمارے بڑوں کے طریقے ہمیں اسے بھلا دینے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

## بقیہ:۔ وہ آج بھی کار دیگر ۔۔۔

وہ سبھی وسوسے اور شک و شبہات مٹ چکے ہیں۔ اب وہ بالکل مطمئن ہو چکا ہے کیوں کہ اس کے گزشتہ ناکردہ گناہوں کا کفارہ ہو چکا ہے۔

آج پھر وہ جیمی وردی پہنے اپنے آپ کو یوں محسوس کر رہا ہے جیسے وہ اب پہلے والا مستری گل علم نہیں جو سانگ نغنو اور بنائی ساختمان کے کاموں میں مصروف تھا۔ وہ اب مطمئن ہے۔ اور اس کے ہونٹوں پر تبسم نمایاں ہے۔ آج بھی مستری گل علم کے سامنے رینچ، پلاس ہتوڑی اور دوسرے سامانِ آلات پڑے ہیں اور مستری گل علم مجاہدینِ راہِ حق کی بندوقوں، مشین گنوں، راکٹوں وغیرہ اسلحہ کی مرمت میں مگن ہو کر اپنے زندگی کے باقی ایام گزار رہا ہے۔ اور مجاہدین کی خدمت میں رہ کر اپنی دلی خوشی کا احساس کر رہا ہے۔

اس نے اپنے دل میں ہر عمل کا جبیرہ کر لیا ہے اور انتقام لینے کا راستہ بھی تلاش کر لیا ہے۔ وہ اپنے بچکیں کو گھی نے اور ہتھوڑی سے ضرب لگانے سے یہ مطلب لے رہا ہے کہ وہ روسیوں کے دلوں میں جو ہری چھریاں گھونپ رہا ہے اور اپنے ہتھوڑے سے ظالم اور وحشی روسیوں پر کاری ضربیں لگا کر اپنے دل کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

تحریر: انجینئر محمد کبیر، نمائندہ جمعیت اسلامی افغانستان، دہلی

# افغانستان میں تحریک مزاحمت اپنے زوروں پر ہے

## روسی سرحد پر واقع علاقوں میں روسیوں کو چین نصیب نہیں

روس کے اس اعلان کے ساتھ کہ وہ اپنی چھ ہزار فوج افغانستان سے واپس لے جا رہا ہے ہندوستانی نیشنل پریس میں جس کو اکثریتی طبقہ کا ترجمان کہنا زیادہ صحیح ہوگا افغانستان کا نام ایک بار پھر صفحۂ اوّل کی زینت بن گیا ہے۔ جو اخبارات جنگ آزادیٔ کے لئے لڑنے والے افغان مجاہدین کی کاروائیوں اور سرگرمیوں کے بارے میں کبھی ایک لفظ بھی لکھنا پسند نہیں کرتے تھے آج وہ روسی سامراج کے اس اعلان پر خوب خوب تحسین و تعریف کے ڈونگرے برسا رہے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ دعائیں بھی دیتے جا رہے ہیں کہ دیکھو ہمارا آقا افغانستان پر قابض ہونا کب چاہتا ہے وہ تو افغانستان کے مسئلہ کے "سیاسی حل" کا سچا خیر خواہ ہے اور اس کی نیک نیتی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس نے افغانستان سے اوّل مرحلہ میں چھ ہزار فوج کو واپس بلانے کے عمل کی تاریخ بھی مقرر کر دی ہے

دو لاکھ کے لگ بھگ روسی فوجیوں اور مشیروں میں سے چھ ہزار روسی سپاہیوں کی واپسی کا اعلانیہ جو بقول روسی ذرائع ابلاغ کے اس برس کے آخر تک اپنے پہلے تعیناتی مقامات پر واپس چلے جائینگے روسی گماشتوں کی نظر میں ایک ایسا زبردست کارنامہ ہے کہ اگر اس فیصلہ کو سراہتے ہوئے وہ طاقتیں جو افغانستان میں مسلح مداخلت کی ذمہ دار ہیں اپنی مسلح مداخلت سے باز آجائیں تو پھر ان کے آقا کو افغانستان میں اپنی فوجیں بھیجنے کی ضرورت محسوس نہ ہوگی اور افغانستان سے باقی روسی افواج کی واپسی کی رفتار بھی تیز تر کر دی جائیگی

روس نوازی کے اس کھیل میں مصروف ہندوستان کے انگریزی اخبارات نے اس قسم کے نکات کی تصنیف کرنا اپنا محبوب مشغلہ بنا رکھا ہے اور وہ شبانہ روز اس روسی پالیسی کی کامیابی کے لئے کارگزار ہیں کہ حتی المقدور افغانستان کی جنگ سے متعلق خبروں کا بائیکاٹ کیا جائے اس کے علاوہ وہ کھلم کھلا اس سرخ پروپیگنڈے کو سہارا دینے میں بھی اپنا سارا زور قلم صرف کر دیتے ہیں کہ افغانستان کی سرزمین پر لڑی جانے والی جنگ آزادی کے والہ و شیدا افغان مجاہدین اور جارح سرخ فوجوں کے درمیان نہیں ہو رہی۔ بلکہ پاکستان و ایران کی مداخلت اور پس پردہ امریکہ کی شہ پر افغانی عوام کی آزادی چھینی جا رہی ہے۔ اور روس اس آزادی کے دفاع میں افغان عوام کی مدد کر رہا ہے۔ طرفہ تماشا یہ ہے کہ ایسی خبریں بڑے اہتمام کے ساتھ اور نمایاں طور پر چھاپی جاتی ہیں۔ جن سے کہیں یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اصل جنگ روس اور افغانستان کے عوام میں ہو رہی ہے بلکہ تاثر یہ ملتا ہے کہ روس کا مقابلہ جدید اسلحہ سے محروم سربکف انسانوں سے نہیں ہے۔ بلکہ اس کے بدمقابل اس کی حریف دوسری "سپر پاور" ہے۔

حالات کا مطالعہ صاف صاف بتاتا ہے کہ یہ "جھوٹ" روسی سامراج کی بہت بڑی ضرورت بن گیا ہے افغانستان روسی توسیع پسندی کی بھیانک سیاہ تاریخ کی وہ واحد روشن مثال ہے۔ جہاں جہاد اسلامی سے سرشار مجاہدین استقامت کا پہاڑ بنے چھ سال سے بھی زیادہ عرصے

# گرائے گا

تو فرعونوں کے بُت آخر کب گرائے گا
تو انسانوں کو راحت آخر کب دلائے گا

بوریہ نشینوں کے حوصلے پست ہو گئے
تو پشیمانوں پہ رحمت کب برسائے گا

چاہتا ہُوں دیس مرا اسلام کا گہوارہ بنے
تو مُسلمانوں کی باتیں آخر کب منوائے گا

ہر طرف ہیں منکرِ اسلام کے انبوہ کھڑے
دشمنانِ دین کو تُو آخر کب مٹائے گا

بنتا وطن عزیز کا جن پہ گراں گذرا ہے
خاکِ وطن کو تُو اُن سے آخر کب بچائے گا

دیں اذانیں ہم ہی نے تو دَہر کے بُت خانوں میں
ہماری ساری لغزشوں کو آخر کب بُھلائے گا

روز و شب بِکتا رہا ہے لکھنے والوں کا قلم
حق گوئی کی روشنی تو آخر کب جلائے گا

میں دُعا کرتا ہُوں یہ ہی اے خدا ہر نیم شب
پرچم مرے قرآن کے آخر کب لہرائے گا

عُمر ساری کٹ گئی ہے حق پرستی میں مری
گلستاں میں اسلم کے بہار آخر کب لائے گا

# افغان حریت پسندوں کے نام

دہریّت لے کے جو در آئے ہیں کوہساروں میں
اُن کے مرگھٹ بنے کابل ہی کے بازاروں میں

بے خطر ہو کے جو اُلجھے نئے فرعونوں سے
وہ بھی جانباز ہیں ملّت ہی کے معماروں میں

یاد ہوں گے تمھیں نپولین و ہٹلر بھی
اُن کے مرقد بنے لینن کے مرغزاروں میں

سچّے اسلام کی سوچوں سے چُرا کر سوچیں
اپنی خود غرضی ملائی ہے شرر پاروں میں

جانتے ہی نہیں وہ عشقِ نبیؐ کا سودا
جان دینے کی تڑپ ہے انہی بیداروں میں

غزنوی اور علی ہجویریؒ اٹھے ہیں واں سے
دو شجر ہیں یہ مثمر بار، مثر باروں میں

چوٹ پہ ڈنکے کی دُنیا کو بتا دو اسلم
سدا گونجیں کی اذانیں وہاں میناروں میں

زاہد رامپوری

# رُوسیہ ہے تیری خصلت میں فساد

ایک بزدل کہہ رہا تھا کل یہاں
روسیہ جس جا گیا لوٹا کہاں
سن کے اک افغان بولا ناگہاں
اس سے بھی واقف ہے یہ سارا جہاں

بے خبر! میری غلامی سے تہی
ہیں وَرق تاریخ کے پڑھ تو سہی

سازشوں کے جال پھیلائے بہت
آدمی اپنے بھی مروائے بہت
حاشیہ بردار دوڑائے بہت
تو نے باغ سبز دکھلائے بہت

روسیہ ہے تیری خصلت میں فساد
کیوں نہ ہو مظلوم لب پہ جہاد

یہ کوئی پولینڈ یا ہنگری نہیں
کابل و قندھار کی ہے سرزمیں
یہ عقیدہ رکھتے ہیں جس کے مکیں
"عبد آزاداں شکوہِ ملک و دیں"

بچّے بچّے کو مقابل پائے گا
ہو کے رُسوا بالیقیں تو جائے گا

سرد نہ ہوگا کبھی افغاں کا جوش
جذبِ ایماں کے سبب ہے سخت کوش
راہیِ حق، شہسوار و جاں فروش
اہلِ باطل کو کہاں یہ ہوش و گوش

اس سے ٹکرانا کوئی آساں نہیں
جیت لے ظالم یہ وہ میداں نہیں

درمیاں جو اہلِ ایماں آگئے
صورتِ طوفاں اُٹھے اور چھا گئے
جارح و غاصب کا دل دھڑکا گئے
راستہ ابلیس کا دھندلا گئے

جلد بحرِ گرم سے ہو فیض یاب
کتنی صدیوں سے رہا ہے اس کا خواب

مال اور دولت سے یہ منہ موڑ کر
دسوسوں سے اپنا رشتہ توڑ کر
بہرِ حفظِ دین سب کچھ چھوڑ کر
کفر سے آنکھیں ملانے دوڑ کر

آگیا میداں میں افغانی جواں
نعرۂ تکبیر ہے وردِ زباں!

سے دشمن کے مقابلے میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ افغان مجاہدین کے پاس ایمان اور جذبہ جہاد کا جو غیر معمولی قوت ہے اس کا روس کے پاس کوئی توڑ نہیں۔ چنانچہ اسے افغانستان میں مسلسل ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ظاہر ہے "سپر پاور" ہونے کے زعم میں وہ اس ذلت کا اعتراف نہیں کر سکتی۔ وہ مجبور ہے کہ اپنی اس ذلت آمیز شکست کو چھپائے رکھنے کے لئے دوسری "سپر پاور" کے نام کا سہارا لے۔ لہٰذا آج چشم حیرت سے ہم تاریخ کا یہ دلچسپ منظر دیکھ رہے ہیں کہ عالمی ذرائع ابلاغ میں جہاں روسی اثرات کا غلبہ ہے وہاں کس طرح افغان حریت پسندوں کی کمائی کو امریکہ کی جھولی میں ڈالا جا رہا ہے اور یہ "سپر پاور" اس طرز عمل پر اس لئے خاموش ہے کہ اپنا ایک بھی فوجی اس جنگ میں جھونکے بغیر اسے افغان مجاہدین کے شانہ بشانہ ہونے کا اعزاز مل رہا ہے۔

یہ امر کسی سے ڈھکا چھپا نہیں کہ افغانستان کی جنگ آزادی اپنے انتہائی نازک دور میں داخل ہو چکی ہے روسی پریس جو جانی نقصانات کی تفصیلات کا ذکر کرتے ہوئے بھی گھبراتا ہے اس امر کا اعتراف کر چکا ہے کہ اس کے مقابلے میں لڑنے والے پہلے کے مقابلے میں زیادہ اور بہتر طور پر منظم ہیں اور ان کو حساس اسلحہ کے استعمال پر دسترس حاصل ہو چکی ہے اس اعتراف میں ان کا دکھ ان الفاظ میں سامنے آتا ہے کہ ہمارے ہیلی کاپٹر ہر وقت خطرات کی زد میں رہتے ہیں؟ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ افغانستان میں موجود مرغ فوجوں کی پریشانیاں کم نہیں ہو رہیں بلکہ بڑھ رہی ہیں۔ مجاہدین اپنے محدود وسائل کے باوجود روسی فضائیہ کو زک پہنچانے میں کتنی جرأت کا مظاہرہ کر رہے ہیں اس کا اندازہ صرف اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ روسی فضائیہ کے ایک ہوائی جہاز نے افغانستان سے روسی فوج کا ایک دستہ واپس روس لے جانے کے لئے جونہی کابل کے ہوائی اڈے سے پرواز کی مجاہدین نے اسے مار گرایا اس میں ۲۰۴ روسی فوجی سوار تھے۔

چنانچہ روسی لابی کا یہ دعویٰ کہ اب افغانستان میں روس اور اشتراکیت اپنے قدم مضبوطی سے جما چکے ہیں اس وقت کچھ زیادہ ہی مضحکہ خیز دکھائی دینے لگتا ہے۔ جب روسی حکومت کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ افغانستان سے روسی فوجوں کا انخلاء چار برسوں سے پہلے محال ہے۔ اگر حقیقت یہی ہے جو بیان کی جا رہی ہے کہ افغانستان میں اس کا ایکسپورٹڈ اشتراکی انقلاب اپنے قدم جما چکا ہے تب پھر ان سے یہ سیدھا سادا سوال پوچھا جا سکتا ہے کہ روسی سربراہ گورباچوف کو افغانستان سے فوری طور پر اپنی فوجیں نکالنے میں کیا امر مانع ہے؟ اور پھر جنیوا مذاکرات کے ذریعہ افغانستان کے "سیاسی حل" کا ڈھونگ رچانا چہ معنی دارد؟

جہاں تک روسی سربراہ گورباچوف کے افغانستان سے جزوی طور پر ۶ ہزار روسی فوجوں کی سال رواں کے آخر تک واپسی کے اعلان کا تعلق ہے۔ تو اس کے بارے میں ہم کسی قسم کی خوش فہمی کو دل میں جگہ نہیں دے سکتے۔ روس نے افغانستان میں وحشت و بربریت کا جو بازار گرم کر رکھا ہے اور کابل میں بٹھا روسی کٹھ پتلی حکمران ڈاکٹر نجیب مجاہدین کو کچلنے اور افغانستان کو پوری طرح روس کا غلام بنانے کے لئے جو نئے نئے حربے اختیار کر رہا ہے۔ انہیں سامنے رکھتے ہوئے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ روس دراصل چھ ہزار سپاہیوں کی جزوی واپسی کی آڑ میں تھکے ماندے فوجیوں کی جگہ تازہ دم فوجی دستے افغانستان میں داخل کرنے کا ارادہ

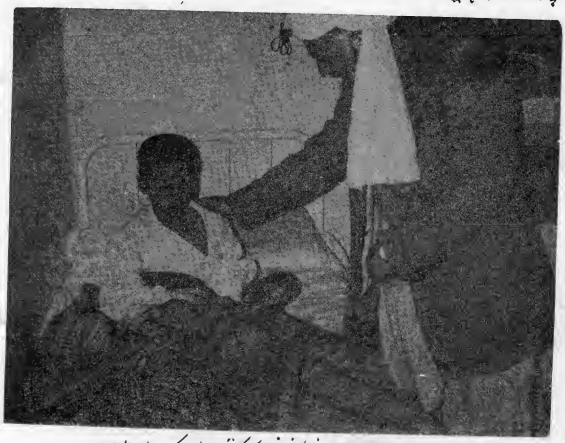

استاد برہان الدین ربانی ایک زخمی بچے کی تیمارداری کر رہے ہیں۔

رکھتا ہے تاکہ سرخ فوج کے اندر جنگ کی طوالت کے نتیجے میں پھیلنے والی مایوسی اور بددلی کی کیفیت اور ان کے مورال کو بڑھتی ہوئی پستی کو سہارا دے سکے۔

افغانستان کے جہاد میں نہ کوئی ٹھہراؤ ہے نہ کوئی وقفہ۔ یہ پوری شدت سے جاری ہے۔ مجاہدین اپنی تمام تر بے سروسامانی کے باوجود ایک بڑی طاقت سے ٹکرا رہے ہیں۔ دوسری طرف عالمی رائے عامہ پہلے سے کہیں زیادہ روس کی جارحیت کی مذمت کر رہی ہے۔ سٹراسبرگ کی پارلیمنٹ نے حال ہی میں یہ مطالبہ کیا ہے کہ روس غیر مشروط طور پر فی الفور افغانستان سے اپنی فوجیں واپس بلائے اس کے علاوہ یورپی پارلیمنٹ نے افغان مجاہدین کی شجاعت اور مزاحمت کو خراج پیش کرتے ہوئے انہیں افغان عوام کے صحیح نمائندوں کی حیثیت سے تسلیم کر لیا ہے جو اپنی سرزمین کو غیر ملکی تسلط سے نجات دلانے میں سرگرم ہیں اس ضمن میں فرانس کے وزیراعظم شیرک کی پچھلے دنوں پیرس میں پروفیسر برہان الدین ربانی سے ملاقات بھی غیر معمولی اہمیت کا درجہ رکھتی ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ فرانس کے وزیراعظم نے افغان مجاہدین کی تنظیموں کے کسی ترجمان سے ملاقات کی ہو۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے اس ملاقات کے حوالے سے پرزور الفاظ میں روسی جارحیت کی مذمت اور افغان مجاہدین کے موقف کی تائید کی ہے۔ یہاں یہ امر بھی انتہائی اہم ہے کہ فرانس میں پروفیسر برہان الدین ربانی کی یہ پذیرائی ایسے وقت میں عمل میں آئی جب کہ اس کے کچھ ہی دنوں بعد صدر میتراں روس کے دورے پر تشریف لے جا رہے تھے تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ ہر سپر طاقت کا سر غرور کسی چھوٹی اور کمزور قوت کے پاؤں تلے ہی کچلا گیا ہے۔ معرکۂ افغانستان میں روس اسی روایت کے اعادے کی دہلیز پر کھڑا ہے۔ حال ہی میں الجزائر کے ایک دانشور ڈاکٹر یوسف ابی القاسم نے ماسکو اور کابل کا سفر کرنے کے بعد افغانستان میں روسی پروپیگنڈہ اسٹریٹیجی پر روشنی ڈالی ہے اس کے چند اقتباسات کا حوالہ پیش کیا جا رہا ہے

"افغانستان میں روسی جارحیت کے خلاف مزاحمت ہر سطح پر جاری ہے یہ بات ہر گز درست نہیں کہ افغان مجاہدین صرف پاکستان سے ملحقہ سرحدوں پر مزاحمت کر رہے ہیں روس کی سرحدوں تک شدید مزاحمت ہو رہی ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس کے طیارے برابر روسی افغان سرحدوں پر اڑتے ہوئے بمباری کرتے رہتے ہیں کابل جانے والے یہ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ شہر محاصرے کی حالت میں ہے کرفیو رات بھر رہتا ہے اور دن میں بھی کئی مرتبہ لگتا ہے۔ ماسکو سے کابل جاتے ہوئے کے جی۔ بی کے ایجنٹ مجھ پر ہر آن سوار تھے اور کابل میں بھی سایے کی طرح ساتھ لگے رہے۔

کابل میں پونے دو لاکھ روسی فوج موجود ہے۔ مجھے ماسکو میں یہ تاثر ملا کہ افغانستان میں روس نے جو کاروائی کی ہے اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ مشرقی یورپ میں بھی ایسا نہیں ہوا۔ موبائل گیس پلانٹ کے ذریعہ افغان خواتین اور بزرگوں کو اذیت دے کر ہلاک کیا گیا ہے ماسکو ہی میں یہ معلوم ہوا کہ افغان مہاجرین کے اندر تخریب کاری کے لئے تربیت یافتہ ایجنٹ بھیجے گئے ہیں اور روس افغان مہاجرین پر کسی بھی وقت بڑا حملہ کر سکتا ہے اس کے لئے وہ مناسب موقعہ کی تلاش میں ہے۔ بلوچستان میں تخریب کار روانہ کئے گئے ہیں۔ جن کا تعلق ویرانی بلوچستان کے کمیونسٹ سرکل سے ہے انہیں پاکستان میں روس نواز سیاسی عناصر کی حمایت حاصل ہے۔"

انجینئر احمد شاہ مسعود اپنے مجاہد بھائیوں کے ساتھ ورزش میں مصروف ہیں

# زخم شہیدوں کے سینوں پہ سجتے

تحریر:- عبدالحبیب ہمدرد

گذشتہ سال میں ایک بخ کام کے سلسلے میں کوئٹہ گیا ہوا تھا، جہاں ایک مہاجر خیمہ بستی میں مجھے اپنے علاقے کی ایک مہاجر افغان خاتون سے ملاقات کا موقعہ ملا۔

برف کی طرح سفید بالوں اور جھریوں سے بھرے ہوئے چہرے والی اس ساٹھ پینسٹھ سال کی ضعیف العمر خاتون نے اپنے گھر کے آنگن میں چولھے پر ہنڈی چڑھائے بیٹھی تھی اور کسی آنے والا کا انتظار کر رہی تھی اس کی آنکھوں میں آج بھی وہی چمک موجود تھی جو میں کبھی اپنے ملک اور اپنے علاقے میں دیکھ چکا تھا۔ اس نیک سیرت خاتون کو علاقے کے سبھی چھوٹے بڑے قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور انہیں دادی اماں کہہ کر پکارتے۔

یہ گرمیوں کی ایک شام تھی دادی اماں پسینے سے شرابور تھی۔ چہرہ مرجھایا ہوا تھا ہونٹ خشک اور سفید دکھائی دے رہے تھے، جب میں نے ان کی خیریت دریافت کی۔ تو انہوں نے ایک سرد آہ بھری اور ٹھہر ٹھہر کر کہنے لگی۔

"بیٹا اللہ کا بڑا احسان ہے کہ میں زندہ اور ٹھیک ہوں۔ زندگی میں تو نشیب و فراز آیا ہی کرتے ہیں اور انسان کو چاہیئے کہ وہ بڑے صبر و تحمل کے ساتھ زندگی کے سخت اور دشوار دنوں کا مقابلہ کرے۔ میری زندگی کے باقی دن بھی گزر ہی جائیں گے"

قارئین گرامی۔ یہ بڑی ناانصافی ہوگی اگر میں اس گرامی قدر، دلیر اور ضعیف العمر مجاہد خاتون کے نیک کارناموں کی داستان میں آپ کو شریک نہ کروں۔

اس خاتون کا تعلق ہمارے صوبے کے ایک متمدن اور ہنستے بستے گھرانے سے تھا اللہ تعالیٰ نے انہیں سب کچھ دے رکھا تھا۔ اولاد، امامیہ، عزت، حرمت اور عالی مقام۔ دادی اماں تقدس کی ملکہ تھیں۔ مرحمت، شفقت اور محبت کی ایک دنیا دل میں بسائے ہوئے تھی۔ صبر و تحمل ایثار۔ قربانی اور سخاوت کا جذبہ تو اُن کے دل و دماغ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

سال کے بارہ مہینے دادی اماں کے گھر کا آنگن علاقے کے معصوم بچوں اور بچیوں سے بھرا رہتا۔ یہ کمسن بچے دادی اماں کے پاس قرآن پڑھنے آیا کرتے تھے انہوں نے گھریلو مصروفیات کے باوجود علاقے کے سینکڑوں بچوں کے دلوں کو قرآن پاک کی روشنی سے جگمگایا وہ بچوں کی بڑی وضع داری کیا کرتیں۔ دن ہو یا رات دادی اماں ہر لحظہ خدمت خلق کے لئے حاضر رہتیں۔

دادی اماں نے میرے زیادہ اصرار کرنے پر اپنی درد بھری داستان یوں بیان کی

جب کوہ ارض کے اِس حسین خطے افغانستان پر کفر و الحاد کے سیاہ بادل منڈلانے لگے اور افغان مسلمان عوام غلامی کی زنجیروں میں جکڑے جانے لگے۔ ہر طرف لوگوں کو بلاوجہ صرف مسلمان ہونے کے جرم کی پاداش میں بیرحمانہ اور سفاکانہ طور پر قتل کیا جانے لگا۔ تو انہی دنوں ظالموں نے میرے شوہر کو جو ایک سرکاری ملازم تھے دفتر سے گرفتار کر لیا گیا اور چند دنوں بعد مجھے اطلاع ملی کہ میرے شوہر چند ایک دوسرے مسلمانوں کے ساتھ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ اب صرف میری زندگی کا سہارا میرے دو کمسن بیٹے ہی رہ گئے تھے۔ اچھی تعلیم و تربیت کے ساتھ یہ دونوں بچپن ہی سے صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ میرے یہ دونوں بیٹے اکثر اس بات پر آپس میں جھگڑا کیا کرتے تھے کہ ایک کہتا پہلے میں جہاد کرنے کے لئے جاؤں گا۔ دوسرا کہتا میں تم سے بڑا ہوں پہلے میں جاؤں گا۔ آخر جب مجھے اس مسئلے کے بارے میں اطلاع ملی تو میں نے فوراً ان دونوں کو اپنے پاس بلایا اور ان کے عزم اور ارادوں کو نیک پا کر مجھے بیحد مسرت حاصل ہوئی۔ میں نے ان کے ماتھے چومے اور انہیں جہاد میں شمولیت کی اجازت دے دی اور انہیں چند ایک نصیحتیں کی۔

بیٹا! وطن سب کو پیارا ہوتا ہے۔ وطن وطن والوں کے لئے ایک ماں کی حیثیت رکھتا ہے۔ جیسا کہ ایک نیک اور دلاور بیٹا اپنی ماں کی خدمت کرتی اس کی دیکھ بھال اور حفاظت کرتا ہے۔ ویسے ہی اس پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اڑے اور شکن وقت پر

اپنے وطن کی حفاظت کے لئے اپنے تن، من اور دھن کی بازی لگا دے اور وطن پر کوئی آنچ نہ آنے دے وطن کی عزت و آبرو ہم سے ہے۔ اگر وطن آزاد ہے تو وطن والے آزاد رہیں گے۔ میں تمہیں اپنے وطن پاک دودھ کی قسم دیتی ہوں جو میں نے تمہیں پلایا ہے۔ میدانِ جہاد میں دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا۔ وطن کی طرف بڑھنے والے ناپاک پاؤں اور ہاتھوں کو کاٹ دینا۔ وطن کی طرف اٹھنی والی آنکھ پھوڑ دینا اور ہاں یاد رکھنا کہ دشمن کی گولی سینے پر کھانا۔ جو لوگ پیٹ پر گولی کھاتے ہیں وہ بزدل قرار پاتے ہیں۔ تمہارا یہ مشن صرف اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہوگا

بیٹے! خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ اور اپنے وطن کی پیاسی مٹی کو اپنی خون سے سیراب کرتے ہیں۔ آج ہمارے پیارے وطن کو ہمارے خون کی ضرورت ہے وہ چیخ چیخ کر ہمیں پکار رہا ہے یہاں سبھی مسلمانوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بقاء اسلام اور آزادی افغانستان کے لئے میدان جہاد میں کود پڑیں۔ میں نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے رب العزت کے حضور اٹھائے اور دعا مانگی کہ اے میرے رب الجلیل تیری دی ہوئی امانت آج میں تجھے لوٹا رہی ہوں تو ان کا حافظ و ناصر رہ اور ان کی آرزوئیں پوری کر۔

میرے دونوں بیٹے ایک طویل مدت تک مجاہدین اسلام کے شانہ بشانہ جہاد کرتے ہوئے دشمن کے لئے قہر ساماں بنے رہے آخر کار میرا چھوٹا بیٹا ایک خونیں معرکے میں دشمن کی بیرحم گولی کھا کر میدانِ جہاد میں نیم بسمل مرغابی کی طرح پھڑ پھڑانے لگا اور جام شہادت نوش کر گیا۔ دشمن کی یہی کوشش تھی کہ وہ اُس کی لاش اپنے قابو میں لے آئے۔ لیکن اس نوجوان شہید کے بڑے بھائی نے اپنی جان کی بازی لگا کر اُس کی لاش تک پہنچا۔ جونہی اُس نے اپنے بھائی کی لاش اٹھانے کی کوشش کی دشمن کی کئی ایک گولیوں نے اُس کے سینے کو چھلنی چھلنی کر دیا اور وہ بھی گر کر شہید ہو گیا۔ ان کے ساتھی مجاہدوں نے تابڑ توڑ کوشش کے بعد ان شہیدوں کی لاشوں کو میرے گھر تک پہنچایا۔ سب سے پہلے میں نے ان کے زخموں کو دیکھا۔ شہیدوں کے زخم ان کے سینوں پر تھے پشت پر نہیں میں خوشی سے رو پڑی اور اللہ تعالےٰ کے حضور نماز شکرانہ اور نوافل ادا کیں اور پھر بڑے احترام کے ساتھ شہیدوں کو سپردِ خاک کیا اور پہلے سے کہیں زیادہ مجاہدین کی خدمت کرنے لگی۔

ابھی اس واقعہ کو ہوئے کچھ ہی دن گذرے تھے کہ روسی و کٹھ پتلی فوجیوں کے ایک دستے نے ہمارے علاقے کو محاصرے میں لے لیا اور فوجی گھر گھر میں گھس کر لوگوں کو اذیت پہنچانے لگے۔ چند ایک فوجی میرے گھر میں بھی گھس آئے۔ میں گھر کی آنگن میں تندور پر روٹیاں پکا رہی تھیں۔ میرے سامنے روٹیوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ جونہی اُن پلید فوجیوں نے روٹیوں کی کثیر تعداد دیکھی تو آگ بگولہ ہو گئے اور غصے سے بولے ارے بوڑھی یہ روٹیاں کن کے لئے تیار کی جا رہی ہے۔ میں نے کہا جن کی روزی ہوگی وہ کھائیں گے۔ ایک بیرحم اور ظالم افغان فوجی افسر میری طرف بڑھا اور کہا سچ سچ بتا ورنہ تجھے اس تندور کی بھڑکتی آگ میں زندہ جلا دونگا میں نے جرأت سے جواب دیا۔ میں مسلمان ہوں اور پھر مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ افغان بھی ہوں۔ یہ روٹیاں میں اپنے سرفروش مجاہد بھائیوں کے لئے پکا رہی ہوں وہ وطن کی آزادی اور بقاء اسلام کے لئے تم جیسے کافروں کے مقابلے میں جہاد کر رہے ہیں میری یہ ذمہ داری ہے کہ میں ان کی خدمت کروں۔ میں نے جو راستہ اختیار کیا ہے وہ حق کا راستہ ہے اور مجھے اس راستے سے کوئی بھی طاقت منحرف نہیں کر سکتی۔ تم جو چاہو کر سکتے ہو۔ ایک دوسرا روسی فوجی میری طرف بڑھا اور اُس نے مجھے تندور میں دھکیلنے کی کوشش کی۔ میرا دائیں بازو تندور کی بھڑکتی آگ میں چلا گیا۔ یہ کہتے ہوئے اُس نے مجھے اپنی ہتھیلی دکھائی جو جل گئی تھی۔ لیکن پھر انہوں نے یہ کاروائی ملتوی کر دی اور مجھے اپنے ساتھ شہر لے گئے جہاں خاد کے دفتر میں مجھے کافی مارا پیٹا اور اذیتیں دیں یہ سلسلہ ۴۵ دنوں تک چلتا رہا۔ زدوکوب کے باعث میری صحت روز بروز بگڑتی گئی آخر کار مجھے ان ظالموں سے چھٹکارا ملا۔ تقریباً دو ماہ اپنے گھر میں گزارنے کے بعد مجبور ہو گئی کہ ہجرت کر جاؤں اور آج کل یہاں اپنے ایک داماد کے ساتھ دیار غیر میں اپنی زندگی کے باقی دن گزار رہی ہوں۔

میں نے دادی اماں سے پوچھا۔ کیا آپ دنیا والوں کو اور خاص کر افغان عوام کو کوئی پیغام دینا چاہتی ہیں؟ انہوں نے کہا۔ میں کیا پیغام دوں۔ لیکن اتنا بتانا ضروری سمجھتی ہوں کہ روس افغانستان میں کمیونزم اصول چلانا چاہتا ہے اور وہ ہماری اسلامی تحریک کو کچلنے کے درپے ہے۔ لیکن روسیوں کو اب معلوم ہو چکا ہوگا کہ وہ اپنی ساری طاقت کے باوجود ہماری اس اسلامی تحریک کو نہیں کچل سکتا۔

۲۔ اگر روسی یہ دعویٰ کریں کہ ہم جب ملک میں داخل ہوئے ہیں وہاں سے واپس نہیں نکلے ہیں۔ تو میں انہیں یہ کہوں گی کہ

# جنرل اسمبلی میں مسئلہ افغانستان پر بحث

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک دفعہ پھر بھاری اکثریت سے پاکستان اور ۴۶ دوسرے اسلامی اور غیر جانبدار ملکوں کی طرف سے پیش کی جانے والی وہ قرارداد منظور کر لی ہے۔ جس میں سوویت یونین سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ افغانستان سے اپنی فوجیں فی الفور واپس بلا لے۔ یہ قرارداد منگل کے روز پاکستان کے وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان نے جنرل اسمبلی میں پیش کی تھی۔ اس پر عالمی ادارے میں دو روز تک تفصیلی بحث ہوئی اور ۳۴ ملکوں کے نمائندوں نے اس پر اظہار خیال کیا۔ رائے شماری کے نتیجہ میں ۱۲۲ ملکوں نے قرارداد کی حمایت کی، ۱۹ ارکان نے مخالفت میں ووٹ دیا اور گیارہ ملکوں نے رائے دینے سے احتراز کیا۔ پاکستان کے وزیر خارجہ نے رائے شماری کے نتائج پر اطمینان کا اظہار کیا ہے انہوں نے قرارداد کے متن کو بھی تسلی بخش قرار دیا ہے۔ قرارداد میں تنازعہ افغانستان کے تمام فریقوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ایسی فضا اور ایسے حالات پیدا کریں جن میں افغان مہاجرین اپنے ملک کو عزت اور وقار کے ساتھ واپس جا سکیں۔ پچھلے سال بھی ۱۲۲ ارکان نے ہی مسئلہ افغانستان پر پیش کی جانے والی قرارداد کی حمایت کی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آج بھی عالمی رائے عامہ کی بھاری اکثریت مسئلہ افغانستان پر وہی موقف رکھتا ہے جو اس کا پچھلے سال تھا۔ بلکہ اقوام متحدہ کی ہدایت کے تحت جنیوا مذاکرات کا عمل شروع ہونے کے بعد پاکستان کی طرف سے پیش کی جانے والی قرارداد کی حمایت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان نے قرارداد کی منظوری کے بعد توقع ظاہر کی ہے کہ تازہ قرارداد کی منظوری سے فریق مخالف یعنی ماسکو اور کابل کی حکومتوں پر اخلاقی دباؤ بڑھے گا۔ کہ وہ قرارداد میں ظاہر کردہ عالمی رائے عامہ کا احترام کریں اور کسی تاخیر کے بغیر افغانستان سے روسی فوجوں کی واپسی کا اہتمام کریں۔

(لشکر یہ جنگ)

یہ افغانستان۔ افغان شیر مردانوں کا ملک ہے۔ کوئی ایرا غیرا نہیں۔ اس خطہ میں بسنے والے دلیر مسلمان افغان عوام ہیں۔ جن کی شہامت، غیرت اور مردانگی کے کارناموں سے تاریخ بھری پڑی ہے افغان عوام بیرونی طاقت کے سامنے اپنا سر ہرگز نہیں جھکا سکتے۔

۳۔ روسیوں نے جس آشیانے کی طرف ہاتھ بڑھایا ہے۔ وہ یہاں مچھو کا گھونسلا نہیں بلکہ زنبور کا چھتہ تھا اور آج اس چھتے کے محب وطن، وفادار مگر مہتاوزین پر ٹوٹی پڑے ہیں۔

۴۔ ہمیں اپنی قومی آزادی اور بقا اسلام کی جدوجہد کے سلسلے میں اسلامی آزاد دنیا کے مہذب، خیر اندیش، صلح دوست اور امن پسند قوتوں کی بھرپور اخلاقی حمایت حاصل ہے۔ دشمن کے ٹینک، توپ، میزائل، بم اور دیگر مہلک ہتھیار ہمارے ایمانی طاقت کے آگے ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور نہ ہی ہمارے حوصلوں کو ماند کر سکتے ہیں۔

۵۔ جہاں تک مجھے علم ہے روسیوں نے جو رویہ افغان عوام کے ساتھ اختیار کر رکھا ہے وہ خود اس ملک کے لئے تباہی کا ایک پیش خیمہ بن چکا ہے افغان عوام بیدار تھے اور روز بروز بیدار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اب تو وہ موت میں حیات کو تلاش کر رہے ہیں۔

۶۔ ہمارا یہ جنت نما حسین ملک آئے دن ویران سے ویران تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور یہاں کے بسنے مسلمان عوام ہزاروں مشکلات کا سامنا ہے۔ ہمارا دین و مذہب کفر و الحاد کے خطرے میں گھرا پڑا ہے۔ ہمارا دشمن ہر لحظہ ہمیں موت کی دھمکی دیتا چلا آ رہا ہے۔ افغانستان میں ہر طرف جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے ہیں۔ ہماری زندگی خطرے میں ہے معیشت تباہ اور روزمرہ زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔

تاریخ ان سبھی حوادث کو اپنے سینوں میں درج کرتی چلی آ رہی ہے اور یہ تاریخ آنے والی نسلوں کے لئے ایک سبق آموز اور عبرت ناک سبق ہوگا۔

۷۔ عزیز اور مہربان والدین سے میری ایک خواہش اور آرزو ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اسلامی مکتب فکر کے ڈھانچے میں ڈھال کر انہیں ابھی سے صوم و صلوٰۃ کے پابند بنا لیں قرآن اور اسلام کی روشنی سے ان کے دلوں کو منور کریں اور اس کے ساتھ عصر حاضر کے ظالم

بقیہ صفحہ ۵۸ پر

# روس میں مسلمان باشندوں کی حالت زار

## ماسکو کی ترقی مسلمان ریاستوں کی مرہون منت ہے

روزنامہ نوائے وقت کے جمعہ میگزین ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۶ء میں ڈاکٹر بلال صدیق صاحب کا ایک مضمون نظروں سے گزرا بلال صاحب نے اس مضمون میں اپنے مشاہدات پر مبنی بعض حقائق کا اظہار کیا ہے۔

اس سے پہلے جناب زاہد صاحب کا ایک مضمون "قبرستان میں ایک گھنٹہ" شائع ہوا تھا۔ قبرستان سے زاہد صاحب کی مراد اشتراکی روس ہے ان کے اس مضمون کے جواب میں روسی سفارتخانے کے غیر سرکاری افسر بکار خاص مشہور صحافی حمید اختر صاحب نے "ماسکو زندہ شہر" کے عنوان سے مضمون لکھ کر زاہد صاحب کے مشاہدات سراسر نفی کر دی ان کا یہ جوابی مضمون روس کے انتظام مملکت کے بارے میں سراسر خوش فہمی پر مبنی تھا۔

ڈاکٹر بلال صاحب جنہوں نے سوویت یونین کے کئی چھوٹے بڑے شہروں کا دورہ کیا ہے اور کئی سال تک روسی علاقوں میں گھومنے پھرنے اور وقت گزارنے کی وجہ سے اشتراکی روس کے بارے میں کافی معلومات بھی رکھتے ہیں پوری دیانت داری سے اس بارے میں بعض حقائق کا اظہار کیا۔ ہم نے اشتراکی روس کے زیر قبضہ مسلمان نشین ریاستوں کے بارے میں قارئین کرام کی آگاہی کے لئے بلال صاحب کے مضمون سے چند اقتباس لئے جو نذر قارئین کر رہے ہیں:

"ایک طالب علم کی حیثیت سے میں نے روس میں سات سال کا طویل عرصہ گزارا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس نے اپنے باغیوں کے ایک ایسے معاشرے کو تعصب کی عینک اتار کر جاگتی آنکھوں اور کھلے دل کے ساتھ دیکھنے اور پرکھنے کا موقع فراہم کیا۔

سوویت یونین میں میرے قیام کا ہر نیا دن اشتراکی نظام کی ایک نئی داستان میرے سامنے لاتا رہا اگر رب الکریم نے توفیق دی تو اس بارے میں انشاء اللہ ٹھوس حقائق اور واضح دلائل کے ساتھ ضرور قلم اٹھاؤں گا اس لئے کہ فی الوقت مضمون (ماسکو زندہ شہر) کو سامنے رکھ کر کچھ عرض کرنا مقصود ہے۔

میں نے میڈیکل کالج کے ایک طالبعلم کی حیثیت سے سوویت یونین میں پورے سات سال گزارے ہیں۔ جس کے دوران مجھے نہ صرف مسلم تہذیب اور ثقافت کے گہواروں۔ تاشقند، سمرقند، بخارا، خیوا، خوارزم، دوشنبہ، الماآتا، باکو عاشق آباد، فرنزہ، گلستان وغیرہ جیسے روس کے زیر قبضہ مسلم اکثریت کے علاقوں میں گھوم پھر کر اچھی طرح دیکھنے کا موقع ملا بلکہ ماسکو، لینن گراڈ، کیف لووف، زپاروژیا، لمفروپول، سوچی خرکوف، منسک، ژوانوف، طبلسی، دونسک، دنستا وغیرہ جیسے بڑے اور مشہور شہروں کی بھی دل کھول کر سیر کی اگرچہ سوویت یونین میں کسی بھی غیر ملکی پر یہ پابندی ہے کہ وہ اپنے قیام کے علاقے سے ۴۰ کلومیٹر سے زیادہ دور بغیر ویزے کے نہیں جا سکتا۔ لیکن رشوت خوری اور بلیک مارکیٹنگ (جو سوویت معاشرے کا معمول ہے) کا فائدہ اٹھا کر ہر کام بآسانی کیا جا سکتا ہے۔"

"ہم نے بارہا ایسا ہوتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ نے ماسکو سے کسی دوسرے شہر بذریعہ ہوائی جہاز جانا ہے۔ ٹکٹ گھر سے آپ کو پتہ چلتا ہے کہ کوئی سیٹ خالی نہیں آپ براہ راست ایئر پورٹ پہنچ جاتے ہیں بکنگ کرنے والی خاتون سے بات کرتے ہیں مقررہ قیمت سے دوگنا کرایہ تھماتے ہیں وہ کچھ دیر انتظار کرنے کے لئے کہتی ہیں اور جا کر متعلقہ فلائٹ کی ائر ہوسٹس کو بلا لاتی

ہیں آدھے پیسے اس کی جیب میں ڈالتی ہیں اور ایئر ہوسٹس بغیر ٹکٹ کے متعلقہ صاحب کو جہاز میں لے جا کر بٹھا دیتی ہیں۔"

ڈاکٹر بلال صدیقی صاحب اپنے مضمون میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

"میں نے تاشقند کو بڑے قریب سے دیکھا ہے۔ میں نے بخارا اور سمرقند کی بلند اور پرشکوہ مسجدوں اور مدرسوں کی عمارات سے ظلم کی رونگٹے کھڑی کر دینے والی داستانیں سنی ہیں۔ مجھے خیوا اور فرغانہ میں سرخ فوج کی بربریت سے بھرپور کہانیوں کا علم ہے میں نے مسلم وسطی ایشیا میں حکمران روسی قوم کی حاکمیت اور مسلمانوں کی بے بسی کا نظارہ کیا ہے۔ میری گنہگار آنکھوں نے اللہ کے گھروں کو نیم عریاں لباسوں میں ملبوس یورپی عورتوں کے پاؤں تلے روندتے دیکھا ہے میں نے سمرقند کے مقام ریگستان میں مدرسہ شیردار کے محرابوں کے نیچے جہاں قرآنی آیات لکھی ہوئی ہیں۔ مسلم تہذیب کا مذاق اڑانے کا اہتمام بھی ملاحظہ کیا ہے۔"

صدیقی صاحب لکھتے ہیں:

"اس سب کچھ کے باوجود بھی اگر میں حمید اختر صاحب کے مضمون (ماسکو..... زندہ شہر) کے آخری پیراگراف کو پڑھ کر خاموش رہوں تو میں نہ صرف پوری ملت اسلامیہ کا بلکہ خدا کا بھی مجرم ٹھہروں گا اس لئے کہ حمید اختر صاحب کے اس اقتباس نے نہ جانے کتنے معصوم مسلمانوں کے دلوں میں وسوسے ڈال دیئے ہوں گے۔

سو میں ایک مسلمان کی حیثیت سے اپنا فرض ادا کرنے چلا ہوں۔"

مضمون کے ایک حصہ میں جناب بلال صاحب، حمید اختر صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتا ہے:

آپ کو زاہد ملک صاحب کے مضمون پر اعتراض ہے کہ "انہوں نے لکھا کہ جہاز کے پاس جو سیکورٹی گارڈ ڈیوٹی پر کھڑے تھے وہ انسان نہیں بت دکھائی دے رہے تھے۔ انہوں نے نہ صرف ان سے کوئی بات نہیں کی بلکہ آپس میں بھی باتیں نہیں کر رہے تھے" ممکن ہے ان کا اشارہ کے جی بی کی طرف ہو جس سے وہ یہ باور کرانا چاہتے ہوں کہ ہر فرد دوسرے سے خوفزدہ رہتا ہے اور آپ نے بھی یہ لکھ کر کیا خوب روسی خفیہ تنظیم کے جی بی کا دفاع کیا ہے کہ وہاں کے لوگ ہنستے کھیلتے اور بوقت ضرورت ناچتے گاتے بھی نظر آتے ہیں۔

آپ جب بھی سوویت یونین گئے یقیناً سرکاری مہمان کی حیثیت سے گئے ہوں گے۔ وہاں آپ کی خوب آؤ بھگت ہوئی ہوگی آپ کو کاسموس یوکرائنا یا کسی ایسے ہی دوسرے اعلیٰ ترین ہوٹل میں ٹھہرانے کا اہتمام کیا گیا ہوگا۔ ایسے میں آپ کو یقیناً سب اچھا نظر آیا ہوگا۔ لیکن اب کبھی ماسکو جانا ہو تو وہاں کی شاہراہ امن PROSPECT MIRA پر واقع اولمپک سٹیڈیم کے پہلو میں ہزاروں کی تعداد میں بسنے والے مسلمانوں کی اکلوتی مسجد میں بھی ضرور جانے کا اہتمام کریں اور پھر وہاں کے کسی دردمند مسلمان کو اعتماد میں لے کر ۱۹۸۳ء میں مسجد کے نائب امام "عبدالقادر" کے بارے میں ضرور پوچھیں۔ پھر آپ کو ایک ایسی حقیقی داستان سننے کو ملے گی جو شاید آپ کو کم از کم غیر جانبدارانہ طرز تحریر اپنانے پر مجبور کر دے۔

آیئے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ سوویت یونین میں موجودہ مساجد کے آئمہ کرام کا یہ بنیادی فرض ہوتا ہے کہ وہ ہر نئے آنے والے نمازی کی رپورٹ کے جی بی کو مہیا کریں بلکہ اکثر امام صاحبان تو کے جی بی کے باقاعدہ ممبر ہوتے ہیں۔ اشتراکی حاکموں کو نہ جانے کیوں بے چارے عبدالقادر پر شک گزرا کہ یہ حکومت کی منشا کے مطابق کام نہیں کر رہا ایک روز عصر کی نماز پر آنے کا وعدہ کر کے ظہر کی نماز کے بعد وہ اپنے گھر کے لئے روانہ ہوا اس کے احباب انتظار کرتے رہے۔ مگر وہ نہ آیا کئی روز بیت گئے۔ مگر عبدالقادر کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔ بیوی نے پولیس سے رجوع کیا۔ مگر دھمکیوں کے ذریعے اسے خاموش رہنے کے لئے کہا گیا لیکن عام لوگوں میں تشویش بڑھنے لگی۔ چہ میگوئیاں جب زور پکڑنے لگیں تو ایک روز نماز ظہر کے بعد اس انداز سے سفید پیٹوں میں لپٹی ایک لاش لائی گئی کہ جسم کا کوئی حصہ نظر نہ آرہا تھا۔ کے جی بی کی طرف سے امام صاحب کو حکم ہوا کہ یہ عبدالقادر کی لاش ہے جسے ایک رہائشی عمارت کی لفٹ میں سوار ہوتے ہوئے کچھ لوگوں نے آگ لگا کر جلا دیا اب اس کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ سب لوگ پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ عبدالقادر ایک میانے قد مضبوط اور گٹھے جسم کا تاتار جوان تھا مگر لاش کسی طویل القامت اور دبلے پتلے شخص کی تھی۔ کسی میں یہ ہمت نہ ہوئی کہ تحقیق کے لئے آگے بڑھے امام صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ کے جی بی نے لاش اٹھائی اور غائب کر دی کہ ہم خود اسے دفن کر دیں گے۔ قتل کے الزام میں چند ایسے تاتار مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا جن کی حکومتی وفاداریوں پر شبہ تھا۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ عبدالقادر سائبیریا کے اذیت کدوں میں ہے یا قبر کی آغوش میں۔ لیکن جناب حمید اختر

کاش آپ مضمون کے اختتام سے پہلے یہ حقائق بھی منظرِ عام پر لے آتے تو کیا اچھا ہوتا۔ آپ صحافی ہیں۔ میں اس ظلم و بربریت سے بھرپور واقعہ سے نتائج اخذ کرنے کا معاملہ آپ اور قارئین کرام پر چھوڑتا ہوں

ایسے اشتراکی معاشرہ میں جہاں بقول آپ کے مسلمانوں کی خوشحالی قابلِ دید ہے اور جو انسانی مساوات کا علمبردار ہے انسانیت کے پیٹھ پر وحشت اور درندگی کے ناچ کی اور بے شمار جھلکیاں میں آپ کے سامنے رکھ سکتا ہوں۔

جناب حمید اختر! آپ نے جناب زاہد ملک کو تاشقند کا خود مشاہدہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ لیکن میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا چلوں۔ کہ میں نے تاشقند شہر کا چپہ چپہ اور کونہ کونہ گھوما پھرا ہے۔ آپ نے شاید تاشقند کے ہوٹل "ازبکستان" اور ہوٹل "تاشقند" میں قیام کیا ہو اور اگر آپ جائیں تو اس سے بھی اعلیٰ درجے کے نئے تعمیر شدہ ہوٹل "ماسکو" میں قیام کا موقع ملے مگر مجھے وہاں کے مسلم ازبک عوام کے گھروں میں قیام کا موقع ملا ہے۔ تاشقند کی نئی آبادی کو دیکھنے کی بجائے جہاں روسیوں کی اکثریت آباد ہے آپ کو اگر فرصت ملے تو تاشقند کے پرانے شہر میں چکر ضرور لگائیں۔ مٹی کے گارے سے تعمیر شدہ مکانات آپ کو شہر کی مسجدوں طلہ "شیخ" لک چہ وغیرہ کے گرد و نواح میں بکثرت دکھائی دیں گے ان کچے مکانوں کے اندر بھی جھانک کر دیکھیں یہاں بسنے والے مسلم ازبک ہیں جن کو نہ تو مکان تعمیر کرنے کی اجازت ہے اور نہ ہی فلش سسٹم مہیا کیا گیا ہے۔

جناب حمید اختر! ماسکو تاشقند اور دیگر شہروں کی مسجدوں کے سامنے کبھی جمعہ کی نماز کے بعد نکل کے دیکھیں آپ کو اس "خوشحال لوگوں" کے ملک میں بے شمار اپنی حاجات کے لئے ہاتھ پھیلا کر خدا کے نام پر بھیک مانگنے والے "مسلمان" فقیر بھی ملیں گے۔

آپ کو ماسکو اور لینن گراڈ میں کیلا اور مالٹا جیسے پھل تو شاید لمبی لمبی قطاروں میں کھڑے ہو کر مل جائیں مگر تاشقند کے لوگوں سے اگر آپ پوچھیں تو یہاں کے لوگ ان پھلوں کی شکل سے بھی ناآشنا ملیں گے۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہمارے ایک دوست نے ماسکو سے بہت سارے کیلے خرید کر تاشقند میں اپنے ایک مسلم ازبک دوست کو کھانے کے لئے دیئے تو وہ بے چارہ سادہ مسلم دیر تک اسی شش و پنج میں رہا کہ اسے کھایا کیسے جاتے؟

شاید آپ کو معلوم نہیں کہ ۱۹۸۰ء سے لے کر ۱۹۸۴ء تک پورے چار سال تاشقند کے باشندے مکھن کی شکل دیکھنے کو ترس گئے جو ان کے کھانے کا لازمی جزو ہے۔

جناب حمید اختر! اگر آپ تاشقند گئے ہوں تو آپ کو یہ بھی معلوم ہو چکا ہوگا کہ انقلاب سے پہلے تاشقند میں ۳۶۰ مسجدیں تھیں اب صرف ۱۷ ہیں۔ جن میں سے اکثر میں نماز باقاعدگی سے نہیں ہوتی۔ آپ کو یقیناً یہ بھی علم ہوگا کہ نمازیوں کی ۹۹ فیصد تعداد بوڑھوں پر مشتمل ہوتی ہے اور جو ایک فیصد نوجوان نظر آتے ہیں وہ کے جی بی کے ایجنٹ ہوتے ہیں۔ ان مسجدوں کو کھلا رکھنے کا مقصد جہاں بیرونی مسلم دنیا کی آنکھوں میں اشتراکی معاشرے میں نام نہاد مذہبی آزادی کا پرچار کر کے دھول جھونکنا ہے وہاں ان مسجدوں سے حکومت کو صدقات و خیرات کی صورت میں لاکھوں روبل ماہانہ آمدنی ہوتی ہے۔ مسجدیں حکومت کے لئے ایک تجارتی ادارے کی حیثیت رکھتی ہیں یہی وجہ ہے کہ بجلی کا بل وغیرہ ان سے دیگر کارخانوں کے لئے طے شدہ نرخوں کے مطابق وصول کیا جاتا ہے اور آپ شاید یہ حقیقت بھی نہ جھٹلا سکیں کہ وہ شہر بخارا جہاں دینی و دنیاوی تعلیم کے اہتمام کے لئے ۱۰۱ مدرسے تھے ہر مدرسے میں طلبا کے لئے اقامت گاہیں تھیں اور ایک لاکھ سے زائد طالب علم تھے ۱۵ لاکھ کے قریب آبادی والے اس علم و ہنر کے مرکز کو سرخ سامراج کی فوج نے اس بے دردی کے ساتھ اجاڑا کہ اشتراکی انقلاب کی قریب قریب سات دھائیاں گزر جانے کے باوجود بھی اس کی آبادی ۲ لاکھ سے تجاوز نہیں کر سکی۔

اگر آپ نے بخارا کی سیر کی ہے تو آپ کو "چشمہ ایوبؑ" بھی دکھایا گیا ہوگا۔ جہاں پر ایک کنواں اور کچھ قبریں بھی ہیں۔ کنویں کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت ایوبؑ کی جلدی بیماری سے شفایابی اللہ کے حکم سے جاری ہونے والے اسی چشمے کے پانی سے غسل کے بعد ہوئی تھی ایوبؑ کی قبر بھی اس کنویں کے ساتھ ہے۔ انقلاب سے پہلے لوگ اس چشمے سے پانی لے کر جاتے اور نہایا کرتے تھے اور جلدی بیماریوں سے نجات پاتے تھے اور آپ اب اس حقیقت سے بھی آگاہ ہوں گے کہ سوویت حکام نے چشمے کی عمارت کے باہر سرخ تالے لگا رکھے ہیں اور لوگوں کو پانی محض اس لئے حاصل نہیں کرنے دیا جاتا کہ اس پانی سے نہانے کے بعد جب جلدی امراض کے مریض شفایاب ہوتے ہیں تو مذہب سے محبت اور تعلق کا جذبہ ان کے اندر جاگ اٹھتا ہے۔

آپ نے قارئین کو یہ کیوں نہ بتایا کہ سوویت یونین دنیا میں کپاس پیدا کرنے والے بڑے ملکوں میں سے ایک ہے اور یہ تمام کپاس سوویت یونین کے مسلم ایشیائی علاقے میں پیدا ہوتی ہے۔ مگر کپڑا بننے کی اکثر بڑی بڑی فیکٹریاں روس کے یورپی حصہ میں

( باقی صفحہ ۵۱ پر )

یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

ماہنامہ

# مشعل

صاحب امتیاز
کلچرل کمیٹی جمعیت اسلامی افغانستان
معاون: سید عبداللہ نویسندہ رکن: عبدالحبیب (ہمدرد)

جلد نمبر ۱ - شمارہ نمبر ۴ - مسلسل نمبر ۴ - اکتوبر ۱۹۸۶ء - صفر المظفر ۱۴۰۷ھ ق - عقرب ۱۳۶۵ ش


## اس شمارے میں


۱- اداریہ
۲- فرمان الٰہی
۳- فرمان نبوی
۴- ہمیں پہلے سے کہیں زیادہ ....
۵- افغان مہاجر قدر شناس ہیں
۶- جہاد افغانستان حقیقی اسلام
۷- اقوام متحدہ عالمی طاقتوں کے ...
۸- جہاد اور دوسری جنگوں میں فرق
۹- وہ آج بھی کار یگر ہے۔
۱۰- اسلام اور امن عالم
۱۱- افغانستان میں تحریک مزاحمت ...
۱۲- زخم شہیدوں کے سینوں پر تھے۔
۱۳- روس میں مسلمان باشندوں کی حالت زار
۱۴- مجاہد محمد عارف خان سے نشریہ
۱۵- افغانستان اور روسی فوجی امداد
۱۶- اخبار جہاد
۱۷- قافلہ شہداء



پتہ

دفتر: ماہنامہ مشعل کلچرل کمیٹی جمعیت اسلامی افغانستان

P.O. BOX NO: 345

پوسٹ بکس نمبر ۳۴۵ پشاور۔ پاکستان PESHAWAR PAKISTAN



بدل اشتراک

سالانہ — ۶۰ روپے
ششماہی — ۳۰ "
فی پرچہ — ۵ "

بیرون ممالک
سالانہ — ۲۰ ڈالر

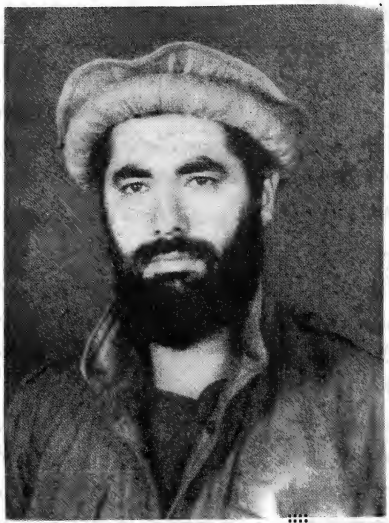

# کنڑ کے دلیر کمانڈر اور مجاہد

# محمد عارف خان

## سے انٹرویو

س: کمانڈر صاحب! اس سے پہلے کہ ہم اپنے مزید سوال وجواب کا سلسلہ جاری رکھیں برائے کرم پہلے آپ اپنا تعارف کرائیے؟

ج: میرا نام محمد عارف اور والد کا نام محمد انور ہے۔ میں صوبہ کنڑ کا رہنے والا ہوں اور (ایف۔اے) کر چکا ہوں۔ آج کل اپنے علاقے میں جمعیت اسلامی افغانستان کے جیالے مجاہدین کے کمانڈر کی حیثیت سے روسی درندوں کے خلاف اپنی دینی ذمہ داری نبھانے میں مصروف ہوں۔

س: کیا آپ یہ بتانا مناسب سمجھینگے کہ آپ کو اس مسلح جہاد میں شامل ہونے کا شرف کب حاصل ہوا؟

ج: جناب! میں تو جمعیت اسلامی افغانستان کی تنظیم کا ایک دیرینہ وفادار رکن ہوں۔ ۱۹۷۸ء میں جب روسیوں کے ایما پر ہمارے وطن عزیز میں نام نہاد انقلاب ثور رونما ہوا۔ تو جمعیت اسلامی کے گران قدر رہبر جناب پروفیسر برہان الدین ربانی کی ہدایت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے مجھے مسلحانہ جہاد میں شمولیت کرنے کی توفیق ارزانی فرمائی۔

۲۳ حوت ۱۳۵۷ ش مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۷۹ء کو میں پہلی بار اس سنگین ذمہ داری کو نبھانے کے لئے کابل گیا اور پھر قندھار، کنڑ اور بدخشان کے صوبوں میں اپنے دلیر اور جیالے سر بکف مجاہد ساتھیوں کے شانہ بہ شانہ اپنی ایمانی ذمہ داری کو بہ وجہ احسن انجام دے کر صوبہ کنڑ چلا گیا اور ابھی تک کنڑ میں اپنے سرفروش ساتھیوں کے قدم بہ قدم ملا کر سفاک روسیوں اور وطن فروش روس نواز کٹھ پتلی کابل انتظامیہ کے فوجیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہا ہوں۔

س: ذرا آپ یہ بتائیے کہ افغانستان میں اسلامی جہاد کس پیمانے پر جاری ہے اور دشمن کس پوزیشن میں ہے؟

ج: صوبہ کنڑ ایک وسیع، ہموار اور میدانی علاقے میں پھیلا ہوا ہے وہاں ایک بہت بڑا فوجی اڈہ بھی ہے ان دو بڑی مشکلات کے باوجود اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ہمارے جیالے مجاہد اس علاقے کے ۹۰ فیصد رقبے کو اپنے کنٹرول میں لئے ہوئے ہیں۔ ان علاقوں میں بسنے والوں کے سبھی مسائل اسلامی شریعت کے احکام کی روشنی میں حل کئے جاتے ہیں۔

ایسا کوئی دن نہ ہوگا۔ جب ہمارے دلیر مجاہد دشمن پر کاری ضرب نہ

لگاتے ہوں۔ اور یہاں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ہمارا یہ جہاد سو فیصد مجاہدین اسلام کے حق میں جاری ہے روسی جارح اور کٹھ پتلی کابل انتظامیہ کے فوجی اپنے ٹھکانوں سے باہر نہیں نکل سکتے۔ جیسا کہ کفر و الحاد، ذلت و خواری کا سرچشمہ ہے۔ ویسے ہی صوبہ کنڑ میں ہی نہیں بلکہ افغانستان کے کونے کونے میں دشمن نار و زبون ہو چکا ہے۔

س: گذشتہ سال آپ کے حریت پسند مجاہدوں نے دشمن پر کتنے حملے کئے اور کتنی مرتبہ دشمن آپ پر حملہ آور ہوا ہے۔ ذرا تفصیل سے معلومات دیجئے؟

ج: عام طور پر ہمارے جنگی محاذ کنڑ شہر کے نواحی علاقوں میں متمرکز ہیں ہفتے میں ایک دو مرتبہ ہماری جھڑپیں دشمن سے ہوتی ہیں۔ جہاں تک گذشتہ ایک سال کی بات ہے۔ تو اس میں ہمارے حریت پسند، مومن اور دلیر مجاہدوں نے ۴۷ مرتبہ دشمن پر کامیاب حملے کئے اور سات مرتبہ دشمن نے ہمارے خلاف وسیع پیمانے پر کاروائیاں کیں۔ جنہیں خدا کے نصرت سے مجاہدین نے ناکام بنا دیا۔ صوبائی ہیڈ کوارٹر کے علاوہ قلعہ زال چہار درہ۔ خان آباد، دشت آرچی، امام صاحب اور علی آباد نامی علاقوں کے محاذوں کے ہمارے سریکف، نڈر اور بے باک مجاہدوں نے دشمن کے فوجی اڈوں پر حملہ کر کے انہیں بھاری جانی و مالی نقصانات سے دو چار کیا ہے۔

کابل شیر خان بندر شاہراہ پر ہمارے دلیر مجاہدوں نے کئی بار روسی فوجی کانوائے پر حملہ کر کے دشمن کو نقصان پہنچایا۔ ان خونین جھڑپوں میں ہمارے ۲۴۰ نہتے بے دفاع عوام اور ۶۷ دلیر مجاہد کام آئے اور جام شہادت نوش کر گئے۔ جب کہ ۴۰۰ سے زائد روسی و داخلی فوجی موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ ۳۵ ٹینک اور ۳۲ بکتر بند گاڑیاں تباہ کی گئیں اور آٹھ روسیوں کو زندہ گرفتار کر لیا گیا۔

ہاں! یہاں یہ ضرور کہوں گا کہ آڑے اور مشکل موقع پر دیگر اسلامی تنظیموں سے تعلق رکھنے والے دلیر مجاہد بھائیوں نے ہمارا ساتھ دیا اور ہم نے متحدہ طور پر دشمن کے خلاف کاروائیاں کیں۔

س: کیا آپ موجودہ جہاد کی جنگی کاروائیوں سے مطمئن ہیں؟

ج: جی ہاں! بالکل مطمئن اور راضی ہوں باوجود اس کے کہ ہمیں بسا مشکلات کا سامنا ہے مثال کے طور پر کنڑ ایک وسیع اور میدانی علاقے میں پھیلا ہے وہاں پہاڑی سلسلے کا کوئی نام و نشان نہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے پاس جدید جنگی ساز و سامان کا فقدان ہے مگر ان مشکلات کے باوجود ہمارے جیالے خدا شناس مجاہد اپنے رب العزت پر پورا پورا توکل اور بھروسہ کئے ہوئے ہیں اور آئے دن ہر محاذ پر دشمن کے حملوں کا تابڑ توڑ جواب دیتے چلے آ رہے ہیں۔

گذشتہ سات سالوں کے دوران دشمن کی یہی کوشش رہی ہے کہ وہ اپنے وحشیانہ اور بے رحمانہ ہوائی حملوں کے ذریعے ہمیں دبا کر ہمارے مورال اور روحیے کو کمزور بنائے لیکن اب روسیوں کو بخوبی معلوم ہو چکا ہے کہ افغان عوام کا ضمیر کس مٹی سے بنا ہے۔ ہمارے دلیر اور وطن پرور مجاہد دن رات کفر و الحاد کی جڑیں کاٹنے میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت ہمارے شامل حال رہی ہے اور رہے گی آج تک انجام پانے والی تمام جہادی جنگی کاروائیوں سے میں بالکل مطمئن اور راضی ہوں لیکن ایک چیز جو ہمارے زخمی دلوں کو اور بھی زخمی کرتی ہے اور ہمارے آنکھوں کو یکایک اشک بار کر دیتی ہے۔ وہ ہے روسی ظالموں کی اندھا دھند بمباری۔

روسی فوجی اور ان کے پٹھو جب ہمارے جیالے مجاہدوں سے شکست کھا کر بھاگ نکلتے ہیں تو پھر وہ انتقامی کاروائی کے طور پر عام شہری آبادی پر بمباری کرتے ہیں اور زمینی دستے دیہاتوں میں گھس کر بے گناہ لوگوں کو جن میں بوڑھے بچے نوجوان اور عورتیں سب شامل ہیں انہیں صرف مسلمان ہونے کے جرم کی پاداش میں قتل کیا جاتا ہے۔

س: دشمن کے مقابلے میں افغان مسلمان مجاہدین کا مورال کیسا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور اسلامی مکتب فکر سے ہمارا گہرا تعلق اور لگاؤ ہے اسلام ہمیں یہ ہدایت دیتا ہے کہ تبلیغ اور دعوت اسلام کے سلسلے میں دشمن کی طرف سے جو بھی رکاوٹیں پیش آئیں اُن کے خلاف مسلحانہ قیام کریں اور ان کا قلع قمع کر کے انہیں صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ اگر

ایک مومن مسلمان اس راستے میں مارا جائے تو وہ شہید ہوگا اور ایک اجر عظیم کا مستحق قرار پائے گا۔ اگر ایک مومن مسلمان جنگ میں غالب آ جائے تو پھر بھی اخروی زندگی کی سعادت اسے نصیب ہوتی ہے یہ اسلامی عقیدہ ہمارے مسلمان مجاہدوں کے ذہنوں میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔

ہمارے مجاہد بھائیوں کے حوصلے نہایت بلند اور اسلامی عقیدے سے سرشار ہو کر وہ دشمن کا مقابلہ کرتے چلے آ رہے ہیں ان میں یاس اور ناامیدی کا سراغ لگانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، ہمارے مجاہد بھائی خالی ہاتھوں مگر شکست ناپذیر ایمانی طاقت کے جذبے کے تحت عصر حاضر کی ایک شیطانی طاقت کے مد مقابل سینہ سپر ہیں اگرچہ دشمن کے مقابلے میں ہمارا اسلحہ بہت ناچیز ہے۔ لیکن پھر بھی ہم اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر گامزن ہیں اور اُس کی ہدایات کو اپنا مشعل راہ بنائے ہوئے ہیں یہی وجہ ہے کہ خداوند پاک نے ہر محاذ پر ہمیں کامیابی اور سرخروئی سے ہمکنار فرمایا ہے۔ میں یہاں یہ ضرور کہوں گا کہ دشمن جدید ترین اسلحہ سے لیس ہے اور وہ ہمیں ان مہلک ہتھیاروں سے دبانا چاہتا ہے دشمن کے ان حربوں اور حملوں کو روکنے کے لئے ہمیں بھی جدید اسلحے کی ضرورت ہے۔

س: وہ اسلحہ جس کی آپ کو ضرورت پڑتی ہے وہ آپ کہاں سے حاصل کرتے ہیں۔ تفصیل سے جواب دیجئے؟

ج: بھائی جان! آپ نے بہت اچھا سوال کیا۔ افغانستان میں روسی جارح فوجوں کی موجودیت افغان مسلمان عوام کے مسلح ہونے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ ہر محاذ پر مسلمان مجاہد ملت کو کچھ نہ کچھ غنیمت کے طور پر اسلحہ ضرور ملتا ہے۔ جس سے ہم مسلح ہوتے آ رہے ہیں آپ افغانستان کے کونے کونے میں جا کر ذرا دیکھیں آپ کو وہاں صرف روسی ساخت کا اسلحہ دیکھنے کو ملے گا۔

ہم جارح فوجیوں اور کٹھ پتلی انتظامیہ کے فوجی کیمپوں، مراکز اور رسد لے جانے والے فوجی قافلوں پر حملہ کر کے انہیں نہ صرف یہ کہ جانی و مالی نقصانات پہنچا رہے ہیں بلکہ اچھی خاصی مقدار میں اسلحہ و گولہ بارود بھی اکثر و بیشتر چھینتے رہے ہیں اور مسلح ہوتے رہے ہیں۔

ہمیں اپنے رب العزت پر پورا پورا بھروسہ ہے اور عالم اسلام کے

ایمان سے سرشار مجاہدین جنگی مشق کے دوران

مسلمانوں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ اس جہاد مقدس میں ہمارے ساتھ برابر کے شریک رہ کر ہمارے جنگی ساز و سامان کی موجودہ کمی کو پورا کرنے کے لئے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے۔

س: مسئلہ افغانستان کے سیاسی تصفیے کے بارے میں آپ نے سنا ہوگا اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج: ہاں: مسئلہ افغانستان کے سیاسی حل کے بارے میں جو افواہیں آج کل پھیلی ہیں اس نے تو عوام میں ایک ہنگامہ برپا رکھا ہے۔ میں یہاں یہ کہوں گا کہ یہ سیاسی تصفیہ نہیں ہے بلکہ افغان مسلمان مجاہد عوام کے لئے ایک سیاسی فریب ہے دنیا کی دو بڑی طاقتیں روس اور امریکہ یہ چاہتی ہیں کہ وہ دنیا والوں کو یہ ثابت کر دکھائیں کہ افغانستان میں یہ اسلامی اور انقلابی تحریک روسیوں کی موجودیت کی بنا پر پیدا ہوئی ہے اور امریکہ اس عمل کا مخالف ہے۔

لیکن میں دنیا والوں کو یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ افغانستان میں روسی نام نہاد انقلاب ثور رونما ہونے سے کئی سال پہلے اسلامی تحریک کے دین پرور نوجوان ظلم و زیادتی جبر و تشدد اور کفر و الحاد کے جڑوں کو کاٹنے اور انہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے اسلامی اور ایمانی جذبے کے تحت سرگرم عمل ہوئے تھے ہماری یہ اسلامی تحریک آج بھی ایمانی اور اسلامی حکم کے مطابق اسلام کے حرم کی پاسبانی کے لئے جاری ہے نہ کہ کسی اور مقصد کے لئے۔

ہمارے مسلمان مجاہد عوام نے صرف اسلام کے تحفظ کے لئے ایک ملیون سے زائد شہیدوں کا نذرانہ دیا ہے یہ نذرانہ روسی یا امریکہ کے مفاد کے لئے نہیں۔

افغان مجاہد عوام، افغان مسئلے کو بندوق کی نالی کے ذریعے ہی حل کر کے دم لیں گے آپ چھوڑیں کہ یہ شیطانی اور اسلام دشمن قوتیں اسلام کے خلاف اپنے زہریلے حربوں کو استعمال کر کے توطیہ چینی کرتے رہیں۔

س: کیا آپ افغان مجاہدوں، وطن سے دور دیار غیر میں افغان مہاجرین اور خاص طور پر تعلیم یافتہ نوجوان نسل کو کوئی پیغام دینا پسند فرمائیں گے؟

ج: ہاں: میرا پیغام یہ ہے کہ وطن بادرد اور تعلیم یافتہ افراد جتنا جلدی ممکن ہو سکے اپنے باہمی اختلافات کو صلاح و مشورے کے ذریعے حل کر کے تعصبات کو اپنے دل و دماغ سے دور کریں اور افغان عوام میں یکجہتی اور وحدت کی شمع جلانے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں اور وہ یہ بھی جان لے کہ جہاد ایک باعزت اور باوقار راستہ ہے ہمارے ایک تعداد مجاہد بھائی جزئی مسائل کی بنا پر رنجیدہ ہو کر جہاد سے کنارہ کش ہو چکے ہیں۔ میری آپ سے یہی خواہش ہے کہ آپ تہہ دل سے یہ کوشش کریں کہ ان کی یہ شکر رنجی مٹ جائے اور وہ ایک بار پھر جہاد کے گرم اور خونین مورچوں میں دشمن کے مقابلے میں سینہ سپر ہو جائے۔ اس طرح مسلمانوں کے درمیان ایک اخوت اور بھائی چارے کی فضا قائم ہو جائے۔

میرے عزیز مجاہد بھائیو! آپ اپنی صفوں میں وحدت، اخوت اور یکجہتی کی فضا قائم کریں اور ہوشیار رہیں کہ روس اور ان کے حلقہ بگوش مزدور مختلف حیلوں اور نیرنگوں کے ذریعے اپنے تخریب کار ایجنٹوں کو تسلیمی عسکر وغیرہ کے نام سے آپ کی صفوں میں شامل کر رہا ہے اور یہ امر ہمارے لئے آج کل دردِ سر کا باعث بھی بن چکا ہے اس بارے میں آپ زیادہ محتاط اور باخبر رہ کر اپنی صفوں سے ایسے پلید اور نامطلوب انسانوں کا صفایا کر دیں

دشمن رنگا رنگ حربے ہمارے خلاف استعمال کرتا چلا آ رہا ہے آپ باخبر اور ہوشیار رہتے ہوئے ان کے ان حربوں کو ناکارہ بنا دیں

آخر میں، میں جمعیت اسلامی افغانستان کی کلچر کمیٹی کے سبھی کارکنان کا تہہ دل سے شکر ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے مجھے یہ موقع دیا کہ میں اپنے جہاد کے مشن کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کروں۔

**ہمیں اب پہلے سے کہیں زیادہ اتحاد، وحدت اور یکجہتی کی ضرورت ہے۔** "پروفیسر برہان الدین ربانی"

# اخبارِ جہاد

## چمکنی جانیوالے دستوں کو پسپا کر دیا گیا

## مجاہدین حق نے متعدد جھڑپوں کے دوران دشمن کی ایک ٹینک، دو ٹرکیں تباہ اور ۷ فوجی افسر کو ہلاک کر دیئے

جمعیت اسلامی افغانستان کے نڈر اور ایمانی قوت سے سرشار مجاہدوں نے ۲۴ ستمبر کو اپنے مراکز پر روسی و داخلی فوجی دستوں کا حملہ پسپا کر دیا اور مزاحمت کے دوران ایک ٹینک اور دو فوجی ٹرک جو گولہ بارود سے لدے ہوئے تھے تباہ کر دیئے۔ اس لڑائی میں سات فوجی ہلاک اور کئی دوسرے زخمی ہوئے۔ یہ فوجی دستے گردیز سے چمکنی جا رہے تھے تاکہ مجاہدین کے مراکز کا صفایا کر سکے مگر مجاہدین نے میرزکی، علی خان اور عیسیٰ خان نامی مراکز سے انہیں واپس گردیز جانے پر مجبور کر دیا۔ لڑائی میں ایک ایمبولینس گاڑی کو بھی نقصان پہنچا۔

۲۵ ستمبر کو جمعیت اسلامی کے مومن مجاہدین نے نرخوام نامی فوجی چوکی پر حملہ کر کے ۱۳ فوجی ہلاک اور پانچ زخمی کر دیئے ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ مومن اور حریت پسند مجاہدین نے ۵ ستمبر کو ایک بار پھر اسی فوجی چوکی پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں ایک روسی فوجی ہلاک اور دیگر پانچ افراد زخمی ہو گئے۔

## روسی افغانستان میں لیزر اور ریڈیو ایکٹو جیسے بم استعمال کر رہے ہیں

## نوے فیصد افغان فوج روسیوں سے تعاون نہیں کرتی: افغان کیپٹن داؤد کی پریس کانفرنس

پشاور۔ افغان فضائیہ کے ہوا باز کیپٹن محمد داؤد نے جو تین اکتوبر کو اپنے مگ اکیس طیارے سمیت فرار ہو کر پاکستان آ گئے تھے۔ کہا ہے کہ نوے فیصد افغان فوج روسیوں کے ساتھ تعاون نہیں کر رہی۔ افغان فوجیوں کو جب بھی موقع ملتا ہے وہ فرار ہو کر مجاہدین سے آ ملتے ہیں۔ جمعرات کے روز یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ بڑے شوق سے افغان فضائیہ میں شامل ہوا تھا۔ کیوں کہ پہلے پہل روسیوں نے افغان عوام کو بڑے سبز باغ دکھائے تھے۔ بعد میں میں نے محسوس کیا کہ روسی افغانستان میں جو کچھ کر رہے ہیں وہ اس ملک اور عوام کے مفاد میں نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ روسی پانچ سو کلوگرام لیزر اور ریڈیو ایکٹو جیسے خطرناک بم استعمال کرتے ہیں جو ویت نام کی جنگ میں بھی استعمال نہیں کئے گئے تھے۔ اس کا استعمال بین الاقوامی قوانین کی بھی صریحاً خلاف ورزی ہے۔

محمد داؤد نے کہا کہ میں اپنے ہم وطنوں کا بے گناہ قتل برداشت نہ کیا اور مجاہدین سے آ ملا۔ انہوں نے بتایا کہ افغانستان میں عملاً تمام معاملات پر روسیوں کا قبضہ ہے جب کہ افغان کٹھ پتلی حکمران ہاری باری ان کے اشاروں پر ناچتے ہیں۔ کیپٹن داؤد نے بتایا کہ افغانستان سے فرار کے روز میں نے باگرام کے ہوائی اڈے سے پرواز کی تھی۔ مجھے ننگرہار کے علاقے کے ساتھ ساتھ مجاہدین کے ٹھکانوں پر بمباری کا حکم دیا گیا تھا۔ میں نے اپنے طیارے کو ایسے انداز میں پاکستان کی طرف کر دیا جیسے میں بمباری کر رہا ہوں۔ اس طرح میں دوسرے ہوا بازوں کو دھوکہ دیتے ہوئے نقشے کی مدد سے پاکستان کی حدود میں داخل ہو گیا۔ مجھے یہاں کے ہوائی اڈوں کا علم نہیں تھا۔ جب میں پارا چنار کے راستے پاک افغان سرحد پر پہنچا تو میں نے فضاؤں میں دس منٹ تک چکر لگائے۔ پاکستانی ایئر فورس کے طیاروں نے مجھے دیکھا اور مجھے کوئی کارروائی نہ کرتے پا کر کچھ نہیں کہا۔ آخر کوہاٹ کے قریب ریلوے پٹڑی نظر آئی اور میں اس طرح نقشے کی مدد سے کوہاٹ کے اڈے پر اتر گیا۔ پاکستانی حکام نے مجھے خوش آمدید کہا میں ان کی محبت اور انسان دوستی سے کافی متاثر ہوا ہوں۔ چوبیس سالہ پائلٹ جس کے اہل خانہ افغانستان میں ہیں نے اپنی خیرات مندی کی

داستان سناتے ہوئے کہا کہ مجھے احساس تھا کہ بغاوت کے کیا نتائج ہوتے ہیں۔ لیکن میں بحیثیت مسلمان ہر طرح کا مقابلہ کرنے کو تیار ہوں۔ میں نے بغاوت سے قبل والدین سے مشورہ نہیں کیا تاہم مجھے امید ہے کہ وہ میرے اس فیصلے سے رنجیدہ نہیں ہوں گے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ مجاہدین نے گزشتہ سات سال کی جدوجہد آزادی میں اب تک تقریباً آٹھ سو طیارے مار گرائے جن میں ہیلی کاپٹر مگ اور ٹرانسپورٹ طیارے شامل ہیں۔ مسٹر ڈاوٴ نے کہا کہ افغان مجاہدین جس بہادری اور عزم سے دشمن کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آخری فتح ان کی ہوگی انہوں نے کہا کہ مغربی ذرائع ابلاغ کا یہ تاثر درست نہیں کہ افغان مجاہدین کے پاس جدید ترین میزائل موجود ہیں۔

## افغان مجاہدین نے اٹھارہ طیارے مار گرائے

### صوبہ تخار میں زبردست لڑائی، دونوں جانب سے متعدد افراد ہلاک، حریت پسندوں نے کئی گاڑیاں تباہ کر دیں

چترال۔ افغانستان کے دارالحکومت کابل سے آمدہ مصدقہ اطلاعات کے مطابق پیر کے روز افغانستان کے صوبہ تخار کے مقام فرخار پر ۲۰ ہزار سے زائد روسی و افغان فوجیوں نے اچانک ایک بڑا حملہ کیا یہ فوجی جدید ٹینکوں بکتر بند گاڑیوں توپوں اور میزائلوں سے لیس تھے۔ افغان پریس انٹرنیشنل کے مطابق ہزاروں کی تعداد میں پیدل فوج کی نگرانی کثیر تعداد میں گن شپ ہیلی کاپٹر اور مگ طیارے کور کر رہے تھے جب کہ مزید بکتر بند گاڑیاں کابل سے تخار کی جانب روانہ کر دی گئی ہیں۔ اے پی پی کے مطابق افغان مجاہدین کی قیادت جمعیت اسلامی افغانستان کے مجاہدین سے تعلق رکھنے والے عالمی شہرت یافتہ کمانڈر احمد شاہ مسعود کر رہے ہیں۔ آخری خبریں آنے تک فرخار میں گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ دونوں جانب سے زبردست جانی و مالی نقصانات کی اطلاعات ملی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے مجموعی طور پر ۱۵ گن شپ ہیلی کاپٹر اور تین مگ طیارے مار گرائے ہیں۔ نیز متعدد ٹینک اور کئی بکتر بند گاڑیاں تباہ کر دیں۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق صوبہ بدخشاں اور دوسری وادیوں سے بھی دو ہزار سرکٹ مجاہدین کی تازہ کمک فرخار پہنچ گئی ہے۔ ادھر جمعیت اسلامی افغانستان کے سربراہ پروفیسر برہان الدین ربانی نے اپنے ایک پیغام میں مجاہدین سے اپیل کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں فرخار پہنچ کر روسی کارروائی کو ناکام بنانے کے لیے ڈٹ جائیں۔

## مجاہدین نے افغان طیارہ مار گرایا، خاد کے اعلیٰ افسر کے مکان کو تباہ کر دیا گیا

چترال۔ سرحد سے موصولہ اطلاعات کے مطابق اتحاد اسلامی ولایات شمالی افغانستان کے مجاہدین نے سمنگان کے قریب ایک بڑا ٹرانسپورٹ طیارہ مار گرایا افغان افغان پریس انٹرنیشنل کے مطابق طیارہ کابل سے سمنگان جا رہا تھا۔ طیارہ فوجی ساز و سامان سے بھرا ہوا تھا۔ سرحد پار سے ملنے والی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق بدھ کی رات افغانستان کے سرحدی علاقہ پری کوٹ کے قریب محاذ ملی کے مجاہدین نے راکٹ لانچروں سے حملہ کر کے محکمہ خاد کے اعلیٰ افسر زمان خان کی رہائش گاہ کو تباہ کر دیا۔ زمان خان شدید طور پر زخمی ہو گئے اور ان کی حالت تشویشناک ہے۔ جب کہ ان کی رہائش گاہ پر متعین گارڈ ہلاک ہو گیا۔

## فاریاب میں ۸۱ روسی و داخلی فوجی ہلاک

تاخیر سے موصول ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق جمعیت اسلامی افغانستان کے نڈر مجاہدین نے صوبہ فاریاب کے سب ڈویژن المار میں کمانڈر حفیظ اللہ کی قیادت میں ایک فوجی قافلے پر جو المار میں واقع فوجی چوکی کو اسلحہ اور دیگر جنگی ساز و سامان پہنچا رہا تھا۔ اچانک حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں ۲۱ روسی و کابلی فوجی ہلاک اور پندرہ شدید زخمی ہو گئے۔ حملے کے دوران ایک ٹینک بھی تباہ ہو گیا ہے اس علاقے میں ایک اور چھاپہ مار کارروائی کے نتیجے میں ساٹھ روسی و داخلی فوجی ہلاک ہو گئے۔ اور ایک ٹینک نذر آتش کر دیا گیا۔ جب کہ پانچ عسکر زندہ گرفتار کر لئے گئے

مجاہدین نے ۸۰ کلاشنکوف رائفلوں پر بھی قبضہ کر لیا۔

## ننگرہار میں ایک جھڑپ

پاکستانی سرحد پر واقع افغان صوبہ ننگرہار میں مجاہدین کے مختلف گروپوں نے متحدہ طور پر ۱۶ ستمبر کو ایک فوجی چوکی پر حملہ کر کے پانچ فوجی موت کے گھاٹ اتار دیئے اور ایک گرینوف گن اور

ایک وائرلیس سیٹ پر قبضہ کر لیا اس کارروائی میں جمعیت اسلامی، حرکت انقلاب اسلامی اور محاذ ملی کے حریت پسندوں نے حصہ لیا

## صوبہ کنر میں مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائیاں

## گیارہ حفاظتی چوکیوں پر حملہ، ایک پر قبضہ کر لیا گیا

افغانستان کی مشرقی وادی کنر سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق حزب اسلامی جمعیت اسلامی، اتحاد اسلامی برائے آزادی افغانستان اور حزب اسلامی یونس خالص گروپ کے مجاہدین نے ۱۶ اکتوبر کو وادی کے صدر مقام اسد آباد اور نارنگ کے درمیان گیارہ فوجی چوکیوں کو بیک وقت نشانہ بنایا۔ ان حملوں میں بھاری جانی نقصان کے علاوہ متعدد فوجی تنصیبات اور مورچے بھی تباہ ہو گئے جہاں ایک روسی ہیلی کاپٹر پورا دن ہلاک اور زخمی فوجیوں کو کابل منتقل کرنے میں مصروف رہا۔ معلوم ہوا ہے کہ مجاہدین نے ۱۷ اکتوبر کو کمانڈر عباس خان اور قاری فضل ربی کی قیادت میں شدید لڑائی کے بعد ناوہ کی فوجی چوکی پر قبضہ کر لیا۔ یہاں پر حال ہی میں تازہ دم فوجی دستہ تعینات کیا گیا تھا۔ جسے بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔

## کارمل کی معزولی کے بعد افغان فوج سیاسی چپقلشوں کا شکار ہو گئی

### ہر طرح کی جنگی حکمت عملی سوویت افواج کی تیار کردہ ہوتی ہے

افغان فوج کے ایک کرنل نے جو حال ہی میں بغاوت کر کے افغان مجاہدین سے جا ملا ہے کہا ہے۔ کہ افغان فوج کا مورال اب ختم ہو چکا ہے اور وہ اب سیاسی چپقلشوں کا شکار ہو چکی ہے۔

کرنل نے جو حال ہی میں پاکستان آیا ہے اسلام آباد میں ایک اخباری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ببرک کارمل کی معزولی کے بعد بہت سے فوجی افسروں کا مستقبل تباہ ہو گیا ہے

کرنل حشمت اللہ کابل کے جنوب مشرق میں واقع صوبہ ننگرہار میں قائم گیارہویں ڈویژن میں خدمات انجام دیتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی تقرری صوبہ پکتیا میں ڈپٹی کمانڈر کی حیثیت سے کی گئی تھی۔ لیکن انہوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی بیوی اور تین بچوں کے ہمراہ پاکستان آ گئے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں فوجی کارروائی کی تمام منصوبہ بندی سوویت افواج کرتی ہیں۔ اور ان پر عمل درآمد افغان فوج کے ذریعے کرایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حملے کے دوران افغان فوجیوں کو صف اول میں رکھا جاتا ہے۔ جبکہ سوویت فوجی سب سے آخر میں ہوتے ہیں۔ اور اس طرح پسپائی کی شکل میں وہ آسانی سے اپنی جانیں بچا لیتے ہیں انہوں نے اس بات سے اتفاق نہیں کیا کہ افغان افواج کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کی تعداد محض تیس ہزار ہے۔ جس میں سے ایک تہائی جنگ سے قبل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گو کہ نئے سربراہ ڈاکٹر نجیب کا تعلق بھی پرچم دھڑے سے ہے۔ لیکن پھر بھی ببرک کارمل کی معزولی کی بناء پر سیاسی چپقلشوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔

## کابل میں روسی سفارتخانہ پر مجاہدین کا میزائلوں سے حملہ

### عمارت کو شدید نقصان پہنچا

۳۱ اکتوبر۔ کابل میں مجاہدین نے اکتوبر کے دوران دوسری بار روسی سفارت خانے، قصر دارالامان اور دیگر تنصیبات کو میزائلوں سے نشانہ بنایا ہے ۲۰ اکتوبر کو حزب اسلامی اور جمعیت اسلامی کے علاوہ حزب یونس خالص کے مجاہدین نے کمانڈر مامور عبدالحق، درویش خان اور بسم اللہ جان کی قیادت میں کابل شہر پر میزائل برسائے۔ جس سے روسی سفارتخانہ اور قصر دارالامان کی عمارت شدید متاثر ہوئی۔ اس کارروائی میں نقصانات کی تفصیل فوری طور پر معلوم نہیں ہو سکی۔

مجاہدین کی حالیہ کارروائی ایسے وقت کی گئی ہے۔ جب کابل شہر مکمل طور پر روسی فوج کے حوالے ہے اور شہر میں تیس حفاظتی چوکیاں قائم کی گئی ہیں۔

ادھر کابل کے سب ڈویژنل قصبے چہار آسیاب کے نزدیک مجاہدین نے ۲۲ اکتوبر کو حفاظتی چوکیاں قائم کرنے کی کوشش ناکام بنا دی۔ جس میں متعدد افغان فوجی ہلاک اور دو فوجی اسلحہ سمیت مجاہدین سے آملے۔ افغانستان کے صوبے زابل میں صوبائی ہیڈ کوارٹر قلات غلیزئی کے نزدیک مجاہدین نے ۱۴ اکتوبر کو ایک روسی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ جس کا عملہ موقع پر ہلاک ہو گیا۔ ہیلی کاپٹر کے ملبے کی زد میں آ کر ایک افغان شہری جان بحق ہو

گیا۔ صوبہ بامیان کے صدر مقام میں مجاہدین کے ایک گروپ نے ۱۲ر اکتوبر کو ایک حفاظتی چوکی پر حملہ کیا۔ خونریز جھڑپ میں تین افغان فوجی ہلاک اور دس فوجی زخمی ہوگئے۔ جبکہ ایک فوجی مجاہدین سے آملا۔

# جہاد افغانستان عالم اسلام کے اجتماعی احساسات کی نمائندہ تحریک ہے، عبدالمجید شاہ ندیم

چترال۔ تحفظ حقوق اہل سنت والجماعت پاکستان کی ناظم اعلیٰ مولانا سید عبدالمجید شاہ ندیم نے کہا ہے کہ جہاد افغانستان عالم اسلام کے اجتماعی احساسات کی نمائندگی کی تحریک ہے۔ وہ پیر کے روز پاک افغان سرحد کے قریب چترال میں تین روزہ خلافت راشدہ کانفرنس کے آخری اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔

انہوں نے افغان مجاہدین اور تحریک آزادی فلسطین کی جدوجہد کو اسلام کا نمائندہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مجاہدین اس وقت جارحیت کے خلاف مقابلہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت پاکستان اجازت دے تو جمعیت العلمائے اسلام اور مجلس اہلسنت والجماعت پاکستان جہاد افغانستان کے لئے فوری طور پر پچاس ہزار رضاکار فراہم کرنے کو تیار ہے۔ (نوشکر یہ جنگ)

## صوبہ پکتیا میں مجاہدین کی چھاپہ مار کاروائیاں، تیرہ روسی فوجی ہلاک ایک ٹینک اور فوجی ٹرک اڑا دیا گیا

افغانستان کے سرحدی صوبے پکتیا میں مجاہدین نے اکتوبر کے تیسرے ہفتے چھاپہ مار کاروائیوں کے دوران ایک ٹینک اور فوجی ٹرک کا صفایا کر دیا۔ جبکہ تیرہ روسی فوجی ہلاک ہوگئے۔ اطلاعات کے مطابق حزب اسلامی کے مجاہدین نے ۱۷ر اکتوبر کو خوست کے علاقے میں اپنے مرکز پر فوجی دستوں کی یلغار ناکام بنا دی جس میں پانچ لاشیں لئے حملہ آور دستے پسپا ہوگئے۔ اسی روز چمکنی کے علاقے جبہہ نجات ملی افغانستان کے مجاہدین کے ساتھ تصادم میں دو روسی فوجی ہلاک اور سات زخمی ہوگئے۔ چمکنی کے علاقے میں ۱۴ر اکتوبر کو امیر خان فرنٹ سے تعلق رکھنے والے جمعیت اسلامی کے مجاہدین نے راکٹوں کے فائر سے ایک ٹینک اور فوجی ٹرک تباہ کر دیا ٹینک اور فوجی ٹرک کا عملہ موقع پر ہلاک ہوگیا۔

## صوبہ قندھار میں ایک روسی ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا گیا۔ چھاپہ مار کاروائیوں کے دوران تیس روسی، کٹھ پتلی فوجی ہلاک، انیس مجاہد شہید ہوگئے

افغانستان کے جنوبی صوبے قندھار میں مجاہدین نے ایک روسی ہیلی کاپٹر مار گرایا جب کہ چھاپہ مار کاروائیوں میں تیس روسی و کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور انیس مجاہد شہید ہوگئے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق روسی دستوں اور مجاہدین کا اہم معرکہ ۱۴ر اکتوبر کو ارغنداب قصبے کے نزدیک پیش آیا۔ جب ترین کوٹ جانے والے بکتر بند دستوں کی پیش قدمی روک دی گئی۔ فوجی دستوں نے قندھار کے نواح میں مجاہدین کے مرکز پر حملہ کیا۔ جہاں بارودی سرنگیں نصب کر کے مجاہدین گھات لگائے بیٹھے تھے۔ بارودی سرنگوں کے پھٹنے سے دو ٹینک تباہ ہوگئے جس کے بعد فریقین نے مارٹروں اور راکٹوں کی بوچھاڑ کر دی۔ چار گھنٹے کی خونریز جھڑپ میں تیس لاشیں اور متعدد زخمی لئے حملہ آور دستے فرار ہوگئے۔ تاہم دو روسی مشیر اور بارہ کٹھ پتلی فوجی مجاہدین کے قابو میں آگئے اپنے مرکز کا دفاع کرتے ہوئے بارہ مجاہدوں کے شہید ہونے کی اطلاعات ملی ہیں ادھر قندھار شہر کے علاقے دو راہے میں مجاہدین کے ایک گروپ نے ۱۷ر اکتوبر کو حفاظتی چوکی پر راکٹ برسا کر ایک بکتر بند گاڑی تباہ کر دی جس کا عملہ موقع پر ہلاک ہوگیا۔ ایک روز قبل مجاہدین نے دارالمعلمین کے علاقہ میں ایک حفاظتی چوکی کو نشانہ بنایا۔ جس میں پانچ کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور آٹھ گرفتار کر لئے گئے۔ اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے ۱۹ر اکتوبر کو قندھار کے مضافاتی علاقے معروف میں ایک روسی ہیلی کاپٹر مار گرایا جو سامان رسد لئے قندھار چھاؤنی آ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر کا روسی پائلٹ اور دیگر عملہ ہلاک ہوگیا۔ صوبہ قندھار کے سرحدی قصبے سپین بلاک کے نزدیک روسی دستے نے ۱۹ر اکتوبر کو راکٹوں کے ذریعے ایک ویگن تباہ کر دی جس میں سوار سات مجاہد شہید ہو گئے راکٹوں کے فائر سے ویگن تباہ ہوگئی۔

## گورنر قندھار کو برطرف کر دیا گیا

افغانستان میں قابض روسی حکام نے

گورنر قندہار علوی کو برطرف کر دیا ہے جنہیں دارالحکومت کابل طلب کیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ کٹھ پتلی انتظامیہ کے وزیر دفاع جنرل نذر محمد کو گورنر قندہار کی اضافی ذمہ داری دی گئی ہے۔ صوبہ فرح کے علاقے شین ڈنڈ میں نورزئی قبیلے سے تعلق رکھنے والے جنرل نذر محمد پرچم پارٹی کی اہم شخصیت ہیں۔ مجاہدین کے ذرائع کا خیال ہے۔ کہ سرحدی صوبے قندہار میں فوجی جنرل کی بطور گورنر تقرری تحریک مزاحمت کے بارے میں موجودہ پالیسی میں اہم تبدیلی کا محرک ہو سکتی ہے۔

## صوبہ نیمروز میں خونریز لڑائی کے دوران کٹھ پتلی فوج کا کرنل ہلاک افغان مجاہدین نے صوبہ فرح میں ایک حفاظتی چوکی تباہ کر دی

افغانستان کے بلوچ اکثریتی صوبے نیمروز میں مجاہدین اور روسی و کٹھ پتلی دستوں کی خونریز لڑائی میں ایک کرنل سمیت پچاس سے زائد فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ جبکہ اپنے ٹھکانوں کا دفاع کرتے ہوئے چودہ مجاہدوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں ایک اور اطلاع کے مطابق مغربی افغان صوبے فرح کے علاقے فاش میں مجاہدین نے ایک حفاظتی چوکی کا صفایا کر دیا۔

ایسوسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں پر سوار روسی و کٹھ پتلی دستوں نے ۲۲ ستمبر کو رخی کے علاقے میں مجاہدین کے دو مراکز پر حملہ کر دیا۔ مجاہدین نے دن رات کی شدید مزاحمت کے بعد حملہ آور دستوں کو دو ٹینک ایک بکتر بند گاڑی اور ایک ٹرک کا ملبہ چھوڑتے ہوئے فرار ہونے پر مجبور کر دیا خونریز تصادم میں فوجی دستوں کا ایک کرنل داود شاہ اور پچاس سے زائد روسی و کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہو گئے جبکہ چودہ مجاہد مزاحمت کے دوران شہید ہوئے۔ فرار ہونے والے پندرہ افغان فوجی اپنی کلاشن کوف رائفلوں سمیت مجاہدین سے آملے جنہیں جبری طور پر بھرتی کیا گیا تھا۔ ایرانی سرحد پر واقع صوبے فرح میں مجاہدین نے ۲۴ ستمبر کو فاش قصبے کے نزدیک حفاظتی چوکی پر راکٹ برسائے جہاں چوکی کی عمارت شدید متاثر ہوئی جبکہ چھ کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور آٹھ فرار ہوتے وقت گرفتار کر لئے گئے۔ مجاہدین حفاظتی چوکی سے بارہ کلاشن کوف رائفلوں اور دیگر اسلحے سمیت گرفتار کردہ فوجیوں کو لے کر آزاد علاقے کی طرف نکل گئے۔

## کابل کے نزدیک فوجی کیمپ پر مجاہدین کا حملہ

افغان دارالحکومت کابل کے علاقے تنگی میں مجاہدین نے ۲۲ اکتوبر کو کی نڈر جلال الدین کی قیادت میں ایک فوجی کیمپ پر توپوں سے گولہ باری کی۔ تاہم یہاں کے نقصانات کا علم نہیں ہو سکا۔ ایک روز قبل مجاہدین نے سروبی ڈیم سے کابل کو بجلی فراہم کرنے والی ٹرانسمیشن لائن کاٹ دی جس کے نتیجے میں کابل شہر کے بعض علاقوں میں تین روز تک بجلی کی فراہمی معطل رہی ایک اور اطلاع کے مطابق ۱۳ اکتوبر کو سپ ڈویژن چہار آسیاب کے علاقے موسمی میں گشتی فوجی دستے پر حملہ کے دوران چار کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہو گئے (اژانس افغان)

## صوبہ ننگرہار میں ایک ہفتے کے دوران پانچ روسی طیارے اور ہیلی کاپٹر تباہ ایک روسی پائلٹ خوف کے مارے ہیلی کاپٹر چھوڑ کر پیراشوٹ سے کود گیا

لندن ۶ اکتوبر (اژانس افغان) صوبہ ننگرہار میں افغان مجاہدین نے ستمبر کے آخری ہفتے تین روسی ہیلی کاپٹر اور ایک طیارہ تباہ کر دیا۔ جبکہ ایک ہیلی کاپٹر زمین پر گر کر ملبے کا ڈھیر بن گیا جس کا پائلٹ بغیر کسی نقصان کے پیراشوٹ سے کود گیا تھا۔ ایسوسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ حزب اسلامی کے مجاہدین نے ۲۹ ستمبر کو سرخ رود کے علاقے میں دو روسی ہیلی کاپٹروں پر میزائل برسائے جو خوگیانی کی طرف پیش قدمی کرنے والے فوجی دستوں کی حفاظت کر رہے تھے میزائل کے فائر سے ایک ہیلی کاپٹر آگ لگنے کے بعد نہود کے مقام پر گر گیا جس کا عملہ موقع پر ہلاک ہو گیا۔ دوسرا ہیلی کاپٹر میزائل کے فائر سے محفوظ رہا تاہم ہیلی کاپٹر قلابازیاں کھاتا ہوا زمین پر آگرا۔ یاد رہے کہ قبل ازیں ۲۷ ستمبر کو انجینئر غفار کی قیادت میں مجاہدین نے جلال آباد کے ہوائی اڈے پر مسلسل راکٹ برسا کر رن وے پر کھڑے دو ہیلی کاپٹر اور ایک طیارہ تباہ کر دیا تھا۔

## صوبہ بغلان میں مجاہدین کی چھاپہ مار کاروائیاں۔ ایک ٹینک و بکتر بند گاڑیاں اور ٹرک تباہ کر دیا گیا

افغان دارالحکومت کابل کے شمال کی طرف شاہراہ سالانگ کے بائیں طرف بغلان شہر کے صنعتی علاقے میں مجاہدین نے ۲۲ ستمبر کو ایک حفاظتی چوکی پر یلغار کی جہاں ایک ٹینک تباہ اور چار روسی فوجی ہلاک ہو گئے۔ کمانڈر مامور غیور کی سرکردگی میں اس کاروائی کے دوران جوابی فائرنگ سے دو مجاہد شدید زخمی ہوئے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق مجاہدین نے خنجان قصبے کے نزدیک ۲۳ ستمبر کو گشتی فوجی دستے پر اچانک حملہ کر کے ایک بکتر بند گاڑی اور ایک ٹرک کا صفایا کر دیا۔ اس حملے کے بعد روسی دستوں نے دیہی آبادیوں پر گولہ باری کی تاہم کسی نقصان کا علم نہیں ہو سکا (اژانس افغان)

## روسی علاقے میں چھاپہ مار کارروائیاں روکنے کے لئے حفاظتی چوکیوں کا قیام

## روسی طیاروں کی انتقامی بمباری سے بیس افراد ایک مسجد کے شہید ہوگئے

لندن ۱۸ اکتوبر (اسٹاف رپورٹر افغان) روسی سرحد پر واقع افغانستان کے شمال مغربی صوبے بادغیس میں روسی طیاروں کی اندھا دھند بمباری سے بیس نہتے شہری اور ایک مسجد شہید ہوگئی۔ روسی طیاروں سے انتقامی بمباری حفاظتی چوکیوں کے قیام میں ناکامی کے بعد کی گئی جس کا مقصد روسی علاقے میں مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائیاں روکنا تھا۔ ایسوسی ایٹڈ افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ ۱۲ اکتوبر کو روسی دستوں نے غورماچ قصبے سے چار کلومیٹر دور روسی افغان سرحد کے نزدیک حفاظتی چوکیاں قائم کرنے کے لئے پیش قدمی کی۔ فوجی دستوں کی آمد سے باخبر مجاہدین نے قلعہ تخت خاتون کے مقام پر گھات لگا کر اور دن بھر کی جدوجہد کے بعد روسی فوجیوں کو مار بھگایا۔ جو متعدد لاشیں اور زخمی اٹھائے تین ٹینکوں کا طبلہ چھوڑ گئے۔ مجاہدین کی گولہ باری سے غورماچ قصبے کی ایک سرکاری عمارت اور فوجی تنصیبات تباہ ہوگئیں۔ اگلے روز روسی طیاروں نے دیہی آبادیوں پر بمباری کی جہاں شہید ہونے والوں میں چار مجاہد بھی شامل ہیں۔ روسی سرحد پر واقع افغانستان کے صوبے فاریاب میں مجاہدین نے ۳۰ ستمبر کو کمانڈر انجینئر مہدی کی قیادت جرقدق کے علاقے میں ایک حفاظتی چوکی پر حملہ کیا۔ اس کارروائی میں پانچ کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہوگئے۔ جن کی کلاشنکوف رائفلیں سمیٹ کر مجاہدین اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے ادھر صوبہ سمنگان سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق ظفر فرنٹ کے مجاہدین نے کمانڈر داد کی سرکردگی میں ۲۸ ستمبر کو صوبائی ہیڈکوارٹر میں حکمران جماعت کے دفتر پر راکٹ برسائے جس کے نتیجے میں پرچم دھڑے کے آٹھ عہدے دار ہلاک ہوگئے۔ ایک روز قبل سخت علاقے کی حفاظتی چوکی پر حملے کے دوران چار کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور ایک مجاہد ملوک خان شہید ہوگیا۔

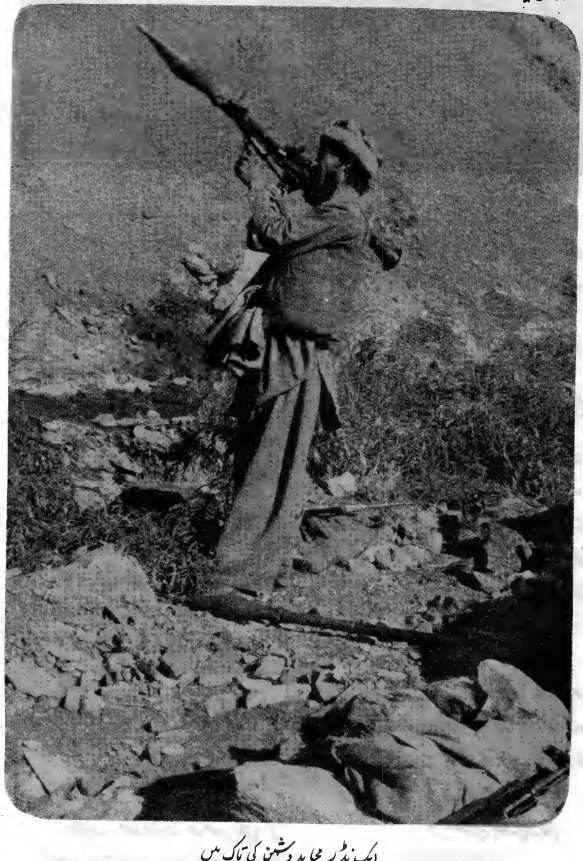

ایک نڈر مجاہد دشمن کی تاک میں

## صوبہ غور میں چار ہیلی کاپٹر تباہ کر دیئے گئے۔ وادی پغمان میں گرفتار ہونے والے خاد کے ایجنٹوں کو سزائے موت

وسطی افغانستان کے صوبے غور میں مجاہدین نے میزائل برسا کر صوبائی صدر مقام چغچران کے ہوائی اڈے پر چار ہیلی کاپٹر تباہ کر دیئے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق کابل کی فوجی حاوی پغمان میں آزاد علاقے کی عدالت کے حکم پر خاد کے دو ایجنٹوں کو گولی مار دی گئی۔ مجاہدین اسلام نے ۲۸ ستمبر کو چغچران ایئرپورٹ پر میزائلوں سے حملہ کیا۔ جس میں

اداریہ

# ڈاکٹر نجیب اپنے اسلاف سے سبق سیکھیے

اگر افغان مسلمان مجاہد قوم جہاد کے گرم سنگروں میں غاصب اور جارح دشمن سے برسرِ پیکار ہیں اگر اللہ کے سپاہی اپنے اسلامی سرزمین کو سرخ وحشی درندوں کے چنگل سے دوبارہ آزاد کرانے کی خاطر جان کی بازی لگا رہے ہیں اگر افغان مسلمان مجاہد قوم نے اعلائے کلمۃ اللہ اور حق کے غلبے کے لئے بارہ لاکھ شہیدوں کے خون کا نذرانہ بارگاہ الٰہی میں پیش کیا ہے اور اگر تیس لاکھ سے زائد مسلمانوں نے اپنے گھربار اور زندگی سے متعلق دوسرے وسائل چھوڑ کر ہجرت کی دل سوز صعوبتیں قبول کر کے دشت و صحرا اور بے آب و گیاہ پہاڑی علاقوں میں نہایت دشوار زندگی بسر کر رہے ہیں، عورتیں بیوہ ہو گئی ہیں، بچے یتیم ہوئے ہیں، ماؤں کے گود خالی ہوئے ہیں اور زندگی کے ہزاروں دیگر تکالیف اور مشکلات نے انہیں محصور کر رکھے ہیں لیکن ان ہمہ گیر مشکلات اور دل سوز حالات کے باوجود وہ خوش و خنداں ہیں وہ یہ تمام تکالیف خندہ پیشانی سے برداشت کر رہے ہیں کیونکہ وہ رازِ زندگی سمجھتے ہیں وہ اپنے نصب العین سے بخوبی واقف ہیں۔ افغان مسلمان مجاہد قوم اس راستے میں زندہ رہنا اور شہید ہونا دونوں اپنے لئے مقصدِ حیات سمجھتے ہیں

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

اگر زندگی ہو تو عزت و وقار سے ہو۔ نہ کہ غلامی کی زنجیریں گردنوں میں جکڑی ہوں

افغان مسلمان مجاہد قوم جس نے جہاد کا راستہ اپنایا ہے بخوبی جانتے ہیں کہ اگر زندہ رہے تو غازی کا نام کما کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خواری، ذلت اور غلامی سے نجات پائیں گے اور اگر شہید ہوئے تو شہادت کا اونچا مقام حاصل کرتے ہوئے اپنے خالق کی رضا و خوشی حاصل کرتے ہوئے ابدی کامیابی کا راستہ اختیار کر لیں گے۔

مطلب یہ کہ دونوں حالتوں میں اپنے اللہ کی رحم و کرم کا مستوجب بن کر اپنے حقیقی آقا و مالک کے نظرِ رحم سے نہیں گرتے اور اللہ تعالیٰ نے جب جس کو کوئی مقام بخشا وہ ان سے واپس نہیں چھینتا۔

لیکن افسوس اور صد افسوس ان بیچارہ لوگ کی حالت زار پہ جو اپنے روسی آقاؤں کے نظروں سے گر جائے انہیں نہ تو دنیا میں رہنے کی کوئی جگہ ملتی ہے اور نہ آخرت میں

دنیا میں آخر الامر وہ خواری، ذلت اور شرمندگی کی زندگی سے دوچار ہوتے ہیں اور آخرت میں تو یہ ایک روشن حقیقت ہے۔ کہ عذاب الٰہی سے کبھی نہیں بچ پاتے۔ افغانستان میں پچھلے آٹھ سالوں کے دوران روسی ایجنٹوں کے حشر کے بارے میں آپ کو معلوم ہی ہوگا۔

اسلام کا نجات دہندہ راستہ چھوڑ کر ملحد اور دہریہ ایجنٹوں نے روسی سامراجی حکمرانوں کا سہارا لیا پہلے پہل نور محمد تہ کئی نے بڑی آن بان سے حکومت کی بھاگ دوڑ اپنے آقاؤں کی مدد سے سنبھالی۔ جب تک ان سے روسی حکمرانوں کی دلچسپی رہی تو وہ بھی حکومت کرتا رہا۔ لیکن جب ان کی نظروں سے گر گیا۔ تو خواری و ذلت کے ساتھ ابدی نیند سلا دیا گیا۔ اُس کے بعد حفیظ اللہ امین اقتدار کی کرسی پہ (باقی صفحہ ۱۴ پر)

وحشی روسیوں کا تخریب کردہ ٹینکر

رن وے پر کھڑے چار ہیلی کاپٹر ملبے کا ڈھیر بن گئے۔ اس کاروائی میں بارہ روسی فوجی ہلاک ہوگئے۔ اگلے روز روسی طیاروں نے مجاہدین کے ٹھکانوں پر انتقامی بمباری کی تاہم مجاہدین جانی نقصان سے محفوظ رہے قبل ازیں شہری چھاپہ مار مجاہدین نے صوبائی ہیڈ کوارٹر میں ایک حفاظتی چوکی پر یلغار کی، جس کے دوران پانچ روسی فوجی ہلاک ہوگئے ادھر افغان دارالحکومت کابل کی نواحی وادی پغمان میں آزاد علاقے کی عدالت کے حکم پر خاد کے دو ایجنٹوں بریلے اور یار محمد خان کو گولی مار دی گئی جنہیں خاد کے ایک اور ایجنٹ نیز محمد خان سمیت ۱۸ ستمبر کو گرفتار کیا گیا تھا۔ نیز محمد خان کے خلاف عدالت میں مقدمے کی سماعت جاری ہے۔ کابل کے سب ڈویژنل قصبے چہار آسیاب میں مجاہدین نے فوجی کیمپ پر گولہ باری کی لیکن ۱۰ اکتوبر کے اس حملے میں نقصانات کا علم نہیں ہو سکا۔

## افغان دارالحکومت روسی فوج کے حوالے کر دیا گیا

۲۷ اکتوبر۔ کابل میں گذشتہ ماہ چار روسی فوجی افسروں کی گرفتاری اور ہلاکت کے بعد افغان دارالحکومت مکمل طور پر روسی فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ جہاں اکتوبر کے دوسرے ہفتے شہر کے چاروں طرف تیس حفاظتی چوکیاں قائم کی گئی تھیں۔

ایجنس افغان پریس کے ذرائع نے تحریک مزاحمت کے ہمدرد سرکاری حلقوں کے حوالے سے بتایا ہے کہ کابل شہر میں روسی سفارت خانہ، ڈاکٹر نجیب کی رہائشگاہ روسی شہریوں کا رہائشی علاقہ مکمد وہاں، قرغہ بریگیڈ ہیڈ کوارٹر اور ملٹری اکیڈیمی میں روسی بکتر بند دستے تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ اور یہاں کٹھ پتلی انتظامیہ کے عہدیدار تلاشی کے طویل مراحل سے گزرتے ہیں۔ کابل کی حفاظتی چوکیوں میں کٹھ پتلی فوجیوں کی جگہ روسی فوجی رکھے جا رہے ہیں۔ جب کہ کٹھ پتلی فوجی دستے ورک اور پروان کے صوبوں میں بھیج دیئے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ قابض روسی حکام کے حالیہ اقدامات کا مقصد موسم سرما میں کابل شہر کو مجاہدین کے حملوں سے محفوظ رکھنا ہے۔

## مجاہدین نے صوبہ پکتیا میں تازہ دم روسی کمک کو ناکارہ بنا دیا، دو سو روسی ہلاک و زخمی ہیلی کاپٹر اور چالیس ٹینک تباہ

چترال۔ افغانستان کے صوبہ پکتیا کی تحصیل جاجی میں ماہ رواں کے دوسرے ہفتے مجاہدین نے روسی فوجیوں کے تازہ دم قافلے کو جو ٹینکوں اور دیگر ہتھیاروں سے لیس تھے زبردست حملہ کر کے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا اس حملے میں دشمن کو بھاری جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ افغان پریس انٹرنیشنل کے مطابق مجاہدین کی تمام تنظیموں نے جان کی بازی لگا کر روسی اور افغان فوجیوں کے دو سو کے قریب فوجیوں کو ہلاک و زخمی کر دیا اس طرح کابل سے بھیجی گئی تازہ روسی کمک کو ناکارہ بنا دیا۔ اس کاروائی کے دوران مجاہدین نے ۴۰ کے قریب ٹینک ناکارہ بنا دیئے نیز متعدد بکتر بند گاڑیوں کو بھی اڑا دیا۔ جب کہ چھ ہیلی کاپٹر بھی مار گرائے۔ ادھر اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے افغانستان کے دارالحکومت کابل کے قریب شبخون مار کر دس فوجی گاڑیوں کو تباہ کر دیا۔

(بشکریہ جنگ پنڈی)

## صوبہ پروان اور کاپیسا میں مجاہدین کی چھاپہ مار کاروائیاں اٹھارہ روسی و کٹھ پتلی فوجی ہلاک - دو مجاہد شہید ہو گئے

افغانستان دارالحکومت کابل کے شمال پروان اور کاپیسا کے صوبوں میں مجاہدین کی چھاپہ مار کاروائیوں کے دوران اٹھارہ روسی و کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور ایک آئل ٹینکر تباہ ہو گیا جبکہ دو مجاہد شہید ہوئے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق افغان حریت پسندوں نے کمانڈر استاد فرید کی قیادت ۱۱ اکتوبر کو گل بہار قصبے میں ٹیکٹل آئل ملز کی حفاظتی چوکی پر راکٹ برسائے جہاں نو روسی اور چار کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور ایک آئل ٹینکر نذر آتش ہو گیا۔ میزائلوں کے فائر سے سب ڈویژنل قصبے ارس وال راشنٹ کمشنر کی رہائش گاہ شدید متاثر ہوئی تیز رفتار حملے میں فوجی دستوں کی جوابی گولہ باری سے دو مجاہد شہید ہو گئے قبل ازیں ۸ اکتوبر کو کوہستان کے علاقے میں مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگیں پھٹنے ایک گاڑی تباہ اور اس میں سوار پانچ روسی و کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہو گئے۔ ادھر صوبائی ہیڈ کوارٹر چارکیار کے اطراف میں مجاہدین نے ۴ اکتوبر کو حفاظتی چوکیوں پر حملے کئے جہاں سے تین کلاشن کوف رائفلیں۔ ایک بھاری مشین گن اور بھاری تعداد میں دستی بموں پر قبضہ کر لیا گیا۔ کمانڈر فتح محمد خان کی قیادت میں ان کاروائیوں کے دوران ایک افسر سمیت سات کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہوئے۔ ایک روز قبل انہی مجاہدین نے غلام علی اور صوفیان کے مقام حفاظتی چوکیوں سے گولہ بارود سمیٹ لیا جہاں پر متعین فوجی دستے مزاحمت نہ کر سکے۔

## صوبہ غزنی میں مجاہدین کے مرکز پر حملہ

افغانستان کے صوبے غزنی میں فوجی دستوں نے کابل قندھار شاہراہ پر مقر قصبے کے نواح میں مجاہدین کے مرکز پر حملہ کیا۔ ۷ اکتوبر کی اس کاروائی میں مجاہدین نے شدید مزاحمت کے نتیجے پندرہ لاشیں اٹھائے حملہ آور دستے پسپا ہو گئے۔ اپنے مرکز کا دفاع کرتے ہوئے دو مجاہدوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں۔ اگلے روز مجاہدین نے جنڈو نامی حفاظتی چوکی کو نشانہ بنایا تاہم یہاں کے نقصانات کا علم نہیں ہو سکا۔ دریں اثناء صوبہ زابل میں افغان حریت پسندوں نے ۳ اکتوبر کو دوازہ گئی کے علاقے میں فوجی کیمپ پر یلغار کر کے کٹھ پتلی دستوں کو شدید نقصان پہنچایا جن کے دو افسر اور آٹھ فوجی ہلاک ہو گئے جبکہ چار فوجی چودہ کلاشن کوف رائفلیں لئے مجاہدین سے آملے۔

## صوبہ اورزگان میں فوجی دستوں اور مجاہدین کے درمیان خونریز تصادم

وسطی افغانستان کے صوبے اورزگان میں مجاہدین اور روسی دستوں کے خونریز تصادم کی اطلاعات ملی ہیں جس کے دوران اٹھائیس روسی فوجی ہلاک اور بارہ مجاہد شہید ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی بکتر بند دستوں نے ۳ اکتوبر کو صوبائی ہیڈ کوارٹر ترین کوٹ کے نزدیک مجاہدین کے ٹھکانوں پر حملہ کر دیا۔ اچانک یلغار کے باوجود مجاہدین نے کامیاب مزاحمت کر کے سات ٹینک اور فوجی گاڑیاں تباہ کر دیں جس کے بعد حملہ آور دستے پسپا ہو گئے۔ اپنے ٹھکانوں کا دفاع کرتے ہوئے جانی نقصان کے علاوہ بتیس مجاہد شدید زخمی ہوئے۔ (اژانس افغان)

## کابل میں قابض روسی انتظامیہ کے چار اعلیٰ عہدیدار گرفتار بیگمات کے ساتھ

## تیراکی کرتے وقت روسی عہدیدار مجاہدین کے قابو آ گئے

افغانستان کے دارالحکومت کابل میں شہری چھاپہ مار مجاہدین نے قابض روسی انتظامیہ کے چار اعلیٰ عہدے داران کے محافظوں سمیت ۲۵ ستمبر کو اس وقت گرفتار کر لئے جب یہ عہدے دار اپنی بیگمات کے ساتھ قرغہ ڈیم کی جھیل میں تیراکی کر رہے تھے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ ہلکی مشین گنوں اور دستی بموں سے لیس مجاہدین نے کمانڈر استاد کریم کی قیادت میں تیز رفتار کارروائی کے آغاز میں روسی عہدے داروں کے محافظوں کو دو جیپوں سمیت گھیر لیا۔ مجاہدین نے بعد ازاں روسی عہدے داروں کو جالیا جو ڈھلتی شام میں اپنی بیگمات کے ساتھ تیراکی کے دوران ستا رہے تھے۔ روسی عہدیداروں اور ان کی بیگمات کے علاوہ مجاہدین روسی محافظوں کو لے فوراً محفوظ مقام کی طرف نکل گئے۔ جہاں اگلی رات انہیں آزاد علاقے منتقل کر دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ قابض روسی حکام اپنے عہدے داروں کا کھوج لگانے کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں اور وادی لغمان پر روسی طیاروں کی حالیہ اندھا دھند بمباری اس سلسلے کی کڑی تھی۔ مجاہدین کے حلقے گرفتار روسی عہدیداروں کے نام اور مقام بتانے سے گریز کر رہے ہیں جہاں روسی عہدیداروں کو رکھا گیا ہے۔

## کابل کی انتظامیہ نے آزاد علاقوں پر کنٹرول نہ ہونے کا اعتراف کرلیا۔ وادی کنر میں اطالوی وزیر کی سرگرمیوں پر مشتمل فلم دکھانے پر احتجاج

کابل کی کٹھ پتلی انتظامیہ نے ایک بار پھر اعتراف کیا ہے کہ افغانستان کے بیشتر علاقے اس کے کنٹرول سے باہر ہیں جس کا اظہار اس نے کابل میں مہتمم اٹلی کے ناظم الامور کو طلب کر کے احتجاجی مراسلے کی صورت کیا ہے کابل ریڈیو کے مطابق یہ احتجاج ۱۹ ستمبر کو اطالوی ٹیلی وژن پر دکھائی جانے والی افغانستان کے بارے فلم پر تھا جو اٹلی کے سابق وزیر صنعت رنیا کو اوکسیلو کے افغان مجاہدین کے ساتھ دورہ افغانستان پر مشتمل تھی۔ سابق وزیر صنعت اطالوی لبرل پارٹی کے سیکرٹری ہیں جنہوں نے حال ہی میں افغانستان کی وادی کنر اور دیگر علاقوں کا دورہ کیا تھا۔ احتجاجی مراسلے میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ مسٹر رنیا کو اوکسیلو مجاہدین کے ہمراہ "تخریب کاری" میں مصروف رہے جس پر مبنی فلم انہوں نے تیار کی تھی (اژانس افغان)

## افغانستان میں روسی فوج ڈھائی لاکھ سے کم ہے: ڈاکٹر نجیب اللہ

لندن ۸ اکتوبر (اژانس افغان) کابل میں روسی کٹھ پتلی انتظامیہ کے سربراہ ڈاکٹر نجیب اللہ نے کہا ہے کہ افغانستان روسی فوج ڈھائی لاکھ سے کم ہے یہ پہلا موقع ہے کہ کٹھ پتلی انتظامیہ نے افغانستان میں قابض روسی فوج کی تعداد کا ذکر کیا ہے قبل ازیں روسی فوج کی تعداد بتانے کی بجائے "محدود دستوں" کی اصطلاح استعمال کی جاتی تھی۔ ڈاکٹر نجیب نے مغربی جرمنی کی ٹیلی ویژن ٹیم سے انٹرویو کے دوران مغربی جرمنی میں نیٹو پیکٹ کے تحت اتحادی فوجوں کی موجودگی کا موازنہ کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان میں روسی فوج مغربی جرمنی میں مقیم ڈھائی لاکھ فوج سے کم ہے۔ کابل ریڈیو نے اس انٹرویو کے کچھ حصے نشر کئے ہیں جن میں ڈاکٹر نجیب اللہ نے پاکستان اور ایران پر الزام لگایا ہے کہ وہ افغانستان کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں۔ جنیوا مذاکرات اور روسی فوجوں کی واپسی کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کٹھ پتلی سربراہ نے بتایا۔ کہ افغانستان میں جو کچھ ہو رہا ہے دوبارہ رونما نہ ہونے کی "قابل اعتبار ضمانت" کے بعد روس افغانستان سے اپنی فوجیں نکالے گا۔

## وادی لوگر میں مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائیاں سولہ کٹھ پتلی فوجی ہلاک و زخمی سات گرفتار کرلئے گئے

افغانستان کے دارالحکومت کابل کے جنوب کی طرف وادی لوگر میں مجاہدین نے چھاپہ مار کارروائیوں کے دوران سولہ کٹھ پتلی فوجی ہلاک و زخمی اور سات گرفتار کر لئے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات شہید عبدالباقی فرنٹ کے مجاہدین نے ۲۸ ستمبر کو کمانڈر عبدالحق حقانی کی قیادت میں قلعہ آہن بلند کی چوکی پر حملہ کیا جہاں دو کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور پانچ زخمی ہو گئے اگلے روز مجاہدین کے اسی گروپ نے سیرنگ کے مقام فوجی دستوں پر یلغار کر کے سات کٹھ پتلی فوجی گرفتار کر لئے جبکہ چار فوجی ہلاک ہو گئے۔ مجاہدین نے ۲۹ ستمبر کی صبح قلعہ سید حبیب اللہ اور قلعہ شیر احمد کی حفاظتی چوکیوں کو بھی نشانہ بنایا جس کے نتیجے دو کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔ مجاہدین ان کارروائیوں میں جانی نقصان سے محفوظ رہے۔

## روسی سفارت خانے کے نزدیک دھماکے سے سینتالیس افراد ہلاک۔ بم کے دھماکے سے ایک سرکاری عمارت بھی شدید متاثر ہوئی

لندن ۴ اکتوبر (اژانس افغان) افغان دارالحکومت کابل میں روسی سفارت خانے کے نزدیک ۲۸ ستمبر کو بم کے دھماکے میں سینتالیس افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بم کے دھماکے کی تفصیلات دیتے ہوئے بتایا ہے کہ حزب اسلامی کے مجاہدین نے تحریک مزاحمت کے ہمدرد افغان فوجیوں کے تعاون سے روسی وانگارڈ گاڑی میں چوبیس کلو دھماکہ خیز مواد ایک ٹائم بم سے منسلک کر دیا تھا۔ یہ گاڑی ۲۸ ستمبر کی صبح ساڑھے دس بجے روسی سفارتخانے کے نزدیک تجارتی شعبے کے مرکزی دروازے پر کھڑی تھی کہ زبردست دھماکے سے تجارتی شعبے کی عمارت کا بیشتر حصہ زمین بوس ہو گیا۔ بم کے دھماکے سے قریب ہی واقع ایک اور سرکاری عمارت شدید متاثر ہوئی جہاں پانچ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ روسی

ستجارتی مشن کی عمارت میں ہلاک ہونے کی بیشتر تعداد روسیوں پر مشتمل تھی جبکہ سفارت خانے کے نقصانات کا اندازہ نہیں ہوسکا۔ کابل میں سفارتی ذرائع کے حوالے سے یہ خبر پہلے ہی دی جا چکی ہے کہ حملے کے وقت روسی سفارت خانے کی عمارت میں کٹھ پتلی انتظامیہ کے سربراہ ڈاکٹر نجیب اللہ اور روس کے ایک نائب وزیراعظم موجود تھے۔

## صوبہ پکتیا میں مجاہدین کے مرکز پر حملہ۔ مزاحمت کے دوران متعدد روسی اور کٹھ پتلی فوجی ہلاک۔ چھ مجاہد شہید ہوگئے

افغانستان کے صوبے پکتیا میں روسی اور کٹھ پتلی دستوں نے ۳۰ ستمبر کو ڈاکٹر نجیب اللہ کے آبائی قصبے سید کرم کے نزدیک مجاہدین کے مرکز پر حملہ کیا۔ اس کارروائی میں ٹینکوں اور بھاری گاڑیوں پر سوار تقریباً ایک ہزار فوجیوں نے حصہ لیا۔ جنہیں آٹھ گھنٹوں کی خونریز جھڑپ کے بعد پسپا ہونا پڑا۔ مجاہدین نے راکٹوں کے مسلسل فائر سے تین ٹینک اور پانچ فوجی گاڑیوں کے علاوہ دو بھاری توپیں تباہ کردیں۔ مزاحمت کے دوران متعدد روسی و کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور چھ مجاہد شہید ہوگئے۔ صوبہ پکتیا کی ایک اور اطلاع کے مطابق روسی طیارے گذشتہ دو ہفتوں سے صوبائی صدر مقام گردیز اور خوست کے نواحی علاقوں میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر مسلسل بمباری کر رہے ہیں۔

## صوبہ ہلمند میں ایک فوجی چوکی تباہ کردی گئی۔ نو روسی فوجی ہلاک چھ گرفتار۔ تیس مجاہدین سے آملے

افغانستان کے جنوبی صوبے ہلمند میں مجاہدین نے ۸ اکتوبر کو قندھار۔ ہرات شاہراہ پر گرشک قصبے کی ایک حفاظتی چوکی تباہ کردی۔ معلوم ہوا ہے کہ مجاہدین نے افغان فوجیوں کے ساتھ منصوبے کے مطابق حفاظتی چوکی پر حملہ کیا جہاں تیس افغان فوجیوں نے مجاہدین کے ساتھ روسی دستے پر فائرنگ کی۔ مختصر جھڑپ کے دوران نو روسی فوجی ہلاک اور چھ گرفتار کرلئے گئے۔ مجاہدین نے حفاظتی چوکی سے اڑتالیسی کلاشن کوف رائفلیں اور گولہ بارود سمیٹ کر چوکی کی عمارت ملبے کا ڈھیر بنادی اور افغان فوجیوں کے ہمراہ آزاد علاقے کی طرف نکل گئے۔ دو روز قبل مجاہدین نے اسی علاقے میں مجاہدین نے راکٹ برسا کر گشتی فوجی دستے کا ایک ٹینک تباہ کردیا جس کا عملہ موقع پر ہلاک ہوگیا۔ (اڑانس افغان)

## وادی کنر میں افغان مجاہدین نے روسی طیارہ مار گرایا چھاپہ مار کاروائی کے دوران حکمران جماعت کے متعدد عہدیدار ہلاک

افغانستان کے صوبے کنر میں مجاہدین نے ایک روسی طیارہ مار گرایا جو چھاپہ مار کاروائیوں کے بعد دیہی آبادیوں پر بمباری کر رہا تھا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ گذشتہ ماہ کے آخری ہفتے افغان مجاہدین نے کمانڈر قاری فدا محمد کی قیادت میں وادی کنر کے صدر مقام اسد آباد اور سب ڈویژنل قصبے سرکانی پر میزائلوں سے حملے کئے۔ ان کاروائیوں میں روسی اور کٹھ پتلی دستوں کو شدید نقصان اٹھانا پڑا۔ جس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکا اطلاعات کے مطابق ۲۶ ستمبر کی صبح روسی طیاروں نے سرکانی کے علاقے میں دیہی آبادیوں پر انتقامی بمباری کی تاہم ایک روسی مگ طیارہ مجاہدین کی انٹی ایئرکرافٹ گن کا شکار ہوگیا۔ طیارے کا روسی پائلٹ اور دیگر عملہ موقع پر ہلاک ہوگئے ایک اور اطلاع کے مطابق مجاہدین کے ایک گروپ نے ۲۸ ستمبر کو بشیط کے علاقے میں حکمران جماعت کے دفتر پر مارٹر کے گولے برسائے جہاں متعدد سرکاری عہدے دار ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

## صوبہ ناریاب میں مجاہدین کی چھاپہ مار کاروائیاں چودہ روسی و کٹھ پتلی فوجی ہلاک ایک ٹینک دو گاڑیاں تباہ

روسی سرحد سے ملنے والے افغان صوبے ناریاب میں مجاہدین نے ایک فوجی قافلے پر یلغار کرکے چودہ روسی و کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور ایک ٹینک کے علاوہ دو گاڑیاں تباہ کردیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مختلف تنظیموں کے مجاہدین نے ۲۱ ستمبر کو مشترکہ کاروائی کرکے ایک فوجی قافلے کو گھیر لیا۔ جو صوبائی صدر مقام میمنہ سے [illegible]

جارہا تھا۔ شرین تگاب قصبے کے نزدیک گھات لگائے مجاہدین نے راکٹوں سے فوجی دستے پر حملہ کیا جو مزاحمت کئے بغیر بھاگ نکلا۔ تیز رفتار کارروائی کے دوران ایک مجاہد شہید اور پانچ زخمی ہوگئے۔

## کابل کے نزدیک چار روسی فوجی افسر گولیوں سے اڑا دیئے گئے

## بیگمات کی رہائی، مجاہدین نے روسی حکام کی پیش کش مسترد کردی

لندن ۷ر اکتوبر (اڑانسی افغان) افغان حریت پسندوں نے کابل کے نزدیک وادی پغمان میں چار روسی افسر گولیوں سے اڑا دیئے جنہیں ۲۵ر ستمبر کی شام انکی بیگمات اور محافظوں سمیت قرغہ ڈیم کی جھیل میں تیراکی کے دوران گرفتار کیا گیا تھا۔ بعض اطلاعات کے مطابق ہلاک ہونے والے روسی افسروں میں ایک جنرل بھی شامل ہے تاہم اسکی تصدیق نہیں ہوسکی۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ فوجی افسروں کی گرفتاری کے بعد روسی فضائیہ نے وادی پغمان پر اندھا دھند بمباری کا سلسلہ جاری رکھا جس کے ساتھ قابض روسی حکام نے پیشکش کردی کہ فوجی افسروں کو چھوڑ دینے کی صورت میں پل چرخی جیل کے اسیر تمام مجاہدین رہا کردیئے جائیں گے مجاہدین نے جوابی پیشکش کی کہ اگر ببرک کارمل سلطان علی کشتمند اور نجیب اللہ ان کے حوالے کردیئے جائیں تو روسی افسر چھوڑ دیئے جائیں گے۔ قابض روسی حکام کی طرف سے جواب نہ ملنے پر چاروں روسی افسر گولیوں کی باڑ سے ہلاک کردیئے گئے جبکہ ان کی بیگمات کابل پہنچادی گئیں۔ اطلاعات کے مطابق روسی طیارے وادی پغمان کے علاوہ تورہ باغ اور شکر درہ کے علاقوں پر مسلسل بمباری کررہے ہیں۔

## کابل کے نزدیک سروبی ڈیم پر مجاہدین کا حملہ ننگرہار اور پروان میں چھاپہ مار کاروائیوں کے دوران چودہ مجاہد شہید ہوگئے

لندن ۲۵ر اکتوبر (اڑانسی افغان) افغان دارالحکومت کابل میں مجاہدین نے ۱۲ر اکتوبر کو کمانڈر ظریف خان کی قیادت میں سروبی ڈیم کی حفاظتی چوکیوں پر میزائلوں سے حملہ کیا جبکہ جمعیت اسلامی کے حریت پسندوں نے ایک اور کارروائی میں ملاعمر کے علاقے میں بجلی گھر کو راکٹوں سے نشانہ بنایا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ سروبی ڈیم پر میزائلوں کے فائر سے تقریباً بیس روسی و کٹھ پتلی فوجی ہلاک و زخمی ہوگئے جس کے ساتھ ایک حفاظتی چوکی کی عمارت شدید متاثر ہوئی۔ اگلے روز انہی مجاہدین نے ملاعمر کے مقام بجلی گھر پر راکٹوں سے یلغار کی جس میں پانچ روسی فوجیوں کی ہلاکت کے علاوہ بجلی گھر میں آگ بھڑک اٹھی۔ افغانستان کے مشرقی صوبے ننگرہار سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق حرکت انقلاب اسلامی اور محاذ ملی کے مجاہدین نے بیرغ اور کانکہ کی حفاظتی چوکیوں پر بیک وقت حملہ کیا جہاں سات روسی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

۱۸ر اکتوبر کی مشترکہ کارروائی میں ایک بھاری مشین گن اور دیگر اسلحہ مجاہدین کے ہاتھ آیا۔ دریں اثناء سب ڈویژن قصبے حصارک کے نزدیک فوجی کارروائی کے دوران چودہ مجاہدوں کے شہید ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۵ر اکتوبر کی صبح روسی بکتر بند دستے اس علاقے میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر حملہ آور ہوئے جنہیں کمانڈر محمد حسین خان کی قیادت جبہ نجات ملی افغانستان کے مجاہدین کی شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا بھاری جانی نقصان کے باوجود مجاہدین دن بھر کی جدوجہد کے بعد فوجی دستوں کو پسپا کرنے میں کامیاب ہوگئے اس معرکے میں شہید ہونے والے مجاہدین کے نام نزین گل۔ مومن خان گل زمان۔ نوکل خان۔ زربا چہ۔ وزیر خان ممتاز۔ ندران۔ داؤد۔ بہادر خان۔ خدائے نور لعل گل۔ درانی اور اسا کی خان بتلائے گئے ہیں کابل کے شمال کی طرف صوبہ پروان میں ۸ر اکتوبر کو صوبائی صدر مقام چاریکار کے نزدیک مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگیں پھٹنے سے گشتی فوجی دستے کا ایک ٹینک تباہ اور اسکا عملہ ہلاک ہوگیا ایک اور اطلاع کے مطابق علاقہ گل بہار میں ایک حفاظتی چوکی کے آٹھ افغان فوجی اپنے کمانڈر کی ہلاکت کے بعد اسلحہ لے کر انجینئر طارق کے مجاہدین سے آملے

## صوبہ پروان میں تلاشی کی مہم کے دوران پچاس روسی فوجی ہلاک و زخمی آٹھ ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں تباہ چار مجاہد شہید ہوگئے

لندن ۲۳ر اکتوبر (اڑانسی افغان) افغان دارالحکومت کابل کے شمال کی طرف صوبہ پروان کے علاقے صوفیان میں مجاہدین نے تلاشی

کی مہم ناکام بنادی جس کے دوران روسی و کٹھ پتلی دستوں کو بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق بکتر بند فوجی دستے ۱۰ اکتوبر کو تلاشی کی مہم کے سلسلے بگرام سے چاریکار روانہ کئے گئے جنہیں مجاہدین نے صوفیان کے مقام پر گھیر لیا حزب اسلامی اور جمعیت اسلامی کے مجاہدین نے مشترکہ طور جدوجہد کرکے فوجی دستوں کو واپس جانے پر مجبور کردیا جو راکٹوں کے فائر سے تباہ ہونے والے آٹھ ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کا ملبہ چھوڑ گئے اس کاروائی میں کم از کم پچاس روسی و کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے جبکہ چار مجاہد شہید ہوئے۔ اگلے روز روسی طیاروں کی انتقامی بمباری سے چوہتے شہری شہید اور امکان ملبے کا ڈھیر بن گئے۔

## کابل کے نزدیک ایک اوٹر انسپورٹ طیارہ تباہ کردیا گیا چار آسیاب میں بریگیڈ ہیڈ کوارٹر پر حملہ

## غزنی میں ہیلی کاپٹر گرالیا گیا

افغان حریت پسندوں نے ماہ رواں میں کابل کے نزدیک سب ڈویژن چہار آسیاب میں ایک اور روسی ٹرانسپورٹ مار گرایا ہے جلال آباد جانے والا ٹرانسپورٹ طیارہ ۱۵ اکتوبر کو حزب اسلامی کے مجاہدین کی انٹی ایئر کرافٹ گن کا نشانہ بن گیا جس کا ملبہ یخ درہ کے مقام وسیع علاقے میں بکھر گیا۔ اسی روز مجاہدین نے سب ڈویژنل قصبے چہار آسیاب میں کٹھ پتلی فوج کے ۲۹ ویں بریگیڈ ہیڈ کوارٹر پر یلغار کی جس میں متعدد کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔ ادھر صوبہ غزنی میں مجاہدین نے کابل قندھار شاہراہ پر سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر قرہ باغ میں حفاظتی چوکی پر حملہ کیا جہاں تین روسی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے ۱۲ اکتوبر کی اس کارروائی کے بعد اگلے روز مجاہدین نے گشتی فوجی دستے پر یلغار کی جس پر روسی ہیلی کاپٹروں نے دیہی آبادیوں پر راکٹ برسائے۔ مجاہدین کی طیارہ شکن توپ سے ایک ہیلی کاپٹر عسکر کوٹ قصبے کے نزدیک گر کر تباہ ہوگیا ہیلی کاپٹر کا روسی پائلٹ اور دیگر عملہ موقع پر ہلاک ہوگئے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق ۱۴ اکتوبر کو مجاہدین کی سب کردہ بارودی سرنگیں پھٹنے سے غزنی سے قلات غلزئی جانے والے فوجی قافلے کا ایک ٹینک اور ایک بکتر بند گاڑی تباہ ہوگئی

## صوبہ زابل میں مجاہدین کے مرکز پر فوجی دستوں کا حملہ، خونریز جھڑپ میں متعدد روسی فوجی ہلاک و زخمی، پندرہ مجاہد شہید ہوگئے

افغانستان کے جنوب مشرقی صوبے زابل میں مجاہدین کے خلاف بڑے پیمانے پر فوجی کاروائی پسپا کردی گئی۔ جس کے دوران کم از کم پچاس روسی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے جبکہ پندرہ مجاہد اپنے مرکز کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہوگئے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق روسی اور کٹھ پتلی دستوں نے بکتر بند گاڑیوں اور ٹینکوں کے ساتھ ۲۲ ستمبر کو صوبائی صدر مقام قلات غلزئی کے نزدیک مجاہدین کے مرکز پر حملہ کر دیا۔ اچانک حملے کے باوجود مجاہدین نے دن بھر کی شدید مزاحمت کے بعد حملہ آور دستوں کو مار بھگایا۔ اس کاروائی میں جانی نقصان کے ساتھ روسی و کٹھ پتلی فوجی دو ٹینکوں اور پانچ بکتر بند گاڑیوں سے محروم ہوگئے بتایا گیا ہے کہ اپنے مرکز کا دفاع کرتے ہوئے دو بھاری مشین گنیں، چالیس کلاشنکوف رائفلیں اور گولہ بارود کی بھاری مقدار مجاہدین کے ہاتھ آئی جو پسپا ہونے والے فوجی دستے وہاں چھوڑ گئے تھے۔

## کابل میں مجاہدین کی سرگرمیوں کا اعتراف

افغان دارالحکومت کابل میں جہاں ۳۰ ستمبر کو روسی سفارت خانے کے نزدیک بم پھٹنے کے علاوہ افغان اور روسی فوجیوں کے درمیان خونریز جھڑپ کی اطلاعات ملی ہیں۔ کٹھ پتلی انتظامیہ نے کابل میں مجاہدین کی سرگرمیوں کا اعتراف کیا ہے۔ ریڈیو کابل کے مطابق فوجی دستوں نے بم کے دھماکے کے بعد افغان دارالحکومت کے مختلف علاقوں میں تلاشی کے دوران ایک راکٹ لانچر، مارٹر کے پانچ گولے اور بھاری مقدار میں غیر ملکی اسلحہ برآمد کر لیا۔ ادھر ماسکو ریڈیو نے صوبہ پکتیا میں مجاہدین اور روسی دستوں کے درمیان خونریز لڑائی میں ساٹھ "انقلاب دشمنوں" کے ہلاک ہونے کی خبر دی ہے ماسکو ریڈیو کے بقول ہلاک ہونے والوں میں ایک جاپانی شہری بھی شامل ہے

## صوبہ نیمروز میں روسی طیارہ تباہ کردیا گیا

افغانستان کے بلوچ اکثریتی صوبے نیمروز میں فاش رود کے علاقے مجاہدین کے خلاف فوجی کارروائی کے دوران ایک مگ طیارہ تباہ کردیا گیا۔ روسی دستوں نے فضائیہ کی مدد سے ۱۲ اکتوبر کو مجاہدین کے مرکز پر حملہ کیا تھا جس میں متعدد روسی فوجی ہلاک اور چار مجاہد شہید ہوگئے۔ تباہ ہونے والے روسی طیارے کا پائلٹ اور دیگر عملہ موقع پر ہلاک ہوگیا

# قافلۂ شہداء

## شہید احمد جاوید

جناب استاد محمد ماہر کے کمسن فرزند احمد جاوید صوبہ سمنگان کے "حق نظر" نامی گاؤں کے ایک متقی اور پرہیزگار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ وہ بچپن ہی سے جہاد اور شہادت کا شوق دل میں رکھتے تھے۔ جو اللہ تعالیٰ نے ان کی دونوں آرزوئیں پوری کردیں۔ شہید احمد جاوید جب کبھی مجاہدین اسلام کو مسلح دیکھتا تو اس کی یہی خواہش ہوتی کہ وہ بھی مجاہدین کے شانہ بشانہ دشمن کے مقابلے میں لڑے۔ ان کے والد گرامی نے ایک پستول کے ذریعے انہیں گولی چلانے کی تربیت دی۔ آخر کار یہ معصوم بچہ ایک نڈر بے باک مجاہد بن گیا۔ اور کئی معرکوں میں اپنے مجاہد بھائیوں کے ساتھ شمولیت اختیار کی۔ آخر کار ۱۹۸۵ء کے ایک خونین معرکے میں کام آیا اور جوارِ رحمت الٰہی میں جگہ پاگیا۔

## شہید محمد افضل

شہید محمد افضل کے والد گرامی کا نام محمد نادر خان ہے۔ وہ جناب ۱۹۶۳ء میں صوبہ پروان کے ایک "مفرودہ" نامی گاؤں کے ایک متدین اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۹ء میں انہیں سکول میں داخل کردیا گیا۔ چھٹی

جماعت پاس کرنے کے بعد وہ بگرام کے ہائی سکول میں شامل ہوگئے۔ گیارہویں جماعت پاس ہی کی تھی کہ افغانستان میں روسی کمیونسٹ انقلاب رونما ہوا اور عوام پر مظالم کے پہاڑ توڑے جانے لگے۔ اس دلیر مرد مجاہد نے اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ دی اور مسلحانہ قیام کا آغاز کیا۔

کئی معرکوں میں شاندار کامیابی حاصل کرکے دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا۔

۱۹۸۴ء میں پشاور آگئے اور جمعیت اسلامی کے فوجی اکیڈمی میں شامل ہو گئے۔ اکیڈمی سے فراغت کے بعد انہیں جاجی کے فوجی چھاؤنی میں ایک فوجی افسر کی حیثیت سے وظیفہ دیا گیا۔

یہاں بھی انہوں نے اپنی دینی فرائض کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہیں برتی۔ اور دشمن کے حملوں کو یکے بعد دیگرے ناکارہ بناتے رہے۔ آخر کار ایک دشمن کے ایک ہوائی حملے میں ۲۳ سال کے عمر میں جام شہادت نوش کرگئے۔ انا للہ

## شہید ملا محمد ظاہر

شہید ملا محمد ظاہر ولد جمعہ خان صوبہ بلخ کے دکرنائی) نام گاؤں کے ایک متقی اور پرہیزگار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ افغانستان میں کمیونسٹ انقلاب آتے

ہی انہوں نے بندوق اٹھائی اور میدانِ جہاد میں کود پڑے۔ ایک طویل عرصہ دشمن

کے لئے قہر ساماں بنے رہے۔ آخر کار ۱۹۸۴ء میں ایک بارودی سرنگ پھٹنے سے جام شہادت نوش کر گئے۔

## خان محمد مموزی

۸ جون ۱۹۵۶ء کو کابل کے سب ڈویژن بگرامی کے گاؤں مموزی

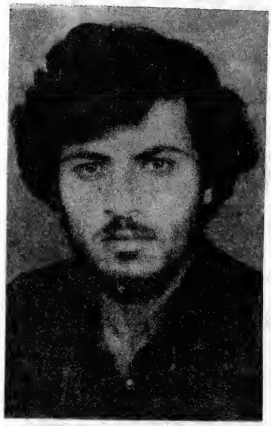

میں ڈاکٹر خان مموزی کے دہقان گھرانے میں پیدا ہوا۔ آٹھ جماعت تک مقامی سکول میں تعلیم حاصل کی پھر شیوہ کی لیسہ میں داخل ہوا۔ ذہانت وقابلیت کے باعث ہر کلاس میں نمایاں کامیابی حاصل کرتے رہے۔ نام نہاد انقلاب ثور کے پہلے روز سے اس کے خلاف سرگرم عمل ہوتے۔ اپنے مجاہد ساتھیوں سمیت کابل کے اکثر و بیشتر کارروائیوں میں شریک رہے۔ ۲۴ اگست ۱۹۸۴ء کو علاقہ داری جگرلہ کے ھیچکی نامی "ننگی" میں روسی و کٹھ پتلی داخلی دستوں کے خلاف ایک خونریز جھڑپ میں جام شہادت نوش کر گئے۔

## شہید استاد نیاز گل

شہید نیاز گل ولد خوش دل خان نے ۱۹۲۶ء میں صوبہ وردگ کے دولت خیل نامی گاؤں کے غریب مگر دیندار اور محب وطن گھرانے میں آنکھ کھولی۔ والدین کی نیک اور اچھی تربیت کے باعث انہوں نے صراط مستقیم کا راستہ اپنایا۔ موصوف نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے سیکھی اور پھر اپنے ہی علاقے کے ایک پرائمری سکول میں داخلہ لیا خداوند تعالیٰ نے انہیں نیک سیرت جوہر سے نوازا تھا۔ چنانچہ گل کو بچے اور سکول کے اساتذہ اور طلبہ ان سے نہایت محبت کیا کرتے تھے۔

چھٹی جماعت سے فراغت پاکر وہ کابل کے ایک ٹیچر ٹریننگ سکول میں داخل ہوگئے۔ اور وہاں سے فراغت پاکر صوبے پکتیا کے زرمت نامی شہر کے ایک اسکول میں بحیثیت استاد مقرر ہوئے۔ ۱۵ سال تک متواتر وہاں انہوں نے اپنی ذمہ داری نبھائی اور سینکڑوں فرزندان توحید اسلام کو دین اسلام کی روشنی سے روشناس کرایا۔ پھر ۱۹۶۳ء میں اپنے آبائی شہر کے ایک ٹہل سکول میں تبدیل ہوگئے۔ وہاں بھی پانچ سال انتھک کوشش کرکے بچوں کو صحیح تربیت دیتے رہے۔ جونہی افغانستان میں کمیونسٹ انقلاب آیا تو انہوں نے ملازمت چھوڑ دی اور اپنے نوجوان بیٹے شہید نسیم گل کے ہمراہ بندوق اٹھائی اور دونوں باپ بیٹا میدان جہاد میں جذبہ ایثار و قربانی کے تحت کود پڑے۔ چار سال متواتر جہاد کرکے دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا اور ۵ رمئی ۱۹۸۲ء کو دونوں باپ اور بیٹے نے تنگی نامی درّے میں دشمن کے مقابلے میں ہونے والی لڑائی میں جام شہادت نوش کر گئے۔

## شہید جان محمد

جناب خان محمد کے فرزند شہید جان محمد ۱۹۵۸ء میں صوبہ تخار کے گلفگان نامی گاؤں کے ایک دین پرور اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ والدین کی اچھی اور نیک تربیت کے باعث انہوں نے صراط مستقیم کا راستہ اختیار کیا ہوا تھا۔ جذبہ جہاد اور شہادت ان کی رگ رگ میں بھر آیا۔

افغانستان میں روسی کمیونسٹ انقلاب آتے ہی انہوں سے دنیاوی کاموں سے منہ موڑا اور عملی جہاد کا آغاز کیا۔ کئی معرکوں میں درجنوں پلید روسیوں کو جہنم رسید کیا۔ آخر کار ۱۷ مارچ ۱۹۸۳ء کے ایک خونین معرکے میں جو گلفگان نامی علاقے میں ہوئی تو وہ دشمن کی ایک بے رحم گولی سینے پر کھا کر اللہ کو پیارے ہوگئے۔

## بقیہ: روس میں مسلمان باشندوں کی حالتِ زار

لگائی گئی ہیں اور آپ نے قارئین فوائے وقت سے یہ بھی ذکر نہ کیا کہ اگر ماسکو اور لینن گراڈ کی سڑکیں، عمارات، عجائب گھر، زمین دوز ریلوے وغیرہ مثالی ہیں تو یہ سب دوسری ریاستوں کی دولت ہضم کرنے کا سبب ہے۔ اس لئے ملک کی گندم کی حد درجات ریاست یوکرائن اور قازقستان فراہم کرتے ہیں۔ کپاس ریاستیں ازبکستان، تاجکستان ترکستان وغیرہ۔ جیسا کرتی ہیں۔ ازبکستان سے نکلنے والے دانت گولڈ۔ (جو زوخشاں کے مقام سے نکلتا ہے) سے سوویت یونین زرمبادلہ کے ذخائر اکٹھا کرتا ہے۔ تیل کوئلہ اور لوہا بھی کثیر تعداد میں مسلم ریاستیں ہی فراہم کرتی ہیں اب اگر یہی دولت ان مسلم ریاستوں میں خود مسلمان استعمال کرتے تو کیا تاشقند سمرقند بخارا میں بھی ویسی شاندار عمارتیں اور سڑکیں نہ بن سکتی تھیں۔ جن کی تعریف کرکے حمید اختر صاحب آپ نے ماسکو کو زندہ شہر قرار دیا ہے۔ حالانکہ بخارا اور خیوا کی آج سے سینکڑوں برس پرانی عمارتیں اب بھی مسلم تہذیب و تمدن کی عظمت کا پتہ دے رہی ہیں جبکہ ماسکو اور لینن گراڈ ہمارے لئے خراج اکٹھا کرکے ارسال کرتے تھے۔

مسلم وسطی ایشیا میں جو کچھ میں نے دیکھا اس کی یہ انتہائی مختصر سی جھلک ہے وگرنہ مجھے تو یہ بھی بتانا تھا کہ مزدوروں کی حکومت کے پولٹ بیورو کے رکن رومانوف کی بیٹی کی شادی پر ۲ سال پہلے لینن گراڈ میں زار روس کے زمانے میں سونے چاندی کی کرارکی استعمال کی گئی جس کا کرایہ لاکھوں روبلوں میں ادا کیا گیا (جبکہ ایک روبل تقریباً ۱۸ پاکستانی روپوں کے برابر ہے) ایسی "عیاشی" کے متحمل یقیناً مزدوروں کے اشتراکی رہنما ہی ہو سکتے ہیں اور آپ شاید یہ بتانا بھی بھول گئے ہیں کہ سوویت یونین کی عورتیں اس قدر خوش مزاج ہیں کہ امریکی جینز کی ایک پتلون اسے تحفے میں دے کر ایک طرح کا اسے خرید جا سکتا ہے۔ لیکن میں فقط اس خیال سے اپنی گفتگو کو سمیٹ رہا ہوں کہ

لا نہ سکے گا تو میری بڑاؤں کی تاب
کہ میں ہوں محرم راز درون خانہ

——— بقیہ ———

## زخم شہیدوں کے سینوں پہ تھے

یعنی روس اور ان کے حامی جو سلوک افغان مسلمان عوام کے ساتھ کر رہے ہیں۔ اپنے بچوں کو آگاہ کریں۔ روس جو جو اسلحہ افغان عوام کے خلاف استعمال کر رہا ہے اس کی تفصیل اپنے بچوں کو بتائیں۔ کیمیاوی اور زہریلی گیس میزائل وغیرہ کے بارے میں بھی انہیں بتایا جائے تاکہ وہ آج ہی سے اپنے دین و مذہب کے دشمن کی پہچان کر سکے اور ان کے اسلحہ سے باخبر رہ کر ان کے خلاف جہاد کرنے کے لئے حاضر رہیں۔

اے میرے اللہ! میرے اس جنت نشان وطن کو تو نے ہمارے لئے بنایا اس کا ایک ایک چمکتا ذرہ دلاویز اور روشن تھا۔ ہمارے وطن کے چپے چپے پر رعنائیاں زیبائیاں اور دلکشی کے بے بہا خزانے موجود تھے۔ ہمارا پیارا وطن ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور تھا۔

آج پورے آٹھ سال گزر چکے ہیں کہ روسی وحشی درندوں اور ان کے حلقہ بگوش غلاموں نے ہمارے اسلامی ملک کو کفر و الحاد میں بدلنے کی ناپاک کوششیں جاری رکھی ہیں۔

ہمارے جنت نما وطن کو ان ظالموں نے دوزخ میں بدل ڈالا ہے۔ ہمارے بچے مسلمان عوام کو آگ و خون کے دریا میں نہلایا جا رہا ہے۔ ہماری فصلوں کو ختم کرنے کی بیہمانہ کوشش کی جا رہی ہے۔

اے میرے رب الجلیل۔ ہماری ناتوانی اور کمزوری تجھ پر عیاں ہے۔ ہمارے مجاہد بھائیوں کی صفوں میں وحدت اور یکجہتی کی فضا پیدا کر۔ ہم پر اپنا فضل و کرم فرما۔ ہمیں اس کٹھن امتحان میں کامیابی فرما۔ تیری رضا ہماری رضا ہے۔

مجاہدین اسلام کو جو آج سلک دشمن کے مقابلے میں برتری حاصل ہوئی ہے وہ ان کے جذبۂ ایمانی کی رہین منت ہے۔

موسمِ مجاہدین آنے والے روسی قافلے کے انتظار میں

# ہمارا نعرہ

- اللہ کی رضاء ہمارا مقصد
- حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے رہبر
- قرآن ہمارا قانون
- جہاد فی سبیل اللہ ہمارا راستہ
- اللہ کی راہ میں شہادت ہماری بہترین تمنّا ہے

# ہمارا نصب العین

اگر ہم جہاد کر رہے ہیں یا روسی سامراج کی یلغار
اور ظلم کے واسطے ہجرت پر مجبور ہو کر پریشانی اور
غربت کی حالت میں اپنے وطن کو چھوڑنا پڑا ہے اور
ہر طرح کی مصیبتیں اٹھا رہے ہیں تو یہ سب عظیم نصب العین
کیلئے ہے اور وہ ہے افغانستان میں خلافتِ
اسلامی کا احیاء

فرمانِ الٰہی

# راہِ خدا میں جہاد

تم نے اُن لوگوں کے حال پر بھی کچھ غور کیا جو موت کے ڈر سے اپنے گھر بار چھوڑ کر نکلے تھے اور ہزاروں کی تعداد میں تھے؟ اللہ نے ان سے فرمایا مر جاؤ، پھر اُس نے ان کو دوبارہ زندگی بخشی حقیقت یہ ہے کہ اللہ انسان پر بڑا فضل فرمانے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔ (البقرہ)

## تشریح:

یہاں سے ایک دوسرا سلسلۂ تقریر شروع ہوتا ہے۔ جس میں مسلمانوں کو راہِ خدا میں جہاد اور مالی قربانیاں کرنے پر ابھارا گیا ہے اور انہیں اُن کمزوریوں سے بچنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے جن کی وجہ سے آخر کار بنی اسرائیل زوال و انحطاط سے دوچار ہوئے۔ اس مقام کو سمجھنے کے لئے یہ بات پیشِ نظر رہنی چاہیئے کہ مسلمان اس وقت مکے سے نکالے جا چکے تھے، سال ڈیڑھ سال سے مدینے میں پناہ گزین تھے اور کفار کے مظالم سے تنگ آ کر خود بار بار مطالبہ کر چکے تھے کہ ہمیں لڑنے کی اجازت دی جائے مگر جب اُنہیں لڑائی کا حکم دے دیا گیا۔ تو اب ان میں سے بعض لوگ کُسمسا رہے تھے، جیسا کہ چھبیسویں رکوع کے آخر میں ارشاد ہوا ہے اس لئے یہاں بنی اسرائیل کی تاریخ کے دو اہم واقعات سے انہیں عبرت دلائی گئی ہے۔

یہ اشارہ بنی اسرائیل کے واقعۂ خروج کی طرف ہے، سورۂ مائدہ کے چوتھے رکوع میں اللہ تعالےٰ نے اس کی تفصیل بیان کی ہے یہ لوگ بہت بڑی تعداد میں مصر سے نکلے تھے، دشت و بیابان میں بے خانماں پھر رہے تھے۔ خود ایک ٹھکانے کے لئے بے تاب تھے۔ مگر جب اللہ کے ایما سے حضرت موسیٰ نے ان کو حکم دیا کہ ظالم کنعانیوں کو ارضِ فلسطین سے نکال دو اور اس علاقے کو فتح کر لو۔ تو اُنہوں نے بزدلی دکھائی اور آگے بڑھنے سے انکار کر دیا آخر کار اللہ نے انہیں چالیس سال تک زمین میں سرگرداں پھرنے کے لئے چھوڑ دیا یہاں تک کہ ان کی ایک نسل ختم ہو گئی اور دوسری نسل صحراؤں کی گود میں پل کر اٹھی۔ تب اللہ تعالےٰ نے انہیں کنعانیوں پر غلبہ عطا کیا، معلوم ہوتا ہے کہ اسی معاملے کو موت اور دوبارہ زندگی کے الفاظ سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔

مسلمانو! اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور خوب جان رکھو کہ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

تم میں کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسن دے تاکہ اللہ اُسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس کرے؟ گھٹانا بھی اللہ کے اختیار میں ہے اور بڑھانا بھی اور اُسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔ (البقرہ)

## تشریح:

"قرضِ حسن" کا لفظی ترجمہ "اچھا قرض" ہے اور اس سے مراد ایسا قرض ہے۔ جو خالص نیکی کے جذبے سے بے غرضانہ کسی کو دیا جائے۔ اس طرح جو مال راہِ خدا میں خرچ کیا جائے اسے اللہ تعالےٰ اپنے ذمے قرض قرار دیتا ہے اور وعدہ کرتا ہے۔ کہ میں نہ صرف اصل ادا کروں گا۔ بلکہ اس سے کئی گنا زیادہ دوں گا۔ البتہ شرط یہ ہے کہ وہ ہو قرضِ حسن، یعنی اپنی کسی نفسانی غرض کے لئے نہ دیا جائے۔ بلکہ محض اللہ کی خاطر اُن کاموں میں صرف کیا جائے جن کو وہ پسند کرتا ہے۔

"قوم ہمیشہ سیاستدانوں سے ہوشیار تر ہوتی ہے انہیں پہچانتی ہے اور انکے انجام دیئے گئے کارناموں کی تشخیص کرتی ہے"

— استاد برہان الدین ربانی —

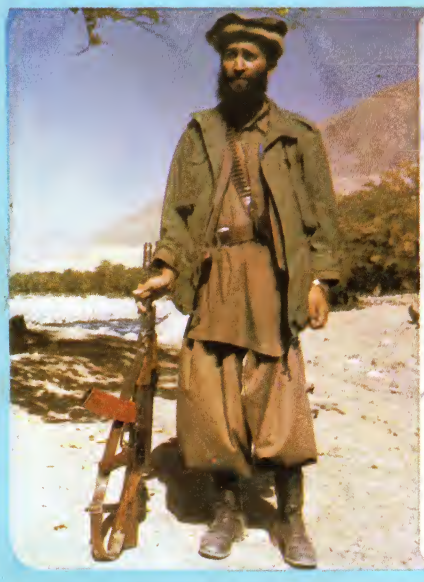

فرمانِ نبویؐ

# شہادت کا اجر

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَامَ فِیْھِمْ فَذَکَرَ لَھُمْ اَنَّ الْجِھَادَ وَالْاِیْمَانَ بِاللّٰہِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تُکَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ قُلْتَ؟ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَتُکَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ قَالَ لِیْ ذٰلِکَ

(مسلم)

ابو قتادہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتے ہیں کہ آپؐ نے اپنی تقریر میں یہ مضمون بیان کیا کہ اللہ پر ایمان و اعتماد رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا سب سے عمدہ کام ہیں، تو ایک آدمی اٹھا اور اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ! اگر میں خدا کی راہ میں اپنی جان قربان کر دوں تو کیا میرے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں اگر تو خدا کی راہ میں لڑے اور دشمن کے مقابلہ میں جائے بھاگے نہیں۔ اور اللہ سے ثواب پانے کی نیت سے لڑے اور تجھے قتل کر دیا جائے۔ تو تیرے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ ابھی تم نے کیا سوال پوچھا تھا؟ اس نے کہا کہ میں نے یہ پوچھا تھا کہ اگر اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے میں قتل کر دیا جاؤں تو کیا میرے سب گناہ معاف ہو جائیں گے آپ نے فرمایا کہ ہاں ہو جائیں گے جب کہ تو دشمن کے مقابلہ میں جمے اور اللہ سے ثواب پانے کی نیت سے لڑے اور میدانِ جنگ میں نہ بھاگے تو تیرے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ البتہ جو قرض تیرے ذمہ کسی کا ہے وہ معاف نہ ہوگا۔ مجھے جبریلؑ نے یہ بات ابھی بتائی ہے۔"

آخرت کا یقین جب دل میں گھر کر لیتا ہے تو آدمی کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ اس فکر میں رہتا ہے کہ میرے پچھلے گناہ کیسے معاف ہوں گے۔

اس حدیث سے حقوق العباد کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے اگر کوئی شخص کسی کا قرض ادا کر سکتا ہے لیکن نہ تو اس نے ادا کیا ہے اور نہ معاف کرایا ہے۔ تو چاہے وہ اپنی جان خدا کی نذر کر دے مگر قرض کے محاسبہ سے نہیں بچ سکے گا۔

## عذاب کا مستحق کون؟

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَؓ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ غَزَوَاتِہٖ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ؟ قَالُوْا

نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَ اِمْرَأَةٌ تَخْضِبُ بِقِدْرِهَا وَ مَعَهَا اِبْنٌ لَهَا فَاِذَا اِرْتَفَعَ وَهْجٌ تَحَتَّتْ بِهٖ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَتْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ اَلَیْسَ اللّٰهُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ؟ قَالَ بَلٰی، قَالَتْ اَلَیْسَ اللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنَ الْاُمِّ بِوَلَدِهَا. قَالَ بَلٰی قَالَتْ اِنَّ الْاُمَّ لَا تُلْقِیْ وَلَدَهَا فِی النَّارِ فَاَکَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبْکِیْ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَیْهَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهٖ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِیْ یَتَمَرَّدُ عَلَی اللّٰهِ وَ اَبٰی اَنْ یَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(مشکوٰۃ)

"عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر جہاد میں تھے۔ تو آپؐ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے اور پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں۔

عبداللہؓ کہتے ہیں کہ وہاں ایک عورت کھانا پکا رہی تھی لکڑی ڈال ڈال کر آگ بھڑکا رہی تھی۔ اس کی گود میں بچہ تھا جب آگ کا شعلہ تیز ہوتا تو اپنے بچہ کو دور کر لیتی۔ پھر وہ حضورؐ کے پاس آئی اور اس نے کہا، آپؐ اللہ کے رسول ہیں؟ حضورؐ نے کہا، ہاں،

اس نے کہا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، کیا اللہ ارحم الراحمین نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں کیوں نہیں، اس نے کہا کیا اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان نہیں ہے۔ جتنا ماں اپنے بچہ پر رحم کرتی ہے؟

آپؐ نے فرمایا، ہاں، وہ ماں سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہے، تو عورت نے کہا لیکن ماں تو اپنے بچہ کو آگ میں ڈالنا پسند نہیں کرتی۔

اس کی یہ بات سن کر حضورؐ نے سر جھکا لیا اور رونے لگے اور تھوڑی دیر کے بعد اس کی طرف سر اٹھا کر فرمایا کہ اللہ نہیں عذاب دے گا مگر اس سرکش متکبر کو جس نے کلمہ توحید کو قبول کرنے سے انکار کیا ہو"

ظاہر ہے کہ یہ عورت مسلمان تھی اور خدا کی رحیمیت اور دوسری صفات سے واقف تھی۔ پھر اس نے یہ سوالات کیوں کیئے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے دل میں فکر آخرت نے گھر کر لیا تھا۔ وہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی جانتی تھی کہ خدا کی جنت پانے کے لئے اتنا ہی کافی نہیں ہے اور اس کو دوزخ کا دھڑکا لگا ہوا تھا۔ حضورؐ نے جو جواب دیا وہ یہ کہ اے خدا کی بندی جہنم میں تو وہ جائے گا۔ جس کے سامنے دین آیا اور اس نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ تو تو مسلمان ہے۔ تجھے کیوں جہنم میں پھینکے گا؛ خدا ایسے لوگوں کو جہنم میں داخل نہیں کرے گا جو اسلام لائے ہوں اور اس کے تقاضے پورے کر رہے ہوں۔ ایسے فکرمند مسلمان کے لئے حضورؐ کا یہ جواب حکمت پر مبنی جواب تھا۔

## عذاب میں گرفتاری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ، بَلٰی اِنَّهٗ کَبِیْرٌ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ لَا یَسْتَبْرِیْ مِنْ بَوْلِهٖ

(بخاری)

"حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبروں کے پاس سے گزرے تو آپؐ نے بتایا کہ ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی ایسی چیز پر نہیں ہو رہا ہے جسے وہ چھوڑ نہیں سکتے تھے۔ اگر چاہتے تو بآسانی اس سے بچ سکتے تھے بلاشبہ ان کا جرم بڑا ہے۔ ان میں سے ایک چغلی کھایا کرتا تھا۔ اور دوسرا اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے بچتا نہیں تھا"

(بخاری)

# افغانستان اور روسی فوجی امداد

تحریر: سلطان صدیقی

افغانستان میں روس کی کٹھ پتلی انتظامیہ کے سربراہ ڈاکٹر نجیب نے پچھلے دنوں مغربی جرمنی کی ٹیلی ویژن ٹیم سے انٹرویو کے دوران مغربی جرمنی میں نیٹو پیکٹ کے تحت اتحادی فوجوں کی موجودگی کا موازنہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ "افغانستان میں روسی فوج مغربی جرمنی میں مقیم ڈھائی لاکھ فوج سے کم ہے۔"

قابض روسی فوجیوں کی تعداد کے بارے میں پہلی مرتبہ کٹھ پتلی انتظامیہ کے کسی سربراہ نے اظہار خیال کیا ہے۔ اس سے پہلے روسی سربراہوں اور کٹھ پتلی کابل انتظامیہ کے سربراہوں نے جب بھی تعداد کے بارے میں منہ کھولا ہے تو یہی کہا ہے کہ افغانستان میں محدود تعداد میں روسی فوجی موجود ہیں جو انقلاب دشمنوں کے خلاف "کابل حکومت" کی مدد کر رہے ہیں۔

دسمبر ۱۹۷۹ء میں جب روسی فوجی براہِ راست فوجی جارحیت کر رہے تھے تو اسی وقت اسّی ہزار فوجیوں کو افغانستان میں داخل کر کے ملک کے مختلف علاقوں میں پھیلا دیا گیا تھا۔ اُس وقت افغانستان جیسے چھوٹے ملک پر قبضہ کے لئے یہ تعداد بہت زیادہ لگ رہی تھی اور روسی اس خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ وہ چند روز کے اندر افغانستان پر قبضہ مستحکم کر لیں گے۔ لیکن ان کی یہ خوش فہمی بہت جلد غلط فہمی میں بدل گئی۔ افغان عوام نے قومی مزاحمت کو تیز کر کے دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ اسلحہ کے بل بوتے پر کسی کو غلام نہیں بنایا اور رکھا جا سکتا ہے۔

افغان عوام کی موثر مزاحمت کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ روس نے افغانستان میں اپنے فوجیوں کی تعداد جدید ترین ہتھیاروں اور مہلک کیمیاوی گیسوں کے استعمال میں بھی اضافہ شروع کر دیا اور اپنے نئے ہتھیاروں کو افغانستان میں تجرباتی طور پر آئے دن آزمانے لگے۔ اس وقت جب کہ روسی جارحیت اور افغان عوام کی مزاحمت کے سات سال پورے ہونے کو ہیں، ڈاکٹر نجیب کی طرف سے یہ اقرار کرنا کہ روسی فوجیوں کی تعداد ڈھائی لاکھ سے کم ہے اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ روس افغان عوام کی مزاحمت میں ناکام رہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اُسے اپنی فوجی تعداد میں دو لاکھ سے بھی اضافہ کرنا پڑا ہے۔

افغانستان میں روسی فوجی تعداد کے بارے میں مغربی ممالک خصوصاً امریکہ نے اپنے مواصلاتی سیاروں کے ذریعے حاصل کئے گئے معلومات اور سی آئی اے کی رپورٹوں کے حوالے سے وقتاً فوقتاً جو تفصیلات شائع کی ہیں۔ ان کے مطابق یہ تعداد ایک لاکھ پچیس ہزار کے لگ بھگ ہے۔ جب کہ تحریک مزاحمت کے راہنما اور افغان مجاہد لیڈر گذشتہ ڈیڑھ دو سال سے یہ کہتے آ رہے ہیں۔ کہ افغانستان میں روسیوں کی تعداد دو لاکھ تیس ہزار ہے اور اس سلسلے میں وہ یہ بھی دعویٰ کر رہے ہیں کہ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ کس صوبے کے کس علاقے میں کتنے روسی فوجی ہیں۔ ان کا بریگیڈ اور یونٹ نمبر کیا ہے۔

جہاں تک تعداد کی بات ہے کٹھ پتلی سربراہ ڈاکٹر نجیب نے یہ کہہ کر کہ افغانستان میں روسی فوجیوں کی تعداد ڈھائی لاکھ سے کم ہے مجاہد راہنماؤں کے اس دعویٰ کی تصدیق کر دی ہے۔

دوسری طرف مجاہدین کے اس دعویٰ سے کہ وہ روسی دستوں سے متعلق تمام تفصیلات سے واقف ہیں، افغانستان کے اندر اُن کے عمل دخل، بہتر معلومات اور مجاہدین کے اطلاعات کے موثر نظام کی نشاندہی کرتا ہے۔

یہ جنگ کا اختتام کب ہوگا، اور اس میں کون کامیاب رہے گا۔ اس بارے میں ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ تاہم یہ بات واضح ہے کہ دشمن کے زیر قبضہ علاقے میں عمل دخل اور دشمن کی تعداد، اسلحہ، حکمت عملی اور نقل و حرکت پر گہری اور عمیق نظر رکھنے والے ہی جنگوں میں کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں

• • •

جمعیت اسلامی افغانستان کے گراں قدر رہبر جناب پروفیسر برہان الدین ربّانی نے فرمایا:

# ہمیں اب پہلے سے کہیں زیادہ اتحاد و وحدت اور یکجہتی کی ضرورت ہے

قوم ہمیشہ سیاست دانوں سے ہوشیار تر ہوتی ہے انہیں پہچانتی ہے اور ان کے انجام دیئے گئے کارناموں کی تشخیص کرتی ہے

پشاور ۹ اکتوبر: جناب شہید فیض الرحمٰن کی شہادت کے سلسلے میں ۹ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو عیدگاہ مسجد میں ایک محفل فاتحہ خوانی ترتیب دی گئی۔ اس محفل میں جمعیت اسلامی افغانستان کے رہبر استاد برہان الدین "ربانی" نے شہید موصوف کے جہادی کارناموں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ شہید فیض الرحمٰن "رحیمی" واقعتاً ایک متقی اور پرہیزگار شخص تھا۔ تقویٰ اور پرہیزگاری میں اس نے آفاقی شہرت حاصل کرلی تھی۔ اسے سبھی ایک پرہیزگار متقی مجاہد کی حیثیت سے پہچانتے تھے، انہوں نے وحدت اور یکجہتی کو جہاد کے گرم مورچوں میں قائم و دائم رکھنے کے لیے بے لوث خدمت انجام دی ہے۔

شہید موصوف کی نظر میں ترک، تاجک پشتون اور ہزارہ یکساں تھے اور ان میں فرق نکالنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ انسانوں کو اسلامی تقویٰ و فضیلت کے معیار سے دیکھا کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ عوام کی ایک خاصی تعداد اس کے گرد جمع ہوچکی تھی اور انہی خوبیوں کی بدولت انہیں اپنا کمانڈر چن لیا تھا۔

استاد ربانی نے اپنے بیان میں فرمایا: کہ جہاد، مومن اور امت مسلمہ کی حیات میں ایک دھماکہ خیز مادے کی حیثیت رکھتا ہے۔ جیسا کہ ذروی دھماکے سے ایٹمی